دیوان ذوق

ملک الشعراء خاقانی ہند

شیخ محمد ابراھیم ذوق

صفائی زبان اور پاکیزگی خیال کی شاعری

©2002-2006

غزلیات

ردیف الف

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱

عالم ہے زندگی میں زمانہ شباب کا
گلشن میں برگ برگ ہے پھول آفتاب کا

جلوہ ہو کیونکہ خاک پہ تاب عناب کا
جلتا نہیں ہے برق سرو آن سحاب کا

اے گلگر خونہ چھیڑنا دامن سحاب کا
دیکھو چھلک رہا ہے کٹورا گلا ب کا

اُس گل بغیر طوطئ بسمل سے کم نہیں
سبزہ مزار عاشق پُر اضطراب کا

صد پارہ دل ہے گنجفہ عشق ہو گیا
او ر ہر ورق پہ نقش ہے حکم آفتاب کا

ہے دل جلوں کیواسطے نامہ بر توخوب
اُڑنا مگر محا ل ہے مرغ کباب کا

ٹپکے اگر عرق گل رخسار سے ترے
دریا میں ہر حباب ہو شیشہ و تاب کا

www.allurdu.com

۲

میں وہ شہید ہوں لبِ خندانِ یار کا
ہنستا رہے چراغ بھی میرے مزار کا

ہنگامہ گرم ہستی نا پائدار کا
چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

ہو راز دل نہ یار سے پوشیدہ یار کا
پردہ جو درمیان نہ ہو دل کے غبار کا

آنا ہے گر تو آؤ کہ سینہ سے چل کے اب
آنکھوں میں آ کے ٹھہرا ہے دم انتظار کا

ہو پاکدامنوں کو خلشگر سے کیا خطر
کھٹکا نہیں نگاہ کو مژگاں کے خار کا

پوچھے ہے کیا حلاوتِ تلخابہ سر شک
شربت ہے باغ خلد بریں کے انار کا

اغ ☆ عہ ابر۔بادل ☆ عہ۲ گنجفہ ایک قسم کی تاش کا نام ہے ☆ عہ۳ بلبلہ ☆ عہ۴ گرم ☆ عہ۵ دھویں کی لہر ۲ غ ☆ عہ انظر ☆ عہ۲ زخم کرنے والا ☆ عہ۴ مٹھاس ۔مزا ☆ عہ۵ آنسو ☆

☆

پہنچے گا تیرے پاس کبوتر سے پیشتر
مکتوبِ شوق اُڑ کے رے بیقرار کا

تو بر میں ہی مگر ہے مری آنکھ سُوئے در
لپکا جو پڑ گیا ہے مجھے انتظار کا

ہے دل کی داؤ گھات میں مژگاں سی چشم یار
کرتی ہی وقصد ٹٹی اوجھل شکار کا

قاصد لکھوں لفافہ کو خطِ غبار سے
تاجانے وہ یہ کط ہے کسی خاکسار کا

بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیر خاک بھی
ہو گای درخت گور پہ میری چنار کا

اس روئے تابناک پہ ہر قطرۂ عرق
گویا کہ اک ستارہ ہے صبح بہار کا

اے ذوق گر ہے ہوش تو دنا س دور بھاگ
اس میکدہ میں کام نہیں ہوشیار کا

www.allurdu.com

۳

شوق نظارہ ہے جب سے اُس رُخ پر نور کا
ہے مرا مرغ نظر پروانہ شمع طور کا

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
دل نہ لگائے کہیں اللہ بے مقدور کا

گر لکھوں مضمون اپنے نالہ پر شور کا
لوں صریرِ خامہ سے میں کام بانگ صور کا

لطف جاتا ہے سرودِ نالہ پر شور کا
خون دل پینا ہے یہ کھانا مجھے سیندور کا

نزع میں بھی دھیان تھا اس نرسِ مخمور کا
مجھ کو شربت میں مزا آیا مئے انگور کا

وادیئے ظلمت میں اپنی دخل کب ہی نور کا
مہر اک شعلہ سا ہے سو بھی چراغ دور کا

تیرے کوچہ میں تن لاغر ترے رنجور کا
اک غبارِ ناتواں ہی کا روان ممور کا

باندھوں میں مضمون جو اپنی شوربختی کا کوئی
ہو زمین شعر میں عالم زمینِ شور کا

میں وہ ہوں نخچیر جسکو دیکھتا ہی وقت ذبح
دیدہ حسرت سے حلقہ جو ہر ساطور کا

اس نزاکت پر نظر کرنا کہ وہ رشک پری

www.allurdu.com

بال بھی باندھے جو مستی پر تو زلف حور کا
دل کا یہ احوال ہی غم سی تری اے مست ناز
جیسے مر جھا یا ہوا دانا کوئی انگور کا

ٹٹی کی آڑ میں شکار کرنا۔کوء کام چھپ کر کرنا ☆ عہ۴ ایک دراز عمر درکت جو سو سال کے بعد جل کر پھوٹ جات اہے ☆ عہ۵ گرم ☆ شراب خانہ ☆ ۳ غ عہ ا پرندہ ☆ عہ۲ مراد جلوہ خدا ☆ عہ۳ بے طاقت ☆ قلم کی آواز ☆ وہ صور جو روز حشر اسرفیل پھونکیں گے ☆ عہ۶ نغمہ ☆ عہ۷ ☆ نغمہ ☆ یعنی چشم معشوق ☆ چیونٹی ☆ نمبر۹ بدبختی ☆ نمبر۱۰ کلروالی زمین ☆ نمبر۱۱ شکار ☆ نمبر۱۲ چھرا ☆ نمبر۱۳ سوختہ۔ جلا ہوا ☆

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

☆

گر ترے فریاد یوں کے نامہ پیچیدہ کو
لب پہ رکھ کر پھونکئے پیدا ہونا نالہ صور کا

حق تو یوں ہے یہ نا نیت مجب غمار ہے
قصہ پنچا یا زبان دار پر منصور کا

عشق کے مکتب میں ہوفر ہاد سب سے تیز ذہن
تین دن چاٹے اگر تعویز میرے گور کا

زخم میرا ہے وہ ایذا دوست خوں رونے لگے
مُنہ سے گر جراح کے سُن پائے نام انگور کا

جھانکتے تھے وہ ہمیں جس روزن دیوا رسے
دائے قسمت ہو اُسی روزن میں گھر زنبور کا

دفن ہی جس جا پہ کشتہ سرد مہری کا تری
بیشتر ہوتا ہے پیدا واں شجر کا فور کا

تو ہو بعد از مرگ بھی گرائے محبت کی بنا
لکھ دیا تھا کوہ کن بھی نام اک مزدور کا

بل بے وحشت اب تلک بھی شاخ آہو کی طرح
پیچ کھاتا ہے دھواں میرے چراغ گور کا

دیکھنا زہر آب مکان محبت کا اثر
چشم افعی بن گیا روزن ہر ک سور کا

کھینچے مانی اس پری کی کیونکہ تصویر کفک

www.allurdu.com

جمع ہو جب تک نہ رنگ سرخ روئے حور کا

تیرے قامت سی جو ہو بر پاقیامت سرو پر

کام لے منقار سے فریاد قمری صور کا

ذوق او عشق وہ کوچہ ہی جس کی خاک میں

ہے دُرِ تاجِ سلیماں بیضہ بیضہ ہور کا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۴

بھڑکنا کیا کہوں سینہ میں اپنے آتش غم کا
کہ جائے پنبہ ہے ہر داغ پر شعلہ جہنم کا
جہاں میں عرصہ عشرت سی سوا وہ چند ہے غم کا
کہ ہے گر عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا
ترے عاشق کو ہی یوں خوشگوار ار آبِ دم خنجر
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں آب مزم کا
برنگِ طوق قمری کوئی نکلے ہے نکالے سے
کمند گردن دل ہے جو حلقہ زلف پُرخم کا
ترے رخسار کا پرتو پڑے گر عارض گل پر
کرے چشمک زنی خورشید پر ہر قطرہ شبنم کا
سئے جاتے ہیں کس سی زخم اس مژگاں کی
پس مردن لحد میں بھی ہے عالم چاہ رستم کا
خراس سینہ میں اک رہ گیا ہو ٹوٹ کرنا خن
غلط ہے جو سمجھتے ہیں کہ یہ پھا ہا ہی مرہم کا

نمبر۱۴ اسرافیل کی پھونکنی کا نام ☆ نمبر۱۵ خودی ☆ نمبر۱۶ چغتور ☆ نمبر۱۷ قصاب کا چھرا ☆ ہرن کے سینگ ☆ نمبر۱۹ ایک مصور کا نام ہے ☆ غ ۴ ☆ نمبر۱ پھاہا ☆ نمبر۲ مکہ شریف میں ایک کنواں ہے اسکا پانی ☆ نمبر۳ جس کنوئیں میں رستم گر کر مارا گیا تھا اسمیں پرچھیاں گاڑی ہوئی تھیں ☆

اگر آتش مزا جوں کو حسد ہو خاکساروں پر
تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہے آدم کا

خط اس کا وصل کی دولت کا ہی پیغام کے اقاصد
لگا قسمت سے نسخہ ہاتھ یہ اکسیر اعظم کا

شہید اے ذوق سینہ میں ہوئی ہیں حسرتیں لاکھوں
مری جو آہ ہی گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵

یاں تک عدو زمانہ ہے مرد دلیر کا
جھلسے ہیں منہ شکار کنے پر بھی شیر کا

جس گھر میں ہو لڑائی وہاں آدمی نہیں
کانٹا سمجھئے شیر کا یا گل کنیر کا

مجنوں کی روح دشت مین مانند گرد باد
کرتی طواف ترے مجنوں کے ڈھیر کا

ہیں اس صنم کے ملنے کے رستے تو سینکڑوں
پر کوئی راست ہے کوئی رستہ ہی پھیر کا

دم آچکا لبوں پہ ہے آنکھوں میں انتظار
بے دید جلد آ کہ نہیں وقت دیر کا

چھوڑا نہ ایک دانہ اختر سحر تلک
گردوں کو لگ گیا جو مزہ شب ٹھنگیر کا

کوٹھے پہ اُن کے خوب بچے آج رات کو
تھا ہاتھ آگیا جو سہار ا منڈیر کا

ہوتے زبان حال سی مضمون ہیں واہ وا
جس میں نہ اختلاف زبر کا نہ زیر کا

زیبا ، ہی ذوق خرقہ درویش مرد کو
برقع کبھی نہ پائے گا نامرد شیر کا

www.allurdu.com

سرو عاشق ہو گیا اس غیرت شمشاد کا
غل مچا یا قمریوں نے ہے مبارکباد کا

ہے قفس سی شور راک گلشن تلک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا

روزِ مرگ عاشق ناشاد ہے شادی کا دن
ہے بجائے شورِ ماتم غل مبارکباد کا

آنچ سی تلوار کی ڈرتا نہیں یہ سخت جاں
کشتہ کرنا سخت ہی مشکل ہی اس فولاد کا

کچھ گدا از عشق میں ہوتا اثر تو دیکھتے
کوہ کے چشموں سی ہوتا خوں رواں فرہاد کا

ہوسبق آموز شوخی گر پری کو چشم سوخ
کام لے موج نگہ سے سیلی استاد کا

سوزش غم سی ہزاروں داغ جل جل کر پڑے
ہو گیا میرا کفن جامہ مگر حداد کا

سرو موج آبِ جو سے پائے در زنجیر ہے
دیکھ لو آزاد کو یہ حال ہے آزاد کا

آبداری ہی ہے تری تلوار میں یا ہو گیا
آب زہرہ سخت جانی سی مری فولا د کا

یاد کرتا ہے مجھی کو پہلے وقت قتل عام

www.allurdu.com

کیوں نہ میں کشتہ ہوں اے قاتل تری اس یاد کا
میں ہوں چکر میں لگی جس دن سی دنیا کی ہوا
حال میرا ہے بعینہ آسیائے باد کا
سر ترے کشتہ کا دیکھے گا نہ ہرگز روتے خاک
لے اڑیگا شوق پا بوسی اسے جلاد کا
یوں تو ہی استاد شیطاں پر کہوں کیا تجھکو دل
تو تو شاگردی میں بھی استاد ہے استاد کا
ذوق میراں ہی بہت فکر کشاد کا میں
یاعلی مشکل کشا یہ وقت ہے امداد کا

www.allurdu.com

۷

نکتہ اس بت سے کبھی لیویں گے ہم ایمان کا
ایسی کیا جلدی ہی جلدی کام ہی شیطان کا

جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزن ایمان کا
پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا

تو ہماری زندگی پر زندگی کی کیا اُمید
تو ہماری جان لیکن کیا بھروسہ جان کا

جو دل پر آرزو سے نکلا نالہ عشق میں
ایک پتلا تھا سرپا حسرت و ارمان کا

بن گیا جوش محبت سے ہمارے سینہ میں
ماہی دریائے سخوں جو ہر ترے پیکان کا

جو فرشتے کرتے ہیں کر سکتا ہی انسان بھی
پر فرشتوں سے نہ ہو جو کام ہے انسان کا

یہ تپ غم کی ہے شدت اس ترے بیمار کو
یومِ راحت بھی ہی حق میں اسکے دن بحراں کا

اے اجل تکلیف مت کر کیا کریگی آن کر
ہو چکا پہلے ہی کشتہ میں کسی کی آن کا

ہو سکے آلودہ دامن پاکدامن کسی طرح
اے زلیخا چھوڑ دامن یوسف کنعان کا

نفس بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی

www.allurdu.com

دیکھ پھر سامان اس فرعون بے سامان کا
دیکھنا اے ذوق ہونگے آج پھر لاکھوں کے خون
وہ جماتا ہی لب لعلین پہ لاکھا پان کا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۸

اُتارا تو نے سر تن سی گر اس شامت کے مارے کا
تو بھولوں گا نہ میں احساں ترا تن کے اتارے کا

مرے طالع میں ہی کیا کام اے گردوں ستارے کا
چمک بسا نا ہی کافی آتش دل کے شرارے کا

ستارے دیکھ ر موتی تمہارے گوشو کا
کرینگے ہی ہمارا نورصدقہ اس ستارے کا

نفس ہی جا وہ عمر رواں جس طرح سی گزرے
یہاں پوچھے ہی اے گمرہ کیا رستہ گزارے کا

جسے کہتے ہیں بحرعشق اس کے دو کنارے ہیں
ازل نام اس کنارے ابد نام اس کنارے کا

تر اہر موئے مژگاں دلکو نگشت شارت ہے
سمجھنے والا مجھ سا چاہیئے پر اس اشارے کا

ملے اکسیر گراس کشت وخوں سی میں نہ لوں ہرگز
مرے مذہب میں وں کرنا ہی کشتہ کرنا پارے کا

جومفیدل دل ہوں چاندنی کے پھول کیا مجھ کو
دکھا دو خندہ دنداں نما اس ماہ پارے کا

نہ پکڑیں دامنِ الیاس گرد اب بلا میں ہم
کہ بدتر ڈوب کر مرنے سے ہی جینا سہارے کا

مرے گھر میں تو ہا ماہ سریع السیزین جاتے

www.allurdu.com

کیا غیروں میں پیدا حکم کیونکر قطب تارے کا
سرِ راہِ فنا میں ہوں مہیائے سفر لیکن
برنگ اشک مژگاں منتظر ہوں کی اشارے کا
گنہ رحمت سی اسکی بخشوائے دل نے رو رو کر
چھڑک کر ہم نے پیچا نفع پر سود اخسارے کا
ڈھلکتا ہی مثال دانہ تسبیح کیوں منکا
کہ جب ٹھہر سفر دنیا سی کیا کام استخارے کا
فقط تارِ نفس کا ذوق خطِ جادہ کافی ہے
پئے عمرِ رواں کیا چاہئے رستہ گزارے کا

www.allurdu.com

۹

ہم ہیں اور سایہ ترے کوچہ کی دیواروں کا
کام جنت میں ہی کیا ہم سے گنہگاروں کا

محتسب گرچہ دل آزار ہی مے خواروں کا
دیجے اک جام تو ہے یارا بھی یاروں کا

اتنا تو شور وفغاں ہو کہ چمن میں بلبل
حرمن گل کی جگہ ڈھیر ہو انگاروں کا

چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسےٰ
ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا

ہوں رگیں حلق بریدہ کی ہمارے خونبار
گر تماشا انہیں منظور ہو قواروں کا

اے ستمگر جو ترے تیر نیں تشنہ خوں
تو کھلا رہتا ہے منہ کس لیئے سو فاروں کا

کیوں نہ ہر تار میں دل ہو دیں گرفتار کی زلف
جیلخانہ نہ ہے محبت کے گرفتاروں کا

دینے جاں بوسہء لعل نمکین پر جسم بھی
جاں نثاری ہے اگر شیوہ نمکخواروں کا

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق
رو سیاہی سرو سامان ہی سیہ کاروں کا

www.allurdu.com

۱۰

کہے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرے
کمی جو مجھ سے کرے تو پئے لہو میرا

مجھے دوہ پردہ نشیں سامنے کب آنے دے
جو ذکر آنے نہ دے اپنے رو برو میرا

نہ پہنچا گردنِ جاناں تک ور ٹوٹ کے ہائے
پڑا گلے میں مرے دست آرزو میرا

نہیں بلا سے کوئی یار عشق میں اے دل
کہ غمگسار ہوں میں تیرا اور تو میرا

مقام و جد میں آئیں ابھی ملائک عرش
جو میکدہ میں سُنیں شور ہائے و ہو میرا

عجب نہیں ہے مری سوزش محبت سے
کہ تار شمع ہو ہر ایک تارِ ہو میرا

برنگ آینہ چشم پر آب سے میری
گرانہ اشک ۔کیا پاس آبرو میرا

نہ آئے اے نگہ یار تجھ کو کچھ غیرت
کہ آگے تیغ اجل کے ہو سرفرو میرا

کروں میں کیا کہ بیاں صبح کے مانند
نہیں ہے چاکِ جگر قابل رفو میرا

نظر جو آتا ہے ابتک فلک کا رنگ سیاہ

www.allurdu.com

پڑا تھا سایہ بخت سیہ کبھو میرا
ہمیشہ میں ہوں اسی داؤ گھات میں اے ذوق
کہ رام ہو وہ غزالِ پلنگ خُو میرا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

11

ہوا حمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا
الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

رہے نام محمدؐ لب پہ یارب دل و آخر
اُلٹ جائے بوقت نزع جب مینہ میں دم میرا

محبت اہلبیت مصطفٰے کی نور برحق ہے
کہ روشن ہو گیا دل مثل قندیل حرم میرا

دکھائی مجھ کو راہ شرع اصحاب پیمبر نے
چراغ راہ ہے اکرام اڈحاب کرم میرا

کہیں شاہ نجف کے عشق میں دل میرا ڈوباتھا
کہ ہے در نجف ہو کر چمکتا دُرِ یم میرا

رہیگا دانہ افشاں مزرع امید بخشش میں
غم آلِ نبیؐ سے دانہ ہر اشک نم میرا

شہ بغداد کا خطِ غلامی ذوق رکھتا ہوں
نہ کیوں دل اس خطِ بغدادسی ہو جامِ جام جم میرا

www.allurdu.com

ہوا یہ سینہ یکسر خار زار دشت غم میرا
کہ آیا پانجوں آبشتہ ہو کر لب پہ دم میرا
صراطِ عشق پر از بسکہ ہی ثابت قدم میرا
دمِ شمشیر قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا
مری خواری کے رتبہ کا کمال تو دیکھو
کہ ہے چرخِ زحل بھی سایہ بخت وژم میرا
وہ ہوں میں آتشیں گل تازہ تخلِ شمع الفت کا
نہیں ہے کوئی گلچیں غیر مقراضِ ستم میرا
نشانِ بے نشانی گرد کھائے زور مٹ جائے
جھپک سے دیدہ صراف کی نقش ورم میرا
رواں ریگ روں ہی جائے آب اشک مژگاں سے
کدورت بار ہی دیکھو سحاب رنج و غم میرا
وہ ہوں میں آہوئے وحشی میدہ دامِ ہستی سے
کہ ہے اک کوچہ رم جادہ شت عدم میرا
جھپکتی آنکھ شب جوں حلقہ زنجیر کیا میرے
طلسمِ خواب بندی تھا سرِ زلف الم میرا
مری افسردہ حالی گر ہو جنس آرائے دل سردی
عجب کیا شیر برفیں ہوا گر شیرِ علم میرا
پھپھولا کام انعی میں ہی واں ابتک جہاں ٹپکا

قضہ کے جامِ سی یک قطرہ زہر اب غم میرا
ہوا روشن چراغ کعبہ زاہد جس کے شعلہ سے
اسی آتش کا رکھتا ہے شر رسنگ صنم میرا
نہ ہو بے قہ ترک سجدہ ابلیس سے آدم
عدد کی سرکشی سے رتبہ کب ہوتا ہی کم میرا
وہ ہوں میں گیسوئے موج محیط اعظم وحشت
کہ ہے کھیرے ہوئے روزے میں کو پیچ دخم میرا
تخیل لے مرے باندھا تلسمِ تازہ کیفیت
نہ کیوں ہو کاسہ سر ذوق شک جام جم میرا

All rights reserved
©2002-2006

www.allurdu.com

جل اُٹھا شمع نمط تار رگ جاں میرا
آہ روشن نہ ہوا کلبۂ احزاں میرا

ہلتے دیکھے جو لبِ زخم تو بولا قاتل
آج تیرا ہے دہن اور نمکداں میرا

کر کے بسمل مجھے کس ناز سے کہتا ہی وہ شوخ
دیکھ تر کیجو نہ خوں سے کہیں داماں میرا

اے جنوں! دن سے سوا رات کو روشن کردے
مہر گردوں ہو جو داغِ دل سوزاں میرا

خار وحشت سی کہو چھوڑ دے دامن دل کا
ہے خطِ جادہ ترا چاک گریباں میرا

سدھیان میں آئینہ رخ کے گئی جان نکل
رہ گیا ہائے کھلا دیدہ حیراں میرا

اے جنوں تو بھی ہو دنا میں یوں ہی خانہ خراب
خاک در خاک کی خانہ ویراں میرا

نظم معنی کا بکھر جائے ابھی حرف سی حرف
باندھیں گر اہل سخن حالِ پریشان میرا

اپنا رونا مجھے ہنسنے سی مبارک ہو ذوق
دیکھ خنداں ہو جو وہ دیدہ گریاں میرا

www.allurdu.com

برنگ گل صبا سی کب کھلا دلگیر دل میرا
کہ ہے باغِ جہاں میں غنچہ ، تصویر دل میرا

خط و عارض کا تیرے اتدن جو دھیان رکھتا ہے
تلاوت کرتا ہے قرآن باتفسیر دل میرا

ورق پر سینہ کے کھینچا ہے تارا اشک سے مشطر
کریگا شرح درد عشق کچھ تحریر دل میرا

سنبھالے رکھ ذرا اے آسماں دیکھ اپنے دامن کو
زمین پر کھینچتا ہے نالہ شبگیر دل میرا

بتوں کی سر دمہری نے کھلا دی زعفراں لیکن
کرے کیا گر مجوشی ہو گیا کشمیر دل میر ا

تری چشم فسوں گر نے کہاں سیکھا تھا یہ جادو
کیا ہے اک نگہ میں اے پری تسخیر دل میرا

تصور میں کسی تیغ نگہ کے کشورِ اُلفت
ہوا ہے کیمیائے پہنے تار اشک کی زنجیر دل میرا

نشاں تو رہنے دے قاتل ذرا ساخوں لگادوں میں
قیامت میں تر اتا ہو وے دامنگیر دل میرا

بُتوں کا عشق ہے گر ذوق تو اساری خدائی میں
کریگا شہر شہر اک دن مجھے تشہیر دل میرا

www.allurdu.com

۱۵

لعل لب و دندانِ صنم کا دل نے جب سے خیال کیا
صٹم بکم تہہ کے ہے گویا ہم نے زباں کو لال کیا
لیگا دل اس عشق سی کیا تو جس نے ہی کوہ وصحرا میں
مجنوں کا وہ حال کیا فرہاد کا ہے وہ حال کیا
پھرتا ہی تو اے چاند کے ٹکڑے بسکہ شب و روز آنکھوں میں
دل نے روشن ہو کے شب ذقت کو ہی روز و صال کیا
آتش گل ہوئی روشن وہاں یہاں چمکا ہمارے دل کا جنوں
موسم گل نے یا ہنگامہ گرم ہی اب کے سال کیا
سیاہ و رخوں سے کی جو محبت ۔تیری ہی تھی یہ سادہ دلی
مُنہ چڑھ کر اس شوخ کے اپنا کا لا منہ اے خال کیا
موقلمؔ لاؤں کہاں سے جو یہ کرے تحریر اُنہیں
حال تو دیکھو تم نے مجھے ہر موئے تن ہی وبال کیا
نامہ یار کو رکھ دیجو تو ہمدم میرے زیر کفن
نامہ جواب نامہ ہی اپنا وہاں جس کسی نے سوال کیا
شمع نمط ہر خارجنوں کی نگلی پگلی جاتی ہے
آبلوں میں تیزاب تھا گر تو ناحق کیوں ما پال کیا
آگ ہی دل میں درد جگر میں آنکھ میں آنسو لب پہ فغاں
عشق نے اسکے ذوق ہمارا دیکھ ہے یہ حال کیا

www.allurdu.com

دریائے اشک چشم سے جس آن بہ گیا
سن لیجیو کہ عرش کا ایوان بہ گیا

بل بے گدا زعشق کے خوں ہو کے دل کیساتھ
سینہ سے تیرے تیر کا پیکان بہ گیا

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا

ہے موج بحر عشق وہ طوفاں کہالحفیظ
بیچارہ مشت خاک تھا انسان بہ گیا

دردائیے اشک سے دم تحریر حالِ دل
کشتی کی طرح میرا قلمدان بہ گیا

تھا تو بہا میں بیش پراس لب کے سامنے
سب مول تیرا لعدل بدخشان بہ گیا

کشتی سوار عمر ہیں بحرِفناں میں ہم
جس دم بہا کے لے گیا طوفان بہ گیا

تھا ذوق پہلے دلی میں پنجاب کا ساحسن
پر اب وہ پانی کہتے ہیں ملتان بہ گیا

www.allurdu.com

۱۷

یوں تنِ خاکی میں دل روشن ہمارا ہوگیا
جس طرح پانی کوئیں کی تہ میں تارا ہوگیا

میرے نالوں سے جو پانی سنگ خارا ہوگیا
کوہ کے چشموں کا ہر آنسو شرار ہوگیا

دانت یوں چمکے ہنسی میں رات اس سپارہ کے
میں نے جانا ماہ تاباں پارہ پارہ ہوگیا

ہر حباب بحر کی کھل جائے گی تار اسی آنکھ
عکس افگن گر رُخ روشن تمہارا ہو گیا

رشک سے اس زلف کے کیا مشک ہی یکسر ہے خون
بلکہ جل کر سوختہ عنبر بھی سارا رہو گیا

شیخ نے افطاریوں کے ترنوالے کھائے خوب
ہے مہ روزوں کی گرمی سے چھوارا ہو گیا

ایک دم بھی ہم کو جینا ہجر میں تھا ناگوار
پر اُمید وصل پر برسوں گوارا ہو گیا

ہے مقام زندگی زیر دم شمشیر مرگ
ہو گیا جس طرح کوئی دم گزارا ہو گیا

دل پہ زخموں کی ترقی سے عجب پائی بہار
آگے تھا صد برگ یہ گل اب ہزارا ہو گا ی

ظلمت عصیاں سے میرے بن گیا شب روز حشر

www.allurdu.com

آفتاب اک نیزہ پر دیدار تار ا ہو گیا
چشم مست یار میں آخر ہوئی سرخی عیاں
لو ہمارا خون پنہاں آشکارہ ہو گیا
ذوق اس بحرِ فنا میں کشتی عمرِ رواں
جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارا ہو گیا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

اس سے تو اور آگ وہ بید رد ہو گیا
اب آہِ آتش سے بھی دل سرد ہو گیا

سینہ میں بو ا لہوس کے بھی تھا آبلہ مگر
نشتر کا نام سنتے ہی منہ زرد ہو گیا

سو بار مرکے عاشق جاں باختہ ترا
لڑنے کو پھر کھڑا روشن نرد ہو گیا

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد
جب خاک اُڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا

اس صیدِ تیر خوردہ کو تونے کیا نہ ذبح
آخر تڑپ تڑپ کے یوہیں سرد ہو گیا

آ اے مرے چمن کے گِل ورد دیکھ لے
عاشق کا رنگ زرد زرد رد ہو گیا

پیر مغاں کے پاس ور وہی جس سے ذوق
نامرد مرد۔ مرد جواں مرد ہو گیا

www.allurdu.com

دشمن جاں یک بیک سارا زمانہ ہو گیا
ہائے تا شیر محبت یہ ستم کیا ہو گیا

تم میں تھا یا مجھ میں تھا دل پھر کہو کیا ہو گیا
دل کے جانے کا تو عالم کو اچنبھا ہو گیا

جسکو اے ظالم تری مژگان کا کھٹکا ہو گیا
سُو کھ کر ایسا ہوا و بلا کہ کانٹا ہو گیا

ہم نے اُن سے دوستی کی وہ ہیں کرتے دشمنی
دیکھو کافی سوچا تھا ہم نے اور وہاں کیا ہو گیا

بادہ گلگوں نے جو رنگ رخ کو روشن کر دیا
پہلے تھا گلرنگ مکھڑا پھر بھبو کا ہو گیا

جب اُٹھا تا بوت تیرے کشتہ حسرت کا آہ
شور ماتم تھا کہ اک عالم میں برپا ہو گیا

تم نے کل عزم سفر کا ہم کو تھا بھیجا پیام
لو سفریاں آج دنیا سے ہمارا ہو گیا

پھر چلو اے حضرت دل ہو چکا ملنا بس اب
آج گھر میں غیر کے پھر اُن کا رہنا ہو گیا

مرنا جینا ایک جھانکا ہوں پر تری
جس نظر سے آنکھ بھر کر تو نے دیکھا ہو گیا

خط لکھا مجھ کو تو اس میں نام بھی پورا نہ تھا

www.allurdu.com

کیا کہوں قسمت کا لکھا آج پورا ہو گیا
وہ تو خود شعلہ تھا جب میں کہا ہو شعلہ خو
اس لطیفہ سے بھڑک کر آگ دونا ہو گیا
غیر کے گھر ہم سے تو اڑ کر اگر پہنچا تو کیا
تیرے جانے کا تو اک عالم میں چرچا ہو گیا
گرم ہو کر آتا ہے منہ پر مرے طفل شرشک
دیکھ کیا اے چشم ترا بتر یہ لڑکا ہو گیا
کر دیا تیغ نگہ نے ایک عالم کا ہے خوں
نام بدنام اے صنم ناحق قضا کا ہو گیا
یاد زلف عنبرین میں رات یہ آہیں بھریں
گنبد گردوں سیہ سارے کا سارا ہو گیا
ذوق نے ہو زلف کو چھیڑا تو لے مجھ سے قسم
تو نے خود چھیڑا اسے اور برہم اتنا ہو گیا

www.allurdu.com

۲۰

گل اس نگہ کی زخم رسیدوں میں مل گیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

لذت کو تیغ عشق کی سُن سُن کے بوا لہوس
آکر ملخ سا حلق بریدوں میں مل گیا

گر بعد فقر سگ دُنیا ہوا فقیر
کمبخت پاک ہو کے پلیدوں میں مل گیا

آخر کو فیض بعیت دست سبو سے آج
پیر مغاں کے میں بھی مریدوں میں مل گیا

دکھلا کے کہکشاں سے فلک چاک سینہ رات
اس ماہوش کے سینہ وریدوں میں مل گیا

اُس شکل سے ہوا اور طلبگار دید یار
صاف آئینہ کا نقشہ مذیدوں میں مل گیا

حب حسین ذوق وہ شے ہے کہ جس سے حُر
تھا گر چہ اشقیا میں سعید وں میں مل گیا

www.allurdu.com

محفل میں شور قلقل مینائے مل ہوا
لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا

دریائے غم سے میرے گزرنے کے واسطے
تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پُل ہوا

پروانہ بھی تاہ گرم تپش پر کھلا نہ راز
بلبل کی تنگ حوصلگی تھی کہ غُل ہوا

آئی تھی اندروں کی نہ ہرگز سمجھ میں بات
آوازگو بلند مثال دہل ہوا

جن کی نظر چڑھا ترا رخسار آتشیں
اُن کا چراغِ گور نہ تا حشر گل ہوا

بندہ نوازیاں تو یہ دیکھو کہ آدمی
جزو ضعیف محرم اسرار کل ہوا

اس بن رہا چمن میں بھی ذوق لخراش
ناخن سے تیز تر مجھے ہر برگ گل ہوا

www.allurdu.com

پانی طبیب دیگا ہمیں کیا بُجھا ہوا
ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بُجھا ہو ا

کہتے تھے آفتاب قیامت جسے سو وہ
نکلا چراغِ داغ دل اپنا بُجھا ہو ا

چشم غضب سے نیم نگہ میرے واسطے
اک نیمچہ ہے گویا زہر میں بجھا ہو ا

پھر دل میں آہِ سرد ہوئی میرے شعلہ ور
لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہو ا

پہلے نشانہ کرتا وہ بندوق کا مجھے
پر تھا مرے نصیب سے توڑا بجھا ہوا

جل کر اگر بُجھا بھی دل سوختہ مرا
یوں جل اُٹھے گا جیسے کہ کولا بجھا ہو ا

ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو
سینہ میں ہم نے ذوق نہ پایا بجھا ہوا

www.allurdu.com

پہنچا آبِ تیغ قاتل تابسر اچھا ہوا
لے دل مجروح لے تو غسل کر اچھا ہو ا

ایک دن بالکل نہ میں اے چارہ گرا چھا ہوا
داغ اِدھر تازہ ہوا گر زخم اُدھر اچھا ہو ا

کم نہ ہو اس آب خنجر کی الٰہی آبرو
آج مدت میں ہمارا حلق تر اچھا ہوا

آرہیگا دشت میں لیلیٰ ترے ناقہ کے کام
ہو گیا مجنوں جو کانٹا سوکھ کر اچھا ہوا

روز کہتا تاھ مزا مجھ کو چکھادے عشق کا
بھر دیا لون اس نے دلکو چیر کر اچھا ہو ا

سُن کے مجنوں نے مرے شورِ جنوں کو یہ کہا
واقعی مجھ سے بھی یہ شور یدہ سر اچھا ہوا

بندھ گیا اس مو کمرہ کا جبکہ مضمونِ کمر
ہو گئی مضموں میں دقت شعر پر اچھا ہو ا

مجھ کو صدقے کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج
یہ ادھر صدقہ دیا تونے ادھر اچھا ہوا

ہاتھ تو اوچھا پڑا تاھ یار کی شمشیر کا
زخم پر قسمت سے میرے کار گرا چھا ہو ا

کھچ گیا میری طرف سے اور بھی دلبر کا دل

www.allurdu.com

واہ وا جذب محبت کا اثر اچھا ہوا
قتل کرتا ہے ترا بسمل سے یہ کہان کہ لو

اب تو دامن بھی ہوا لو ہو سے ترا چھا ہو ا
نامہ بر جانا ہے جا جلدی چلی جان حزین

دیر مت کر ساتھ تیرے ہمسفر اچھا ہوا
آئینہ خانے میں عالم کے سمجھ لے یہ مثال

تا تجھے جانیں کہ یہ صاحب نظر اچھا ہو ا
ہے بُرا تو ہی اگر آیا نظر تجھ کو بُرا

تو ہی اچھا ہے تجھے معلوم گر اچھا ہو ا
ذوق کے مرنے کی سُن کر پہلے تو کچھ رُک گئے

پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کا اچھا ہوا

www.allurdu.com

ہجر میں کیا کیا مرض ہے سنگدل پیدا ہوا
حول دل پیدا ہوا آزار سل پیدا ہوا

تیرہ بختی تھی اُسی دن اپن روشن ہو گئی
روئے تاباں پر تمہارے جب تھا تل پیدا ہوا

یا الٰہی کیا کہوں تیری عنایت کے سوا
میں نے کیاایسا کیا جو ایسا دل پیدا ہوا

غیر کے چھلے سے واں تو نے جوگل کھائے تو یاں
داغ تازہ داغ دل کے متصل پیدا ہوا

اس لب لعلیں پہ ہے یہ جلوہ رنگ مسی
یا کہ نافرمان ولا لہ مشتمل پیدا ہوا

کر کے وعدہ رات کو جو راہ سے تو پھر گیا
وہم کیا دل میں یہ اے پیاں گسل پیدا ہوا

خاکساری نے اسی دن روشنی پائی تھی ذوق
آدمِ خاکی کا جس دن آب و گل پیدا ہوا

www.allurdu.com

۲۵

اس تپش کا ہے مزا دل ہی کو حاصل ہوتا
کاش میں عشق میں سر تا بقدم دل ہوتا

آسماں درد محبت کے جو قابل ہوتا
تو کسی سوختہ کا آبلہ دل ہوتا

چھوڑتا ہاتھ سے ہرگز نہ کبھی بسمل شوق
دامن برق اگر دامنِ قاتل ہوتا

چین پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا

کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
اتنا دق ہوتا کہ جینا اُسے مشکل ہوتا

ذبح ہونے کا مزہ جانتا گر صیدِ حرم
آپ گردن پہ چھری پھیر کے بسمل ہوتا

گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبوں میں مرے
زلف ہوتا ترے رخسار پہ پاتل ہوتا

آتا کیوں مصر میں کنعاں سے نکل کر یوسف
جذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا

موت نے کر دیا نا چاروگرنہ انساں
ہے وہ خود میں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

دل گرفتوں کی اگر خاک چمن میں ہوتی

www.allurdu.com

تو جہاں دیکھتے ہو غنچہ وہاں دل ہوتا

آپ آئینہ ہستی میں ہے تو اپنا حریف

ورنہ یاں کوں تھا جو تیرے مقابل ہوتا

سینہ چرخ میں ہر اختر اگر دل ہے تو کیا

ایک دل ہوتا مگر درد کے قابل ہوتا

ہوتی گر عقدہ کشائی زید اللہ کے ساتھ

ذوق حل کیوں کہ مرا عقدہ مشکل ہوتا

All rights reserved. ©2002-2006

www.allurdu.com

جو رنگ رنج و ماتم کا یہاں نمود ہوتا
تو زمیں نہ زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا

کسی رنج کش کو دیتا تو کچھ اسکو سود ہوتا
دل سخت کاش کر فرجر الیہود ہوتا

تری بزم میں تو جلتا کہ تجھے بھی بو پہنچی
جو یوہیں تھا دل کو جلنا تو بلا سے عود ہوتا

جو نہ ہو اُمید وا اشد نہ ہو دل گرفتہ غنچہ
کہ قبول تنگ رہنا نہیں بے کشود ہوتا

لب نازک اسکا کیونکہ کہو بار حرف اٹھائے
کہ جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیوں حسود ہوتا

یہ حیات چند روزہ جو نہ سدِ راہ ہوتی
تو پھر ایک عرصہ گاہ عدم و دجود ہوتا

جو ہے سر گزشتہ اسکو نہیں دینا سر کا مشکل
کہ وہ سر بکف نہ ہوتا جو نہ دست جو د ہوتا

جو رقیب سر بکف ہیں کبھی ہوتے سر بکف کرتے
ترے جاں نثار کا ر انہیں دست جود ہوتا

ترے در کی جبہ سائی اگر اشک اپنے کرتے
سر قطرہ قطرہ پر پر اک اثر سجو د ہوتا

کوئی دہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوق ورنہ

www.allurdu.com

شجرِ زقوم دوزخ میں بھی خشک دود ہوتا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲۷

نہ کرتا ضبط نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا
کہ نیچے آسماں کے اک نیا اور آسماں ہوتا

ابھی ٹھنڈا بھلا کیونکر تفتہ جاں ہوتا
کوئی غم شمع مدہ مردہ میں بھی ہے باقی دھواں ہوتا

کہے ہے مرغِ ل اے کاش میں زاغِ کماں ہوتا
کہ تا شاخ کما ں پر اس کی میرا آشیاں ہوتا

عزاداری میں ہے کس کی یہ چرخ ماتمی جامہ
کہ جیب چاک کی صورت ہے خطِ کہکشاں ہوتا

نہ ہوتی دل میں گر کاوش کسی کی نوک مژگاں
تو کیوں حق میں مرے ہر موئے تن مثل سناں ہوتا

نہ رکھتا گر نہ رکھتا منہ یہ دانہ یہ ریض غم
مگر تیرا میسر بوسہ خال وہاں ہوتا

اگر جی کھول کر میں تنگنائے دہر میں روتا
تو جوئے کہکشاں میں بھی فلک پر خوں رواں ہوتا

بگولا گر نہ ہوت اودی وحشت میں اے مجنوں
تو گنبد ہم سے سرگشتوں کی تربت پر کہاں ہوتا

ترے خونیں جگر کی خاک پر ہوتا اگر سبزہ
تو مثل موئے مژگان اس سے پیہم خوں رواں ہوتا

رکاوٹ دل کی قاتل کے بوقت ذبح ظاہر تھی

www.allurdu.com

کہ خنجر تھا مری گردن پہ رُک رُک کر رواں ہوتا
نہ کرتا ضبط میں گر یہ تو اے ذوق اک گھڑی پل میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسماں ہوتا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

رکھتے تھے جو کشور و کسرلے و قیصر زیرپا
ہے اُنہی کا آج سر باتاج و افس زیر پا

اے جنوں ! ہم پابر ہنہ ۔گرم پتھر زیر پا
دو پہر ہے ۔ سایہ بھی بیٹھا ہے چھپکر زیر پا

تم چلو رکھ کر جو میرا دید ہ تر زیر پا
پل ہوں بحر اشک پر مژگاں سر اسر زیر پا

خاکساری کو ہماری مل گئی اکسیر عشق
اب تو پارس ہو گا جو آئیگا پتھر زیر پا

ہے نمازِ کشتہ قامت ۔ بجائے جا نماز
اے قیامت لا بچھا و امان محشر زیر پا

زیر دستی پر بھی ہے موذی سے لازم احتراز
جب دبیگا سانپ کاٹے گا مقرر زیر پا

ہیں ترے مجنوں کی مژگاں وادی وحشت کے خار
راہ آنکھوں کی نکل آئے ہیں چھپکر زیر پا

بو نہ گل میدھی کے گلبن رشک گل گھملوں میں تو
آکھڑا ہو رکھ کے میرا کاسہ سر زیر پا

فاتحہ عاشق کا دیتا ہے تو واجب ہے ادب
اپنے کفش پا کر رکھ لے پاسے باہر زیر پا

میں ہوں وہ کشتی شکستہ بحر الفت میں صبا

www.allurdu.com

ایک تختہ رہ گیا ہے جس کے بچ کر زیرپا
قصرِ تن کو ذوق سب غارت کریگا ایک دن
چونٹیوں کا پھر رہا ہے یہ جو لشکر زیرپا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

سہر گام پہ رکھے ہے وہ یہ ہوش نقشِ پا
ہو خاک عاشقاں نہ ہم آغوش پا

افتاد گاں کو بے سرو سامان نہ جانیو
دامانِ خاک ہوتا ہے روپوش نقش پا

اعجا ز پاسے ترے عجب کیا کہ راہ میں
بول اُٹھے منہ سے ہر لب خاموش نقش پا

اس رہگذ ر میں کس کو ہوئی فرصتِ مقام
بیٹھے ہے نقش پا بہ سردوش نقش پا

جسم نزارِ کاک نشیناں کوئی عشق
یوں ہے زمین جیسے تن و توش نقش پا

فیض بر ہنہ پائی مجنوں سے دشت میں
ہر آبلہ بنے ہے دُرِ گوش نقش پا

پابوس درکنا ر کہ اپنی تو خاک بھی
پہنچی نہ ذوق اس کے بہ آغوش نقش پا

www.allurdu.com

۳۰

رکھ دل جلوں کی خاک پہ تو بافراغ پا
سوزدروں وہی ہے پہ ہونگے ۔ داغ پا
تو باغ میں رکھے اگ رائے رشک باغ پا
پھر ائے واں خزاں تو وہیں ہو ویں داغ پا
وہ اور میرے گھر میں قیبوں کو لے کے آئے
بلبل کے آشیاں میں رکھے حیف زاغ پا
گر کوئے یا ر میں نہیں ملتا پتہ تو پھر
تو کوئے زلفِ یار میں دل کا سراغ پا
روئیگی پھوٹ پھوٹ کر ہر چشم آبلہ
جوش جنوں میں رکھ نہ سوئے کو وہ راغ پا
ہم دل جلوں کی خاک پہ رکھیو نہ توقدم
اس سے توڈال دیجو میانِ اجاغ پا
اس گل سے گر اجازت پا بوس ہو نصیب
ہو جائے چوم چوم کے دل باغ باغ پا
اُچھلے ہے شیخ و جد میں اس طرح بار بار
جس طرح بد لگام ہو گھوڑا چراغ پا
ساقی کا در چشم ہو گر برکنارِ آب
پائے حباب آبِ رواں سے ایاغ پا
ہے جی میں آب جو نمط اے سرو خوش خرام

www.allurdu.com

دھو دھو پیا کریں ترے سب بے دماغ پا
اے ذوق کیوں چمن میں وہ گل جائے جسکے ہوں
رنگ حنا سے غیرت صد پائیں باغ پا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

تری گلی سے نکلتے ہی اپنا دم نکلا
رہے ہے کیونکہ گلستان سے عندلیب جدا

الٰہی جلوہ ہے کس بُت کا آج مسجد میں
کہ دم بخود ہے موذن جد اخطیب جدا

تمہارا درد جدائی نہ ہو جُدا مجھ سے
حروف درد میں ہو حکمت طبیب جدا

ہے اور علم و ادب مکتب محبت میں
کہ ہے وہاں کا معلم جُدا ادیب جدا

ہجوم اشک کے ہمراہ کیوں نہ ہونا لہ
کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا

فراق خلد سے گندم ہے سینہ چاک ابتک
الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا

کیا حبیب کو مجھ سے جدا فلک نے مگر
نہ کر سکا مرے دل سے غمِ حبیب جدا

کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوق
کہ ہونیوالے ہیں ہم سب سے عنقریب جدا

www.allurdu.com

چاہے عالم میں فروغ اپنا تو ہو گھر سے جدا
دیکھ چمکے ہے شرر ہوتے ہی پتھر سے جدا

کیجو مشاطہ نہ سبزہ گوش دلبر سے جدا
بد نما ہے گر رکھیں مینا کو ساغر سے جدا

دل مرا یارب نہ ہو زلف معنبر سے جدا
سر جدا ہو تن سے یہ سودا نہ ہو سر سے جدا

لکھے شرح سوزش ہجراں جو تیرا بیقرار
ہوں تڑپ کہ جوں شرر ہر نکتہ دفتر سے جدا

فندقِ پائے نگاریں کاہوں وہ سودا زدہ
قطرہ خوں بھی نہ ہو گا نوک نشتر سے جدا

شیشہ دل میں ہے کیا چمکا شرار عشق یار
شیشہ گر رکھ تو بھی شیشہ کو نہ اخگر سے جدا

خط شرح ناتوانی ہو گیا اُڑتے ہی آہ
جوں پر کمزور نازوئے کبوتر سے جدا

حضرت آدم کو شیطاں نے نکالا خلد سے
غیر نے ہم کو کیا ہے کوئی دلبر سے جدا

ذوق ہے ترکِ وطن میں صاف نقص آبرو
بکتے پھرتے ہیں گہر ہو کر سمندر سے جدا

www.allurdu.com

۳۳

لختِ دل اور اشک تر ۔ دونو بہم دونو جدا
ہیں رواں دو ہمسفر ۔ دونو بہم دونو جدا

میں نہ چکوا ہوں نہ وہ چکوی ۔ پھر آخر کس لئے
رہتے ہیں شب تا سحر ۔ دونو بہم دونو جدا

وصل کی شب نکہتِ گل کی طرح ہم اور وہ
رہتے ہیں باہمد گر ۔ دونو بہم دونو جدا

شکل عکس و آئینہ ۔ تیرا خیال اور میرا دل
آئینے ہیں سیمبر ۔ دونو بہم دونو جدا

ذوق ہیں سینہ میں اور اق جلا جل کی طرح
دل جگر باشور وشر ۔ دونو بہم دونو جدا

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

ساتھ آہ کے شب دل سے وہ پیکاں نکل آیا
تھا کام تو مشکل مگر آسان نکل آیا

شب ہم نے تہیہ جو کیا تو بہ کا ساقی
تھا کام تومشکل مگر آساں نکل آیا

تنگ آکے جو دم تن سے نکل جائے تو جانو
مغرب سے سحر مہر درخشاں نکل آیا

ہاتھ آئے نہ قسمت کے سوا اگر ہر مقصود
دریا سے تہی پنجہ مر جاں نکل آیا

ناقوس ! یہ کس دل سے کیا نالہ جاں سوز
یاں دل کا دھواں آہ سے پیچاں نکل آیا

عصمت بھی ہے کیا شے کہ الگ یوسف کنعان
درہائے مقفل سے عزیزاں نکل آیا

دل رکھ کے کہیں ذوق کا ہم بھول گئے تھے
تھا گم وہ کئی دن سے مگر ہاں نکل آیا

www.allurdu.com

۳۵

عبث جاں منتظر ہونٹوں پہ ہے وہ شوخ کب آیا
اگر چہلم کو بھی آیا تو ہم جانینگے اب آیا
چمن میں کہتے ہیں پھر موسم عیش و طرب آیا
بہاریں خوب لوٹیں گے اگر وہ غنچہ لب آیا
خلاف وعدہ سے میں تیرے کل تو جاں بلب آیا
نہ آیا آج بھی گر تو تو اے ظالم غضب آیا
عجب حیرت میں ہوں جب سے نظر وہ خال لب آیا
دہن اسکا عدم ہے اور عدم میں نکتہ کب آیا
نوید اے تشنہ کامی بارے آب خنجر قاتل
گلوتک میرے اور زخم گلو کے تا بلب آیا
قاتل کیجیو ذوق طپیدن دیکھئے کیا ہو
کہ ابتک ذبح کرنے کا نہیں قاتل کو ڈھب آیا
وہ مست ناز لیکر مجھ سے میرے شیشہ دل کو
ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ اسکے حلب آیا
نوشتہ سے ہوا اک حرف بھی ہرگز نہ بیش و کم
جو پیشانی میں تھا لکھا ہوا وہ پیش سب آیا
برنگ غنچہ کونیں دل ہنسے کیا اس گلستاں میں
بھر آیا منہ میں خوں گر اک تبسم زیر لب آیا
وہ آئیں یا نہ آئیں میں نہیں رنجیدہ دل اُنسے

www.allurdu.com

مگر یہ رنج ہے کیوں رنج انکو بے سبب آیا
لگائی زلف کو شانہ نے جو اُنگلی پکا راول
یہ گستاخی بھلا رہ تو سہی او بے ادب آیا
ترے ڈر سے نہ آیا پاس کوئی نیم جانوں کے
مگر رونا کبھی چوری سے بعد از نیم شب آیا
میں اپنے ذوق کے قبرں کہ مستی میں محبت کی
بلا یا کس نے اسکو جب یہ آیا بے طلب آیا

All rights reserved. ©2002-2006

www.allurdu.com

۳۶

جینا ہمیں اصلا نظر اپنا نہیں آتا
گر آج بھی وہ رشک مسیحا نہیں آتا

مذکور تری بزم میں کس کا نہیں آتا
پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا

دیتا دل مضطر کو تری کچھ تو نشانی
پر خط بھی ترے ہاتھ کا لکھا نہیں آتا

کیا جانے آسے وہم ہے کیا میرے طرف سے
جو خواب میں ابھی رات کو تنہا نہیں آتا

آیا ہے دم آنکھوں میں دمِ حسرتِ دیدار
پر لب پہ کبھی حرف تمنا نہیں آتا

کس دم نہیں گھٹتا مرادم سینہ میں غم سے
کس وقت مرامنہ کو کلیجہ نہیں آتا

میں جاتا جہاں سے ہون تو آتا نہیں یاں تک
کافر تجھے کچھ خوف خدا کا نہیں آتا

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بہادیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

ہستی سے زیادہ ہے کچھ آرام عدم میں
جو جاتا ہے یاں سے وہ دوبارہ نہیں آتا

آنا ہے تو آجا کہ کوئی دم کی ہے فرصت

www.allurdu.com

پھر دیکھئے آتا بھ ہے دم یا نہیں آتا
غافل ہے بہا رِ چمن عمر جوانی
کر سیر کہ موسم یہ دوبارہ نہیں آتا
ساتھ انکے ہوں میں سایہ کی مانند و لیکن
اس پر بھی جدا ہون کہ لپٹنا نہیں آتا
دل مانگنا مفت اور یہ پھر اس پہ تقاضا
کچھ قرض تو بندہ پہ تمہارا نہیں آتا
بیجا ہے دلا اس کے نہ آنے کی شکایت
کیا کرے گا فرمایئے اچھا نہیں آتا
جاتی رہی زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے
افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا
جو کوچہ قاتل میں گیا پھر وہ نہ آیا
کیا جانے مزہ کیا ہے کہ جیتا نہیں آتا
آئے تو کہاں جائے نہ تاجی سے کوئی جائے
جب تک نہیں آتا اُسے غصہ نہیں آتا
قسمت ہی سے لا چار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

www.allurdu.com

۳۷

اُن سے کچھ وصل کا ذکر اب نہیں لانا اچھا
وہ جو کچھ کہویں تو تم بھی کہے جانا اچھا

تم نے دشمن ہے جو اپنا ہمیں جانا اچھا
یارا ناداں سے تو ہے دشمن دانا اچھا

پھولگل میدھی کے لالا کے نہ ہاتھوں میں ملو
خون عاشق نہیں مرقد پہ بہانا اچھا

طائرِ جاں کے سوا کوچہ جاناں کی طرف
نامہ بر کون ہے جو کرے روانا اچھا

طاق ابرو کے تصور میں ولا کھینچ نہ آہ
سمتِ کعبہ پہ نہیں تیر لگانا اچھا

بد گمال دیکھو کچھ اسمیں بھی نہ ڈالیں رخنہ
روزنِ در سے نہیں آنکھ لڑانا اچھا

آتش عشق ہے سینہ میں دبی ۔ دیکھ اے چشم
اب نہیں دامنِ مژگاں کا ہلانا اچھا

بیٹھ رہ کر کے قناعت ۔ کہ بشکل مہ نو
چھوڑے آدھی تو نہیں ساری کو جانا اچھا

مرغِ دل نے نگہ یار سے پوچھا اُڑ کر
پھر بھی کہنا کہ لگاتے ہین نشانہ اچھا

یاں تو دم میں نہین دم ۔ اور وہ لئے تیغ دو دم

www.allurdu.com

کہتے ہیں دیکھو نہیں دم کا چرانا اچھا
طرہ شمشاد دکھاتا ہے تری زلفوں کو
لاؤ آرہ کہ یہی اس کو ہے شانہ اچھا
ساقیا ابر ہے آیا تو بڑھا خم پہ ہات
کہ گھٹا میں نہیں ہمت کا گھٹانا اچھا
جل کے گر قطرہ خو دل کا ہوا اشک آلود
تو نہیں نیچہ مژگاں سے گرانا اچھا
گردشِ عمر میں تسبیح سلمانی کا
آج اک ہاتھ لگا ہے مرے دانا اچھا
سامنے یار کے اے ذوق بہانا آنسو
ہے تو چاہت کے جتانے کو بہانا اچھا

www.allurdu.com

آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا
یہ حسرت پا بوش نکل جائے تو اچھا

جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کوڑ تو بہتر
جودل ہو بے داغ وہ جل جائے تو اچھا

بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا
لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے
لینے کو خبر اس کی اجل جائے تو اچھا

کھینچے دل انساں کو وہ زلف سیہ فام
سانپ اس کو اگر آکے نگل جائے تو اچھا

اے گریہ نہ رکھ میرے تن خشک کو عرق آب
لکڑی کی طرح پانی میں گل جائے تو اچھا

تاثیر محبت تو عجب حب کا عمل ہے
لیکن یہ عمل یار پہ چلا جائے تو اچھا

فرقت سے تری تارِ نفس سینہ میں میرے
کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا

ہاں کچھ تو ہا حاصل ثمر نخل محبت
یہ سینہ پھپولوں سے جو پھل جائے تو اچھا

دل گر کے نظر سے تری اُٹھنے کا نہیں پھر

www.allurdu.com

یہ گرنے سے پہلے ہی سنبھل جائے تو اچھا
وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر
اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا
ڈھل جائے جو دن بھی تو اسی طرح کروں شام
اور پھر کہوں گر آج سے کل جائے تو اچھا
جب کل ہو تو پھر وہ ہی کہوں کل کی طرح سے
گر آج کا دن بھی یونہیں ٹل جائے تو اچھا
القصہ نہیں چاہتا میں جائے وہ یہاں سے
دل میری باتوں میں بہل جائے تو اچھا
ہے قطع رہ عشق میں اے ذوق ادب شرط
یاں شمع نمط سر ہی کے بل جائے تو اچھا

www.allurdu.com

نام منظور رہے تو فیض کے اسباب بنا
پُل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا

واہ ۔ کیا مرہم زخم دل بیتاب بنا
آب سے نشترِ سر تیز کے تیزاب بنا

نہ بجھے اشک کے دریا سے مری سوزش دل
گرچہ دے شعلہ جوالہ کو گرداب بنا

دل بیتاب کو ہم سینہ میں ٹھہرا نہ سکے
شعلہ خور دیکھتے ہی تجھ کو وہ سیماب بنا

پوچھیں گر مجھ سے مئے عشق ہوئی کب سے ہے تلخ
کہوں جس دن سے فلک کاسہ زہراب بنا

چشم مخمور کا ہوں کس کی میں کشتہ یارب
کہ مری خاک سے بھی جام مئے ناب بنا

تیرہ روزی نے مری مہر جہاں تاب کا نور
جب اُرایا تو وہیں کر مک شب تاب بنا

ہائے پچھتاتا ہوں کیوں اس سے کیا میں بگاڑ
کہ جو اب پھرتا ہوں اس طرح سے بیتاب بنا

سرمہ چشم عزیزاں نہ بنا میں اے چرخ
کیا بنا خاک غبارِ دل احباب بنا

آیتِ سجدہ ہے حق میں مرے ہر جو ہر تیغ

www.allurdu.com

ہے خمِ تیغ فقط کیا خمِ محراب بنا
خال عارض ہے جو ہندوے خدا ترس تو کیا
ہم سیہ بختوں کے حق میں تو ہے تضاب بنا
اپنے جلسوں میں جلاتے ہیں مجھے میرے حبیب
میں ہوں اک شمع پے محفل احباب بنا
تو اگر آپ کو دیکھے تو میری آنکھ سے دیکھ
اپنا آئینہ مراد یدہ پر آب بنا
آہ کے ساتھ جو نکلا شررِ آتشِ دِل
چرخ پر جاکے وہ خورشید جہاں تاب بنا
جب کیا عشق کے دریانے تلاطم اے ذوق
تو کہیں موج بنا اور کہیں گرداب بنا

www.allurdu.com

۴۰

میں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا
تم وقت پہ آ پہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا

اب جان پہ آفت ہے جو ہو دوبارہ
اک بار تو غارت دل ودیں ہو ہی چکا تھا

سینہ جو کیا چاک تو واں کچھ بھی نہ پایا
کیا جل کے جگر خاک کہیں ہو ہی چکا تھا

برہم اُسے کیوں تو نے کیا چھیڑ کے پھر زلف
اے دل وہ ابھی چیں بہ جبیں ہو ہو چکا تھا

ہوتا جو نہ پیوند زمیں تیری گلی میں
آسودہ یہ دل زیر زمیں ہو ہی چکا تھا

جو خط می لکھا اُسنے ۔ وہ لکھنے سے بھی پہلے
مکتوب سرِ لوح جبیں ہو ہی چکا تھا

بے بدرقہ مرگ توقف رہا ورنہ
تجھ بن سفرِ جانِ حزیں ہو ہی چکا تھا

کیا ہوتا جو سمجھاتے اُسے جا کے مرے دوست
دشمن کا سخن ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا

کیا دکھتے ہو یوسف کنعان کو جو اپنا
منظورِ نظر ایک حسیں ہو ہی چکا تھا

کیا گرمِ تپش ہوت اتڑپ کر ترے آگے

www.allurdu.com

میں سرد تہ خنجر کیئں ہو ہی چکا تھا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

جان کے دل میں سدا جینے کا ارماں ہی رہا
دل کو بھی دیکھا کئے یہ بھی پریشاں ہی رہا

بعد مردن تھی خیالِ چشم فتاں ہی رہا
سبزہ تربت مراوقف غزالاں ہی رہا

میں ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویاں ہی رہا
خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچا ں ہی رہا

پستہ قندی ہے کام غیر میں وہ لعل لب
پر مرے حق مس تو سنگ زیر پروندا ں ہی رہا

بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اس دہان تنگ کا
ہاتھ اپنا فکر میں زیر زنخداں ہی رہا

جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجزے بھی
جہل سے بو جہل اپنے نامسلماں ہی رہا

حلقہ زنجیر میں بھی دل رہا پادر رکاب
تو سن وحشت ہمارا گرم جولاں ہی رہا

کب لباس دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر
جامہ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا

آدمیت اور شے ہی علم ہے کچھ اور چیز
کتنا طوطے کو پڑھا یا پر وہ حیواں ہی رہا

حلوہ اے قاتل اگر تیرا نہیں حیرت فزا

www.allurdu.com

دیدہ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیراں ہی رہا
حلقۂ گیسو میں دیکھی کس کے رخسارے کی تاب
شب مہ ہال نشیں دردر گریباں ہی رہا
مدتوں دل اور پیکاں دونو سینہ میں رہے
آخرش دل بہ گیا خوں ہو کے پیکاں ہی رہا
سب کو دیکھا اُس سے اور اسکو نہ دیکھا جوں نگاہ
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا
آگے زلفیں دل میں بستی تھیں اور اب آنکھیں نری
ملکِ دل اپنا ہمیشہ کا فرستاں ہی رہا
مجھ میں اس میں ربط ہے گویا برنگ بو و گل
اب نہ کچھ دیں ہی رہا باقی نہ ایماں ہی رہا

www.allurdu.com

کوہ کے چشموں سے اشکوں کو نکلتے دیکھا
اے صنم پر ترا پتھر نہ پگلتے دیکھا

ضعف سے سینہ میں آتا ہے مرادم جس طرح
ریگ کو شیشہ شاعت میں نہ چلتے دیکھا

تھا میں اس باغ میں نخل گل آتشبازی
پھولتے دیکھا مگ رآہ نہ پھلتے دیکھا

اُس رخ و زلف کے آگے نہ ہوا مہ کوفروغ
آگے کالے کے دیا کس نے ہے جلتے دیکھا

اے صبا جنبش سبزہ کے سوا کس کو بھلا
مور چھل گو رغریباں پہ ہے جھلتے دیکھا

جو ھڑھا اورجِ فنا پر وہ گرا سایہ نمط
پاؤں اس کوٹھے پہ ہے سب کا پھسلتے دیکھا

کوئے جاناں میں ہے دل جیسا گیا قابو سے
ہم نے بچے کو بھی ایسا نہ مچلتے دیکھا

زلف کہتی ہے دُر گوش سے دکھلا دے کوئی
گر سر بیضہ سے ناگن کو ہو ٹلتے دیکھا

کج ادائی گئی کب ہم سے تری ابرو کی
شاخ آہو سے ہے خم کس نے نکلتے دیکھا

اشک کو لیتا نہ دامن میں تو کیا کرتا میں ؟

www.allurdu.com

گا ہو ارہ میں میں یہ لڑکا نہ سنبھلتے دیکھا

جا چھپا شرم سے ظلمات میں جو آب حیات
تجھ کو دانتوں پہ مسی ہے کبھی ملتے دیکھا

کوئے جاناں سے ہم اور خلد سے آدم نکلے
اُن کو دیکھا نہیں پر ہم کو نکلتے دیکھا

خانہ دل کے سو آتش غم سے اے ذوق
سامنے آنکھوں کے گھر کس نے ہے جلتے دیکھا

www.Iqbalcyberlibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

تجھ کو یوسف سے کیا حسن میں برتر پیدا
گر کیا اس کو پیمبر تجھے کافر پیدا

ہو جہاں کشتہ مژگاں کا تمہارے مدفن
عوض سبزہ ہووہاں خاک سے نشتر پیدا

عجزی سے رہے آئے نہ ہوا میں کمزور
موت ہے چیونٹی کی ہوویں اگر پر پیدا

قصور پرواز کرے کیوں نہ مرا طائر روح
تیرے خنجر سے جو پہلو میں و نشتر پیدا

خط ترے شعلہ رخسار پہ ہے معجز حسن
ورنہ ہو سبزہ بھلا آگ پہ کیونکر پیدا

خاک دل سوختہ یک مشت ہو گر صرف چمن
ہوویں غنچوں کی جگہ باغ میں اخگر پیدا

رُخِ روشن پہ عیاں ہیں جو عرق کے قطرے
کیا تماشا ہے کہ دن کو ہوئے اختر پیدا

دُرفشان وقت سخن ہیں لب رنگیں تیرے
ہوتے گوریا ہیں یہاں لعل سے گوہر پیدا

اشک گرم ایک بھی دریا میں جو ٹپکے میرا
جاے ماہی ہو تہ آب سمندر پیدا

آسماں سخت مزاجوں کو ہنر دیتا ہے

www.allurdu.com

دیکھ لو ہوتے ہیں فولاد میں جو ہر پیدا
سر کٹانے میں مزہ وہ ہے کہ جی چاہتا ہے

سر ہر موئے بدن ہووے جد سر پیدا
بے مکیں ہوتی نہیں زیب مکاں کی اے ذوق
کانہ دل ہے تو کر لو رخ دلبر پیدا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

وہ کون ہے جو مجھ پہ تاشف نہیں کرتا
پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا

کیا قہر ے ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں اُن کے
اور دم مرا جانے میں تو قف نہیں کرتا

تا صاف کرے دل نہ مئے صاف سے صوفی
کچھ سود صفا علم تصوف نہیں کرتا

دل فقر کی دولت سے مرا اتناغنی ہے
دُنیا کے زرو مال پہ میں تف نہیں کرتا

پڑھتا نہیں خط غیر مراداں کسی عنواں
جب تک کہ عبارت میں سورہ یوسف نہیں کرتا

کچھ اورگماں گزرے نہ دل میں ترے کافر
یاد اس لئے میں سورہ یوسف نہیں کرتا

اے ذوق تکلف میں تکلیف سراسر
آرام سے وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا

www.allurdu.com

۴۵

لکھئے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا

بیمار تر اصورت تصویر نہالی
کیا اُٹھے سرِ بستر غم اُٹھ نہیں سکتا

آتی ہے صدائے جرس ناقہ لیلےٰ
صد حیف کہ مجنوں کا قدم اُٹھ نہیں سکتا

جوں دانہ روئیدہ تہ سنگ ہمارا
سرزیر گراں بار الم اٹھ نہیں سکتا

ہر داغ معاصی مرا اس دامن تر سے
جوں حرف سرکا غذِ نم اُٹھ نہیں سکتا

پردہ در کعبہ سے اُٹھانا تو ہے آساں
پر پردہ رُخسارِ صنم اُٹھ نہیں سکتا

کیوں اتنا گراں بار ہے جو زاد سفر بھی
اے راہ ردِ ملک عدم اُٹھ نہیں سکتا

دنیا کا زر ومال کیا جمع تو کیا ذوق
کچھ فائدہ بے دست کرم اُٹھ نہیں سکتا

www.allurdu.com

اسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا
اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
جس انساں کو سگ دنیا نہ پایا
فرشتہ اُس کا ہمپایا نہ پایا
مقدر ہے یہ گر سودہ زیاں سے
تو ہم نے یاں نہ کچھ کھویا نہ پایا
لحد میں بھی ترے مضطر نے آرام
خدا جانے کہ پایا نہ پایا
کیا تھا یہ نہ تھا سب ہم پہ گذرا
فلک تو نے کیا اپنا نہ پایا
سراغ عمر رفتہ ہاتھ کیا آئے
کہیں جس کا نشان پا نہ پایا
رہِ گم گشتگی میں ہم نے اپنا
غبارِ راہ بھی عنقارہ نہ پایا
رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا
تہ خنجر ترے بسمل نے ہے ہے
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا
ترے مجنوں کی تربت پر جنوں نے

www.allurdu.com

بگولے کے سوا سایہ نہ پایا
فلک کے گنبد بے در سے ہم تو
نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا
جہاں کے گنبد بے در سے ہم تو
کہیں ہم نے تجھے تنہا نہ پایا
چراغ داغ لے کر دل میں ڈھونڈا
اثر پر صبر و طاقت کا نہ پایا
وہ ازخود رفتہ ہون جسکو خودیے
خدا ئی میں اگر ڈھونڈ ا نہ پایا
یہی ہر دم ہے زخم دل کو رونا
ذہن پایا لب گویا نہ پایا
کبھی تواور کبھی تیرا رہا غم
غرض خالی خل شیدا نہ پایا
سوا تیرے خط مشکیں کے کوئی
مجرب نسخہ سودا نہ پایا
وہ بولے دیکھ کر تصویر یوسف
سُنا جیس اُسے ویسا نہ پایا
نا مارا تونے پورا ہاتھ قاتل
ستم میں بھی تجھے پورا نہ پایا
مرے طالع کی وہ گردش ہے جس سے
فلک نے بھی قرار اصلانہ پایا

www.allurdu.com

نظیر اسکا کہاں عالم میں اے ذوق
کہیں ایسا نہ پائے گا نہ پایا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۴۷

نیچہ یار نے جس وقت بغل میں مارا
جو چڑھا منہ اُسے میدان اجل میں مارا

اس نے جب مال بہت ردو بدل میں مارا
ہم نے دل اپنا اُٹھا اپنی بغل میں بار ا

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈ ہے دل کا
کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا

عشق کے ہاتھ سے نے قیسن بچانے ذہاد
اس کو گردشت میں تو اس کو جبل میں مارا

دل کو اس کا کل پیچاں سے نہ بل کرنا تھا
یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا

کھینچ کر عشق جفاپیشہ نے شمشیر جفا
پہلے اک ہاتھ مجھی پر تھا ازل میں مارا

چرخِ بد میں کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار
تیر نالے نے مرے چشم زحل میں مارا

ہم نے جانا تھا جبھی عشق نے مارا اسکو
تیشہ فرہاد نے جس وقت جبل میں مارا

اس لب و چشم پہ زندگی و موت اپنی
کہ کبھی دم میں جلا یا کبھی پل میں مارا

کون سنتا ہے تری زلف میں دل کی فریاد

www.allurdu.com

کہ مسلماں کو ہے کافر کے عمل میں مارا

عرس کی شب بھی مری گور پہ پھول نہ لائے

پتھر اک گنبد تربت کے کنول میں مارا

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب

ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو خود ہی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مار افسس اتارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہاؤ شیر نر مارا تو کیا مارا
نہ مار آپ کو جو خاک ہوا اکسیر بن جاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا
خطا تو دلکی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے
تری زلفوں نے مشکیں باندھکر مارا تو کیا مارا
نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے
اِلٰہی پھر جو دل پر تاک کر مار تو کیا مارا
ہنسی کی ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا
کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا
مرے آنسو ہمیشہ ہیں برنگ لعل غرق خوں
جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا
جگر زخمی ہے اور دل لوٹتا ہے تم نے کیا جانے
ادھر مارا تو کیا مارا اُدھر مارا تو کیا مارا
دل سنگین خسرو پر بھی ضرب اے کوہکن پہنچے

www.allurdu.com

اگر تیشہ کہسار پر مارا تو کیا مارا
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کی نہ کرنے میں
فلک پر ذوق تیرہ آہ گر مار تو کیا مار ا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

میں کہاں سگ دریا سے ٹل جاؤں گا
کیا وہ پتھر ہے پھسلنا کہ پھسل جاؤنگا

نالہ کہتا ہے کہ تاچرخ زح جاؤنگا
بلکہ میں توڑ کے اس کو بھی نکل جاؤنگا

آج اگر راہ پاؤں گا تو کل جاؤنگا
کوچہ یار میں پر سر ہی کے بل جاؤنگا

دل سے کہتا ہوں کہ تو ساتھ نہ لیجا مجھ کو
جاکے میں واں تیرے قابو سے نکل جاؤنگا

مدرسہ میں بھی اگر جاؤنگا تو جائے کتاب
شیشہ بادہ لئے زیر بغل جاؤنگا

دیکھ کر کوئے صنم کہتا ہے یہ پاس ادب
ہوں جو خورشید تو یاں سر ہی کے بلجاؤنگا

دل کہ کہتا ہے مجھے روز ن سینہ سے نکال
ورنہ خوں ہوکے میں آنکھوں سے نکل جاؤنگا

سر دمہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
نخل سر مازدہ کی طرح سے جل جاؤنگا

عقل سے کہہ دو کہ لائے نہ یہاں اپنی کتاب
میں ہوں دیوانہ ابھی گھر سے نکل جاؤنگا

اے صنم در پہ نہیں دیر میں جا بیٹھوں گا

www.allurdu.com

کچھ میں بچہ تو نہیں ہوں کہ مچل جاؤنگا
قیس و فرہاد کو بتلا ؤنگا کچھ عشق کی راہ
اب کے میں گر طرف دشت و جبل جاؤنگا
گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی شوق
کچھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جل جاؤنگا
کہتا پیر اہن گل ہے یہ نزاکت سے نسیم
ہاتھ مجھ پر نہ لگانا کہ نکل جاؤنگا
میں وہ مشتاق شہادت ہوں کہ سر دینے کو
پائے کو باں تہ شمشیر اجل جاؤنگا
جنبش برگ صفت باغ جہاں میں اے ذوق
کچھ نہ ہاتھ آئیگا تو ہاتھ تو مل جاؤنگا

www.allurdu.com

۵۰

نالہ ا شور سے کیوں میرا دہائی دیتا
اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

دے دعاو ادئے پر خار جنوں کو ہر گام
داد یہ تیری ہے اے آبلہ پائی دیتا

لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر
ایک تیرا نہ مجھے دردِ جدائی دیتا

پنجہ مہر کو بھی خون شفق میں ہر صبح
غوطے کیا کیا ہے ترا دست حنائی دیتا

روش اشک گرا دینگے نظر سے اک دن
ہے ان آنکھوں سے یہی مجھ کو دکھائی دیتا

میں ہوں وہ صید کہ پھر دام میں پھنستا جاکر
گر تفس سے مجھے صیاد رہائی دیتا

کون گھر آئینہ کے آتا اگر وہ دل میں
خاکساری سے نہ جاروب صفائی دیتا

ساغر نے بھی ترے کشتہ انداز کو یار
بوسہ لب نہیں بے چشم نمائی دیتا

منہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے

www.allurdu.com

گر انہیں آ کے خدا ساری خدائی دیتا
دیکھ گر دیکھنا ہے ذوق کہ وہ پردہ نشیں
دیدہ روزن دل سے ہے دکھائی دیتا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵۱

خطر ہے خوں سے دل پائمال کے کیسا
بچا ہے دیکھنا دامن سنبھال کے کیسا

بغل سے لے گئے دل کو نکال کر وہ صریح
جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا

کسی کے زخمہ ہے جو گی جو چشم ہندو زاد
تو اس کو گھیرے ہیں مژگان بال کی کیسا

نمود خال کی دیکھو تو زیر ابروئے یار
ستارہ نکلا ہے نیچے ہلال کے کیسا

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل
اُٹھا ہے قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا

شب فراق میں اس مہ جبیں کے انجم چرخ
مجھے ڈراتے ہیں آنکھیں نکال کے کیسا

www.allurdu.com

۵۲

مرے سینہ سے تیرا تیر جب اے جنگجو نکلا
دہان زخم سے خوں ہو کے حرف آرزو نکلا

مرا گھر تیر منزل گاہ ہوا ایسے کہاں طالع
خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہ رو نکلا

پھرا گر آسماں تو شوق میں تیرے ہے سرگرداں
اگر خورشید نکلا تیر اگر جستجو نکلا

مئے عشرت کا تھا خمخانہ افلاک پر دھوکا
کہ تھا لبریز غم اس غمکدہ سے جو شبو نکلا

ترے آتے ہی آتے کام آخر ہو گیا میرا
رہ حسرت کہ دم میرا نہ تیرے روبرو نکلا

کہیں تجھ کو نہ پایا گرچہ ہم نے اک جہان ڈھونڈا
پھر آخر دل میں دیکھا بغل ہی میں سے تو نکلا

خجل اپنے گناہوں سے ہوں میں یہاں تک کہ جب رویا
تو جو آنسو مری آنکھوں سے نکلا سرفرو نکلا

گھسے سب ناخن تدبیر اور ٹوٹا سرِ سوزن
مگر تھا دل میں جو کانٹا نہ وہ ہرگز کبھو نکلا

اُسے عیار پایا یار سمجھے ذوق ہم جس کو
جسے یاں دوست اپنا ہم نے جانا وہ عدو نکلا

www.allurdu.com

۵۳

جب نیم جاں ہوں کہ چہ قاتل میں لوٹتا
قاتل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹتا

لیلیٰ کے شوق وصل میں مجنوں کو دیکھنا
کیا کیا ہے راہِ ناقہ محمل میں لوٹتا

غیروں سے دیکھ دیکھ تیری گرمجوشیاں
میں آگ پر ہوں رشک سے محفل میں لوٹتا

دی لب نے تیرے خنچہ کو اکسیر مسکرات
گل ہو کے ہے جو پائے عنادل میں لوٹتا

کعبہ کا رخ ہے اور ترے در دفراق سے
میں اے صنم ہوں پہلی منزل میں لوٹتا

دل کا سا ہوتا گر دُرِغلطاں کو اضطراب
پھر تا تمام دامن ساحل میں لوٹتا

سودائیوں کے دل پہ تری یاد زلف میں
اک سانپ سا ہے قید سلاسل میں لوٹتا

کس کس مزے سے لوٹتے ہیں میکدہ میں مست
ہے ایک کے جو ایک مقبل میں لوٹتا

بے آب تیغ ماہی بے آب کی طرح
اے ذوق دل ہے سینہ بسمل میں لوٹتا

www.allurdu.com

۵۴

نالہ جب دل سے چلا سینہ میں پھوڑا اٹکا
چلتی گاڑی میں دیا عشق نے ڑوڑا اٹکا

جل آ وعدہ دیدار پہ اے وعدہ خلاف
کبتک اٹکا ہر ہے دم آنکھوں میں تھوڑا اٹکا

تو سن عمر رواں ہر نفس اڑتا ہی رہا
کبھی میدان فنا میں نہ یہ گھوڑا اٹکا

بھاگا مجنوں مری وحشت سے بگولے کی طرح
سامنے میرے ذرا بھی نہ بھگوڑا اٹکا

لے گئے مر کے بھی اے ذوق رکاوٹ دل میں
ہاتھ تلوار کا جو یار نے چھوڑا اٹکا

www.allurdu.com

۵۵

نیچہ جب مول وہ بانکا جواں لینے لگا
موت کے جی مزے یہ نیم جاں لینے لگا

تیر چنکی میں لیا اسنے پئے جان عدو
رشک میرے دلمیں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا

نام میرا سن کے مجنوں کو جنبھائی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

مجھ کو ہر شب ہجر کی ہونے لگی جوں روز خشر
مجھ سے کہ کس دن کے بدلے آسمان لینے لگا

ہے جو غنچوں کا چٹکنا انگلیوں کی سی چٹک
یہ بلائیں کس کی باغ اے باغباں لینے لگا

جس نے کی اس میکدہ میں بعیت دست سبو
وہ قدم تیرے بس اے پیر مغاں لینے لگا

لے کے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنے بہار
اپنے بوسے آپ وہ غنچہ وہاں لینے لگا

آکے دل پر جب کبھی کرنے لگے تیغ نگاہ
چشم کی گردش سے دوہ کازِفساں لینے لگا

ذوق حسن و عشق روشن ہو گیا سب بزم پر
شمع کی گلگیر جو منہ میں زاں لینے لگا

موت اسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گوڑ

www.allurdu.com

یوں ترا بیمار غم جو ہچکیاں لینے لگا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

نالہ ہے اُن سے بیاں درد جدائی کرتا
کام قاصد کا ہے یہ تیر ہوائی کرتا

پنجہ شانہ کو دیت اہے فلک کب ناخن
جانتا ہے کہ یہ ہے عقدہ کشائی کرتا

دیکھتا اس بت مغرور کا گرجاہ و جلا ل
کبھی فرعون نہ دعوائے خدائی کرتا

خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن
روشنی دیکھتا گردل کی صفائی کرتا

نہیں گوش شنوا باغ جہاں میں غافل
ورنہ ہر بر ہے یاں نغمہ سرائی کرتا

بند آنکھیں کئے جاتا ہے کدھر تو کہ تجھے
ہے را نقش قدم چشم نمائی کرتا

سوز دل کون بجھائے کہ نہیں چشم میں اشک
پر ہے کچھ خون جگر کا روائی کرتا

ذوق اس پائے نگاریں کا جو ہے وصف نگا ر
اشک خونی سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا

www.allurdu.com

۵۷

شکر پردہ ہی میں اس بُت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

تھا نہ پامال رہ عشق کی تربت کا نشاں
بارے تعویز تو نقشِ کفِ پا نے رکھا

تلخکامی کر رہا بعد بھی یہ اثر
استخواں کو مرے منہ پر نہ ہما نے رکھا

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵۷

آشیاں باغ میں ڈھونڈا جو قفس سے جا کر
ایک تنکا بھی نہ تھا باد صبا نے رکھا

دل جو دیوانہ نہ تھا میرا تو پھر کیوں اس کو
پا بز نجیر تری زلف دوتا نے رکھا

آنکھیں دیدار طلب گور سے آئی ہیں
دستہ نرگس کا نہیں میرے سر ہانے رکھا

پئے ناواقف رہ پہلے ہے رہبر موجود
گور سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا

ناتواں ہیں نہ تن زار مرا دیکھ سکا
خوب دھوکے میں اُسے تار قبا نے رکھا

نہ رکھی خوبی و زشتی سے غرض آئینہ وار
گھر میں مہمان جسے اہل صفا نے رکھا

کیا تماشا ہے کہ دیوانہ بنا کر اپنا
نام مجنوں مرا اس ہوش ربا نے رکھا

شربت مرگ سے محروم نہ رہتا کبھی
خضر لیک ناکام اُسے آب بقا نے رکھا

بے نشاں پہلے فنا سے ہو جو ہو تجھ کو بقا
ورنہ ہے کس کا نشاں ذوق فنا نے رکھا

www.allurdu.com

۵۸

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹا
وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا

نہ کیوں تیرے دانتوں سے جھوٹا ہو موتی
کہ دعویٰ کیا تھا صفائی کا جھوٹا

ہوا بخت دامن سے جب اُن کے سچا
ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا

بناتا ہے آئین الفت میں تجھ کو
یہ شیوہ تری بیوفائی کا جھوٹا

ترا قول ہاتھوں میں چمکا رہا ہے
نگیں خاتم دلربا کا جھوٹا

اُڑا کر کیا رنگ الفت کا رُخ نے
یہ ساغر مئے کہربائی کا جھوٹا

مزے لیکے پیوے اگر موت پاوے
یہ پانی مریض جدائی کا جھوٹا

مجھے نعمت خلد ہووے جو پاؤں
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

گئے طاق ابرو میں تھے حضرتِ دل
نہیں ہے ولے آشنائی کا جھوٹا

نہ ہوا آب شہادت سے گلوتر نہ ہوا

www.allurdu.com

مستعد جب وہ ہوا ہائے تو خنجر نہ ہوا
جل کے میں خاک ہوا تو بھی رہا دل مضطر

یہ وہ سیماں ہے کشتہ نہ ہوا پر نہ ہوا
بے چراغ اسکو نہ رکھ داغِ الم سے اے عشق

خانہ دل کوئی ویرانہ ہوا گھ رنہ ہو ا
کب صبا آئی ترے کوچہ سے اے یار کہ میں

جوں حباب لب جو مامہ سے باہر نہ ہوا
خون رگہائے گلولاشہ بے سرحد

آکے کب جوش پہ فوارہ سے ہمسر نہ ہوا
عشق یہ معجز ہ کیسا ہے کہ اس کشتہ کے

موئے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سر نہ ہوا
ذوق بیمار محبت ہے خدا خیر کرے

کہ یہ آزار ہوا جس کو وہ جاں بر نہ ہو ا

www.allurdu.com

طلسم طرفہ تر آنسو نے میرے مرد ماں باندھا
کہ ہے اک اک گرہ میں حاصل بحر و کان باندھا

ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا
عجب تقدیر نے عقدہ وہاں کھولا یہاں باندھا

یہ بہتاں کس نے افشائے محبت کا یہاں باندھا
جو بعد از مرگ تو نے منہ کو میرے بدگماں باندھا

ہوئی تشہیر نعش اس ناتواں کی جب تو پاؤں میں
کوئی تار نگاہ مور جائے ریسماں باندھا

کیا مجنوں مجھے آشفتگی زلف نے کس کی
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیاں باندھا

ترا ہنسنا جو یاد آیا برنگ قہقہ مینا
تو میں نے تار اک رونے کا لے لے ہچکیاں باندھا

تڑپ کر دامن زیں کو نہ آلودہ کرے خوں سے
بھلا فتراک سے کیوں تو نے صیدِ نیمجاں باندھا

نہ جھاڑا غیر کو تو نے کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا
مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تو نے بد زباں باندھا

وہ ہوں ناکام سمجھانا مرادی جو مراد اپنی
مرے مرقد پہ چلّہ دشمنوں نے دوستاں باندھا

www.allurdu.com

اُڑادیں گے دھوئیں اک آن میں اس چرخ گرداں کے
اگر چکر دھوئیں نے دل کے زیر آسمان باندھا

فلک و راستہ پھرنے دے ہے کوئی پرخروشوں کو
گیا ہی آخرش زنجیر سے پیل دماں باندھا

بلا ہوں مضطرب میں بھی کہ مجھ سے برق نے دب کر
حصار اک گود اپنے شعلہ جوالہ ساں باندھا

مرا دل آگے ہی سینہ میں اک پھوڑا سا پکتا ہے
خیال خط سبز یار نے کیوں برگ پاں ناندھا

دل مجروح پر میرے نہ سمجھو داغ حسرت کا
پر طاؤس اس زخمی نے ہے اے دوستاں باندھا

کہاں دل بھاگ کر جاوے کہ تیرے نخل قامت سے
عجب اک گرد نامہ خط نے اے سرو رواں باندھا

تپ سوزِ محبت کے لئے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈہ نیلگوں گردن پہ کویں اے تفتہ جاں باندھا

سمجھ کر موجِ دریائے فنا کو خنجر بُراں
کفن مثلِ حباب اے ذوق ہم نے سر سے یاں باندھا

www.allurdu.com

نشہ دولت کا بداطوار آن چڑھا
سر پہ شیطان کے یں اور بھی شیطاں چڑھا

عشق کے ڈھب پہ نہ کوئی بحر انسان چڑھا
اسکے قابو پہ چڑھا تو یہ نادان چڑھا

توسن وحشت اگر اپنی زمیں چڑھ جائے
ابھی فلاک کو دیں خاک بیابان چڑھا

دل نے کب دیکھا نہ نوکر جو برو کانز
لے کے شمشیر ہے سینہ پہ مرے آن چڑھا

دیکھنا ملت و دیں دونو ہیں برباد کہ آج
باد کے گھوڑے پہ وہ دشمن ایمان چڑھا

مصحف رُخ پہ ترے رنگ سنہر ا تیرا
واہ کیا خوب ہے سونا سر قرآن چڑھا

آنکھ تولڑ گئی پر کوئی بھی اس دل کے سوا
فوج مژگان کے نہ منہ پر سر میدان چڑھا

بوا لہوش جاتے ہین گر دام میں آہو کی طرح
چلّہ ابرو کی کماں پر ترے قربان چڑھا

نگہ یار کو دے سونپ متاع دل و جاں
دھیان پر میرا نہ مطلب کسی عنوان چڑھا

سنگ سرمہ میں سیہ تاب تھی وہ رتیغ نگاہ

www.allurdu.com

گردش چشم نے پر دی ہے غضب سان چڑھا
کشتہ دست حنا بستہ ہون ان ہاتھوں سے
کبھی دو پھول تو لا ک تو مری جان چڑھا
اشک آئے نہیں مژگاں پہ کہ یاروں نے ابھی
پانی سو نیزہ دیا باندھ کے طوفان چڑھا
حضرتِ عشق کی درگاہیں آکر اے ذوق
دل و دیں دیتے ہیں سب گبرو مسلمان چڑھا

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن سال

www.allurdu.com

ردیف ب

ا

دل عبادے سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب

حشر تک دلمیں رہے اس سرو قامت کی طلب
یہ طلب ہے اپنی یارب کس قیامت کی طلب

دل سلگ جائے نہ جبتک اور بھڑک جائے نہ جاں
کم نہ قلیاں کش سوز محبت کی طلب

واسطے نظارہ قاتل کے فرصت چاہیے
اور یہاں فرصت کہاں جو کیجئے فرصت کی طلب

ہو مبارک خضر کو سر چشمہ آب بقا
ہے ہمیں آب دم تیغ شہادت کی طلب

دور رہ اور دیر مت رہ سامنے مثل ہلال
شہر میں تجھ کو اگر ہے اپنی شہرت کی طلب

بڑھ گئی ہے عشق میں حرص اس قدر اپنی کہ ہے
غم پہ غم کی آرزو حسرت پہ حسرت کی طلب

جو حلاوت زندگی کی چاہتا ہے چرخ سے
کاسہ زہراب سے کرتا ہے شربت کی طلب

ہو کے دل غمزہ کا بسمل ناز پر دیتا ہے دم
کرتا ہے آفت طلب آفت پہ آفت کی طلب

www.allurdu.com

یاد ہیں صلب شکم کی پہلی دونو منزلیں
یاں کہاں وسعت کہ تو کرتا ہے راحت کی طلب
گر گلستانِ جہاں میں تنگ ہے تو غنچہ وار
کر کشادِ دل سے اپنے ذوق کی طلب

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲

پی بی جا ذوق نہ کر پیش و پس جام شراب
لب پہ توبہ ترے دل میں ہوس جام شراب

لب تک اس کے جو ہوئی دوست رسِ جام شراب
بن گیا خال لب اس کا مگس جام شراب

جھپکا مستی میں وہ صاحب ہوس جام شراب
عکس خال اپنا جو سمجھا مگس جام شراب

دل جو ہے جام شراب ہوس جام شراب
اس میں ہے خال سوید امگس جام شراب

ساغر دل کو جو ہو دسترس جام شراب
دستِ ساقی میں ہو وقت ہوس جام شراب

باز گشت اپنی ہے یوں جانب قسام ازل
جیسے ساقی کی طرف باز پس جام شراب

دستِ بد مست سے کی ٹوٹ کے فریاد بہت
نہ ہو ا ہوئی بھی فریاد رس جام شراب

جوش مستی ہے عجب قافلہ جس میں کہ نہیں
بے شکست ایک صدائے جرس جام شراب

محتسب شعدا آواز سے جل جائے گا
ٹوٹا گراک دل آتش نفس جام شراب

رات میخانہ میں ساقی جو نشے میں بہکا

www.allurdu.com

خس شیشہ کو لگا کہنے خسِ جام شراب
مرغ دل نرگس میگوں کی ہے مژگاں میں اسیر
تازہ مضمون ہے جو باندھوں قفس جام شراب
دل شکستہ ہون وہ میں ٹوٹ کے ہو سو ٹکڑے
نام لکھ دے جو کوئی میرا پس جام شراب
ساقی اس دور میں کب آنکھ چرا سکتا ہے
رات بھر گشت کرے ہے عسس جام شراب
نوشدار و سے بھی بہتر ہے دم رنج خمار
سا قیا شربتِ فریاد رس جام شراب
ابلق چشم سیہ مست کو تیرے دیکھا
ورنہ ابتک نہ سُنا تھا فرس جام شراب
سمجھے میخانہ کی عظمت تو نہ بیٹھے ہر گز
سر جمشید پہ اُڑ کر مگس جام شراب
نخل مینا سے خدا جانے کہ ساقی کس کو
پہلے پہلے ثمر پیش رس جام شراب
بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا
عکس مژگاں ترا میکش ہے خسِ جام شراب
مجھ کو اس بوسہ دنداں نے پس از بوسہ لب
دیئے نقلِ نمکین چند پس جام شراب
ذوق جلدی مئے گلرنگ سے بھر ساغر مُل
لب نازک کو ہے اس کے ہوس جام شراب

www.allurdu.com

۳

ہو ہجر مدتوں جو ہو وصل ایک دم نصیب
کم ہو گا کوئی ہم سا بھی الفت میں کم نصیب

ہوں میری خاک کو جو تمہارے قدم نصیب
کھایا کریں نصیب کی میرے قسم نصیب

ماہی ہو یا کہ ماہ وہ دے ایک یا ہزار
بے داغ ہو نہ دست فلک سے دم نصیب

غافل جو دم کی آمد و شد سے نہ ہووے تو
جس کو کہ غم پہ غم ہے الم پر الم نصیب

سو بار جوں قلم وہ زباں شمع کی قلم
اک حرف ہو نہ مثل زبان قلم نصیب

مجنوں سیاہ خیمہ لیلےٰ کے گرد پھر
اے خوش نصیب تجھ کو یہ طوف حرم نصیب

دے جس کو اپنے ہاتھ سے تو ایک جامِ مئے
ساقی دیے خدا نے ہوا اُسے مثل جم نصیب

ایماں ہے تیرا شوق تھا جس کو یہ نہ ہو
دیدار اُسے خدا کا نہ ہو اے صنم نصیب

جاتے ہیں کوئے یار کو جو اس میں ہو سو ہو
اے ذوق آزماتے ہیں آج اپنے ہم نصیب

ردیف ت

ا

مجنوں نے دی لگا جو سرِ خار زار پشت
پشت اب ہجوم خار سے ہے پشت خار پشت

حوروں کے گر ہو پنجہ مژگاں سے خار پشت
کھجلائے وہ پری نہ کبھی زینہار پشت

ماہی سے تابماہ ہیں دست فلک سے داغ
واں داغدار سینہ ہے یاں داغدار پشت

پیدا فلک سے ایک نہ ہو تجھ سا ماہوش
نہ پشت تک تو کیا کہ نہ تانہ ہزار پشت

بارِ زمانہ پشت پہ لے کر شتر کی طرح
سیدھی نہ کی فلک نے کبھی ایک بار پشت

ہو جاتی ہے زیادہ گر انباری گناہ
پیری میں ہو خمیدہ نہ کیون زیر بار پشت

سینہ سپر جو منہ پہ ہیں تیغ نگاہ کے
دکھلاتے وہ کبھی رانیں آئینہ دار پشت

دُر ہے کہی کہ ایسا نہ ہو بعد مرگ بھی
لگنے نہ دے زمیں سے دل بیقرار پشت

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہ دوپشت چار پشت

www.allurdu.com

۲

معلوم جو ہوتا ہمیں انجام محبت
لیتے نہ کبھی بھول کے ہم نام محبت

ہیں داغ محبت درم و دام محبت
مژدہ تجھے اے خواہش انعام محبت

ہر روز اُڑ ادیتا ہ وہ کر کے تصدق
دو چار اسیر قفس و دام محبت

مانند کباب آگ پہ کرتے ہیں ہمیشہ
دلسوز ترے بستر آرام محبت

کسہ میں فلک کے رہے اک بوند نہ زہر آب
دھر کھینچے اگر تشنہ لب جام محبت

خاکستر پر وانہ دکھادوں میں اُڑا کر
پوچھے کوئی مجھ سے اگر انجام محبت

شوق حرم کو شہ قاتل میں کفن کو
ہم جانتے ہیں جامہ احرام محبت

کی جس سے وہ و رسم محبت اُسے مارا
پیغام قضا ہے ترا پیغام محبت

نے زہد سے ہے کام نہ زاہد سے کہ ہم ت تو
ہیں بادہ کشِ عشق و مے آشام محبت

ایمان کو گرو رکھ کے اگر کفر کو لے مول

www.allurdu.com

کافر نہ لوہ گر دیدہ اسلام محبت
کہتی تھی وفا نوحہ کناں نعش پہ میری
سونپا کے تو نے مجھے ناکام محبت
معراج سمجھ ذوق تو قاتل کی سناں کو
چڑھ سر کی بل اس زینہ سے تابام محبت

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ردیف ج

۱

ہے وہ آزار محبت سے دل زار کو رنج
جس سے خود رنج کو آزار ہے آزار کو رنج

دیدہ آبلہ پا کا یہی ہے رونا
کہ نہ پہنچا ہو کہیں مجھ سے کسی خار کو رنج

جا بجا کوہ کے چشموں سے رواں ہیں آنسو
ہے جو نامئی فرہاد کا کہسار کو رنج

کبھی کرتی ہے قدم رنجہ جو گلشن سے صبا
اور ہوتا ہے سوا مرغ گرفتار کو رنج

شربتِ خضر بھی دے ہے روشن تلخی مرگ
تیری اس زہر بھی آنکھ کی بیمار کو رنج

راحت و رنج زمانہ میں ہیں دونو لیکن
یاں اگر ایک کو راحت ہے تو ہے چار کو رنج

سخت جانی سے ہوں لاچار وگرنہ مجھ سے
نہ تو خنجر کو آزار نہ تلوار کو رنج

سُن کے فریاد قفس میں مری خوش ہوں سدرد
یہ پوچھیں کہ ہے کیا مرغ گرفتار کو رنج

ہوش کو بیچ کے لے داروئے بیہوشی تو
ذوق بیہوش کو آرام ہے ہشیار کو رنج

www.allurdu.com

ردیف چ

۱

اُس پری کو تو نہ لے حیف اے دل بیتاب کھینچ
اور لیوے آدمی کو چاہ میں سیماب کھینچ

یوں گلوئے تشنہ میں وہ آب خنجر ہو فرو
جیسے تفسیدہ زمیں لے ایک دم میں آب کھینچ

وہ مثل ہے ناویہ کس نے ڈبوئی ؟ خضر نے
لے گیا خطِ ذقن دل کو سوئے گرداب کھینچ

عاشقِ رسوا کے خط میں کیا تکلیف چاہیئے
چار حرف اک پرچہ پر دو یُونہیں بے القاب کھینچ

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

ردیف ح

ا

فرقت کی رات جی چکے ہم تاز مانِ صبح
ہوگی اذانِ گور ہماری اذان صبح

پُر نور ہے ترا رُخ سیمیں بسانِ صبح
آنکھیں ہیں تیری مست صبوحی کشانِ صبح

تار شعاع مہر بھی رنگ شفق میں روز
ماتم میں ہیں مرے مژۂ خوں چکانِ صبح

اب میکدہ میں شام کو ناقوس پھونکئے
مسجد میں مدتوں رہے تسبیح خوان صبح

پیسے یہ دانت رات نے مجھ پر گھس گئے
انجم کے نتنے دانت تھے زیب دہان صبح

ریشِ سفید شیخ میں ہے ظلمتِ قریب
اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

گم کردہ رہ ازل سے بھٹکتے ہیں رات دن
یہ میرے نالہ شب و آہ و فغان صبح

یوں پہنچے اس زل فمیں عارض سے جان و دل
منزل پہ پہنچیں راتکو جوں رہر وانِ صبح

اے ذوق کچھ نہ پایا شب وصل کا مزہ
یا آج صبح ہم نہیں یا طائرانِ صبح

www.allurdu.com

۲

ٹھہری ہے اُن کے آنے کی اب کل پہ جا صلاح
اے جان برلب آمدہ تیری ہے کیا صلاح

منظور چشم یار ہے سب عین مصلحت
پوچھے بلا کشوں کی کسی سے بلا صلاح

سیدھے ہی جائیں گے کعبہ کو بیت الصنم سے ہم
گر پھیر دے نہ وہ صنم کج ادا صلاح

اس چشم مست کے ہیں خراباتیوں میں ہم
تقویٰ کجاؤ زہد کجاؤ کجا صلاح

کیا جان میری جان کے درپے ہو سکے
غمزہ سے تیرے پوچھے نہ جبتک قضا صلاح

اس بد معاملہ سے بھلا کیا معاملہ
کس بد صلاح نے تجھے دی یہ دلا صلاح

رہتا ہے اپنا عشق میں یوں دل سے مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح

زاہد یہ کیا کہا کہ نہ مل ان بُتوں سے تو
دیتا ہے ایسی کوئی بھی مردِ خدا صلاح

کرتی خراب سی کو ہے تیری نگاہِ مست
جس کو کہ دیکھتی ہے نکوکا روبا صلاح

یا رب ہو دل کی خیر کہ کچھ کر رہے ہیں آج

www.allurdu.com

چشم و نگاہ مشورہ ۔ نازو ادا اصلاح

قلابے آسمان و زمیں کے ملا نہ تو

اس مہر وش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

یہ ہی مرا رفیق ہے ۔ یہ ہی مرا شفیق

لوں کس سے واں کے جانے کی دل کی سوا صلاح

اے ذوق جانہ ہوش و خرد کی صلاح پر

جو عشق دے صلاح ۔ وہی ہے بجا صلاح

www.Iqbalcyberlibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ردیف د

۱

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینہ میں ہو گی سانس اڑی د و گھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا رو کا ہم نے گر یہ کو اپنے کہ لگ گئی
پھر وہ ہی آنسوؤں کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

گردم کے دم ہم سے ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک گھڑی دو گھڑی کے بعد

اس لعل لب کے ہم نے لئے بوسے اس قدر
سب اُڑ گئی مسی کی دھڑی دو گھڑی کے بعد

اللہ رے ضعف سینہ سے ہر آہ بے اثر
لب تک جو پہنچی بھی تو چھڑی دو گھڑی کے بعد

کل ہم نے اس سے ترک ملاقات کی تو کیا
پھر اس بغیر کل نہ پڑی دو گھڑی کے بعد

کہتا رہا کچھ اس سے عدو دو گھڑی کے بعد تلک
غماز نے پھر اور جڑی دو گھڑی کے بعد

تھے دو گھڑی سے شیخ جی ۔ شیخی بگھارتے
ساری وہ شیخی اُن کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

پروانہ گرد شمع کے سب دو گھڑی رہا
پھر دیکھی اس کی خاک پڑی دو گھڑی کے بعد

www.allurdu.com

تو دو گھڑی کا وعدہ نہ کر ۔ دیکھ جلد آ
آنے میں ہو گی دیر بڑی دو گھڑی کے بعد

گو دہ گھڑی تک اس نے نہ دیکھ ادھر تو کیا
آخر ہمیں سے آنکھ لڑی دو گھڑی کے بعد

کیا جنے دو گھڑی وہ رہے ذوق کس طرح
پھر تو نہ ٹھہرے پاؤ گھڑی دو گھڑی کے بعد

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ردیف ذ

ا

مژدہ قتل سے اس عہد شکن کا کاغذ
ہے مری روح کو آزادی تن کا کاغذ

گور میں پیش ہو جب دفتر تن کا کاغذ
ہو سیاہہ کو سفیدی کفن کا کاغذ

بن گیا عکس سے اس شوخ گلستاں رو کے
صفحہ آئینہ تصویر چمن کا کاغذ

کیا کرے خانہ گھیتی کا کوئی دعوئے ملک
نام پر کس کے ہے اس قصر کہن کا کاغذ

لکھیں اس چشم کے وحشی کے لئے گر تعویذ
اہل تکسیر کریں پوست ہرن کا کاغذ

رقعہ شادی شہادت کا ہوخوں سے رنگیں
ایسی شادی کو ہوا ایسی ہی پھبن کا کاغذ

سینہ صافوں کو زمانہ کے ہی ہاتھوں سے شکست
ہے صفائی سے سزا اورشکن کا کاغذ

ورق چرخ ہو گو نسخہ آشوب ۔ نہ ہو
سرمئہ چشم مہِ سیم بدن کا کاغذ

یوں قفس ہیں کوئی ہم تک ہے پہنچتا گلبرگ
جیسے غربت میں شفیقان وطن کا کاغذ

ظاہر آرانہ کتابوں سے ہو ۔ ڈر دوزخ سے
کر نہ آتش میں لباس اپنے بدن کا کاغذ

جعلسازی پہ زمانہ کی گواہی دے ہے
مہری و سادہ مہِ چرخِ کہن کا کاغذ

مہر وہ کرتا ہے نامہ پہ مجھے آئے ہے رشک
ہائے یوں چُو سے لعاب اسکے دہن کا کاغذ

ذوق دلسوختہ دیواں لکھے اپنا کیا خاک
متمل نہیں گرمئی سخن کا کاغذ

All rights reserved. ©2002-2006

www.allurdu.com

۲

حول دل کا مجھے کیا دیتے ہو لاکر تعویذ
اس کا خط لاؤ کہ رکھوں میں بنا کر تعویذ

جو تری چشم کی دیوانوں کا کرتے ہیں علاج
لکھتے ہیں پوست کے آہو کا بنا کر تعویذ

تم نے تعویذ نشانی جو یاد تھا اپنی
لے گیا کوئی موکل وہ اُڑا کر تعویذ

اب تلک جوش میں ہے خونِ شہید غم عشق
دیکھ لو تم سرِ مرقد سے اُٹھا کر تویذ

جلوائی نہ پڑی یار میں اور غیروں میں
سینکڑوں خاک کے ہم نے جلا کر تعویذ

www.allurdu.com

ردیف ر

ا

نگہ نہیں حرف دل نشیں تھا دہن کی تنگی ہو کر
نکل کے رستہ سے چشم فتاں کے دل میں بیٹھا خدنگ ہو کر
پھر آیا لو وہ نگارِ خونی ادھر کو سر گرم جنگ ہو کر
کہ جس کے ہاتھوں سے اُڑ گئے سر ہزاروں میدھی کا رنگ
وہ چشم مخمور اک نظر سے چھائے لاکھوں جو نیشتر سے
تو ہو رواں ہر رگ جگر سے لہو ۔ مئے لالہ رنگ ہو کر
جو رنگ اُلفت سے آشنا ہیں وہ گر بُرے بھ ہیں خوشنما ہیں
کہ رنگ ہی سے گراں بہا ہیں عقیق و یا قوت سنگ ہو کر
جو سمجھیں حسن بتاں کو ایماں انہیں کفر و دیں ہے یکساں
پہنچے کعبہ ہیں وہ مسلماں ہمیشہ چین و فرنگ ہو کر
صفائے دل کی یہی ہے صورت کہ دلمیں آنے نہ دے کدورت
کہ بیٹھ جائیں گے بالضرورۃ ۔ اس آئینہ میں یہ زنگ ہو کر
غزالِ دیدہ بن گیا جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے
کہ پھاڑکھانے کو دوڑتا ہے ۔ پلنگ تجھ بن۔ پلنگ ہو کر
ہوئے جو یکرنگ ۔انکو زیبا نہیں جہاں میں رعنا میں رعونت اصلا
کہ پایا گل نے ہے نام رعنا تو اس چمن میں دورنگ ہو کر
حلاوتِ شرم و پاسداری جہاں ہے ذوق رنج و خواری
مزے سے گزاری اگر گزاری کسی نے بے نام ونگ ہو کر

www.allurdu.com

۲

جاں ہوا یوں ہوئی اس خال کا بوسہ لیکر
جیسے اُڑ جائے دہن میں کوئی گٹکا لیکر

تیر ا بیمار نہ سنبھالا لے کر
چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لیکر

شرطِ ہمت نہیں مجرم ہو گرفتارِعذاب
تو نے کیا چھوڑا اگر چھوڑ یگا بدلا لیکر

ذبح کرنے کو مرے پوچھتے کیا ہو تکبیر
تم چُھری پھیر بھی دو نام خدا کا لیکر

کھینچتی روزِ قیامت سے بھی ہے آپ کو دُور
تیری زلفوں کی بلائیں شبِ یلد ا لیکر

مجھ سا مشتاق جمال ایک نہ پاؤ گے کہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چرغ رُخِ زیبا لیکر

جبکہ دیکھا نہ لا مجھ میں کہیں میر اپتا
پھر گیا نامہ بر یا رخط اُلٹا لیکر

رہ گیا اپنا سامنہ لے کے وہ آئینہ رُو
تیری تصویر کو یوسف نے جو دیکھا لیکر

تیر پُرزے نہ کئے خطِ کیطرح اے قاصد
شکر کر چھوڑ دیا اس نے نوشہ لیکر

www.allurdu.com

میرے قدموں ہی سے رہ جائنگے ۔ جائیں گے کہاں
دشت میں میرے قدم ۔ آبلہ پا لیکر

واں سے یاں آئے تھے اے ذوق تو کیا لائے تھے
یاں سے تو جائیں گے ہم ۔ لاکھ تمنا لیکر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۳

بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کر
ایما ہے کہ کہ بھیج دے آنکھیں نکال کر

دل سینہ میں کہاں ہے؟ نہ تو دیکھ بھال کر
اے آہ۔ کہہ دے تیر کا نامہ نکال کر

ہوں سرد ہو چکا ۔ نہ دوبارہ حلا ل کر
میں! اور دم چراؤنگا ۔ یہ تو خیال کر

عاشق کے خوں سے اپنا پر تیر لال کر
دکھلادے شاخ خشک میں کونپل نکال کر

تیرے مریض نے کئی نقل مکاں کئے
آخر کو روح تن سے گئی انتقال کر

شہرگ پر اپنی زندگی و موت میں ہے لاگ
آ تیغ یار ! قصہ یہ تو انفعال کر

اُتر یگا ایک جام بھی پورا نہ چاک سے
خاک دل شکستہ نہ صرف اے کلاں کر

لیکر بتوں نے جان جب ایماں پہ ڈالا ہاتھ
دل کیا کنارہ ہو گیا سب کو سنبھال کر

گر چاہتا ہے مثل مہِ چار دہ فروغ
آپھر کے شہر شہر میں کسب کمال کر

پوچھو چلے ہیں کونسے کعبہ کو اہل درد

www.allurdu.com

بسمل ذرا تڑپ کے نمک تو حلا کر
دل کو رفیق عشق میں اپنا سمجھ ذوق
ٹل جائے گا یہ اپنی بلا تجھ پہ ٹال کر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

مزا چکھایا ہے کو ہکن کو ۔ جو عشق آیا ہے امتحاں پر
کہ لایا تو جوئے شیر لیکن چھٹی کا دور آگیا زباں پر
خدنگ دنبالہ کھایا لیکن نہ لایا غنکوہ کبھی زباں پر
کہ بوسہ اس چشم سرمہ سا کا ہے مہر گویا مری زبان پر
لگا کے باتوں میں اُن کو لائیں جو حرف مطلب کا کچھ زباں پر
تو ایسی کہہ دیں ٹھکانہ جس کا لگے زمیں پر نہ آسماں پر
تپ محبت میں سخت جانی کا یہ اثر ہے دل طپاں پر
کہ شکل سوہان پڑ گئے ہیں ہزاروں کانٹے مری زباں پر
اُٹھائے سو زخم ہر نمط میں ۔ یہ خوں کے دعوے کوئی غلط ہیں
کہ مثل قط گیر خط پہ ہیں۔ بنو زباتی ہر استخواں پر
خش یہی خار خار غم کا رہا تو مرقد پہ میرے سبزہ
یقیں ہے مانند برگ خُرما اُگے گا نشتر لئے زباں پر
کہا یہ سو بار دل کو رد کر ۔ حریف مت تُرک چشم کو کر
سو آخرش ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہا ہے مژگاں کی ہر سناں پر
وہ چشم دابر و تمہارے زیبا کہ قاب قوسین جن سے ادنےٰ
یہ خال پیشانی کیوں تمہارا۔ نہ فرق لیجائے فرقد اں پر
کہے ہے داغِ جنوں کہ چکوں جو تیرے سر پر بہ دشت وہاموں
چراغِ وحشت سرائے مجنوں کروں میں روشن چراغداں پر
بنا بگولے کو برج آسیا۔ قریب ناقہ کے نفیس پہنچا

www.allurdu.com

پر اترے محمل سے کیونکہ لیلےٰ کہ پردہ کھلتا ہے سار باں پر
کہاں رہے تجھ میں جاں ہے باقی کہ ہے دھواں ہو کے لب پہ آتی
جو ذوق آنسو کی بوند ٹپکی ۔ ہمارے داغِ دل طپاں کر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵

بلبل ہوں صحن باغ سے دُور اور شکستہ پر
پر وانہ ہوں چراغ سے دُور اور شکستہ پر

کیا ڈھونڈے دشت گم شد گی میں مجھے کہ
عنقا مرے سراغ سے دُور اور شکستہ پر

اُس مرغ ناتواں پہ ہے حسرت جو رہ گیا
مرغان کوہ و را غ سے دُور او ر شکستہ پر

اساقی بطِ شراب ہے تجھ پر بن پڑی ہوئی
خم سے الگ یاغ سے دُور اور شکستہ پر

خود اُڑ کے پہنچے نامہ ۔ جو ہو مرغ نامہ بر
اس شوخ خوش دماغ سے دُور او ر شکستہ پر

کر تا ہے دل کا قصد کماندار تیرا تیر
پر ہے نشان داغ سے دُور او ر شکستہ پر

اے ذوق میرے طائر دل کو کہاں فراغ
کوسوں ہے وہ فراغ سے دُور او ر شکستہ پر

www.allurdu.com

خوب روئے رات ہم سنسان ہاموں دیکھ کر
یاد آیا ہم کو مجنوں بید مجنوں دیکھ کر

اُڑ گئے اک آن میں جادوئے بابل کی دھوئیں
سُرمہ آلودہ تری چشم پُر افسوں دیکھ کر

دیکھ کر غیروں مہتابی پر اس مہوش کو رات
آہ کی اک دل سے ہم نے سوئے گردوں دیکھ کر

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ
چھپ گیا مہ رخ پہ تیرے زلف شگوں دیکھ کر

بل بے میرے ساغر سر شارو حشت کا نشا
چھپ گیا خم میں صورت فلاوں دیکھ کر

آگئیں تم کو لگانی انگلیوں پر فند قیں
نوک مژگاں پر مرے اشک جگر گوں دیکھ کر

جو ہے نالہ اپنا وہ اک مصرع برجستہ ہے
ہم جونالاں ہیں کسی کا قدِ موزوں دیکھ کر

قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سا ن پر
اُترا آنکھوں میں جو زخموں کی مرے خوں دیکھ کر

لے گیا دل کون میر ا ذوق کس کا نام لوں
سامنے آجائے تو شاید بتادوں دیکھ کر

www.allurdu.com

۷

کہا پتنگ نے یہ ۔ وارِ شمع پر چڑھ کر
عجب مزا ہے جو مرے کسی کے سر چڑھ کر

مرے خیال پہ وہ چشم فتنہ گر چڑھ کر
یہ خانہ جنگ بنی ۔ آئی لڑنے گھر چڑھ کر

رکھا نہ جوش و خروش اتنا زور پر چڑھ کر
گئے جہان میں دریا بہت اُتر چڑھ کر

ستمگروں کی کشا کش میں آبرو ہو سوا
کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھ کر

الٰہی خیر ہو مانند شعلہ سر کش
پھر آیا باد کے گھوڑے پہ وہ ادھر چڑھ کر

ہُنر شناس کو دکھال ہنر۔ کہ خوبی زر
اگر کُھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر

کہیں فلک پہ نہ چڑھ جائے چاند جھومر کا
کہ دُور آپ کو کھینچے ہے تیرے سر چڑھ کر

ترا مکاں تو کیا۔ لا مکان میں کود پڑیں
امید وصل میں ہم۔ بام عرش پر چڑھ کر

جو مارے نفس کو اور کر لے اپنے غصہ کو زیر
بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پر چڑھ کر

ہماری خاک پہ برپا ہے ذوق فتنہ حشر

www.allurdu.com

سمندر ناز پہ کون آیا فتنہ گر چڑھ کر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۸

کل گئے تھے تم جسے بیمار ہجراں چھوڑ کر
چل بسا وہ آج سب ہستی کا ساماں چھوڑ کر

طفل اشک ایسا گر ادا مانِ مژگاں چھوڑکر
پھر نہ اُٹھا کو چہ چاک گریباں چھوڑ کر

نکلے تیرا سکا دل میں پیکاں چھوڑ کر
جائے بیضہ کو کہاں یہ مرغ پراں چھوڑ کر

کام یہ تیرا ہی تھا رحمت ہے اے ابرِ کرم
ورنہ جاے داغ عصیاں میرا داماں چھوڑ کر

جس نے ہولذت اٹھائی زخم تیغ یار کی
کب وہ مرہماں کو ڈھونڈے ہے نمکداں چھوڑ کر

صید دل کو کیونکہ چھوڑے ۔جبکہ دکھلائے ہے ہو
مچھلیاں دستِ حنائی میں مری جاں چھوڑ کر

سر و مہری سے کسی کی آگے ہی دل سرد ہے
یاں سے ہٹ جادھوپ اے ابرِ بہاراں چھوڑ کر

دیکھئے کیا ہو کہ ہے اب جان کے پیچھے پڑی
دل کو اے کافر تری زلف پریشاں چھوڑکر

اے دل اس کے تیر کے ہمراہ سینہ سے نکل
دیکھ پچھتائیگا تو یہ ساتھ ناداں چھوڑ کر

کیوں نہ رم کر جائیں آہو ایسے وحشی سے ترے

www.allurdu.com

شیر بھاگیں جسکے نالوں سے نیشاں چھوڑ کر
سرخی پاں دیکھ لے زاہد جو دنداں پر ترے
اُٹھ کھڑا ہو رہا تھ سے تسبیح مرجاں چھوڑ کر
پیش خیمہ لے کے نکلا گر دو باد دور آہ
ہے جو سر گرمِ سفر تن کو مری جاں چھوڑ کر
گر خدا دیوے قناعت ماہِ یک ہفتہ کی طرح
دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ انساں چھوڑ کر
ساغر دل بیچتا آیا ہوں کھومت ہاتھ سے
چوکتا ہے کیوں یہ جنس دست گرداں چھوڑ کر
طرز میں اپنی غزل لکھ ذوق لیکن اب نہ جا
عالم مضموں میں طرزِ تفتہ جاناں چھوڑ کر

www.allurdu.com

۹

جب چلا وہ مجھ کو بسمل خوں میں غلطاں چھوڑ کر
کیا ہی پچھتاتا تھا میں قاتل کا داماں چھوڑ کر

میں وہ مجنوں جو نکلوں کنجِ زندہ چھوڑ کر
سیب جنت تک نہ کھاؤں سنگ طفلاں چھوڑ کر

پیوند میرا ہی لہو مانی جو لب اس شوخ کے
کھینچے تو شنگرف سے خون شہیداں چھوڑ کر

میں ہوں وہم گمنام ۔جب دفتر میں نام آیا مرا
رہ گیا بس منشی قدرت جگہ واں چھوڑ کر

سایہ سرو چمن تجھ بن ڈراتا ہے مجھے
سانپ سا پانی میں اے سرو خراماں چھوڑ کر

ہو گیا طفلی ہی سے دل میں ترازو تیر عشق
بھاگے ہیں مکتب سے ہم اور رات میراں چھوڑ کر

اہل جو ہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک
لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر

شوق ہے اسکو بھی طرزِ نالہ عشاق سے
دمبدم دیکھے ہے منہ سے دور قلیاں چھوڑ کر

دل تو لگتے ہی لگے گا حور یانِ عدن سے
باغِ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

www.allurdu.com

گھر سے بھی واقف نہیں اس کے کہ جس کے واسطے
بیٹھے ہیں گھر بار سب ہم خانہ ویران چھوڑ کر

وصل میں گر مجھ کو ہووے رویت ماہِ رجب
روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں تو قرآں چھوڑ کر

گرچہ ملکِ دکن میں ان دنوں قدرِ سخن
کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھو ڑکر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ردیف س

ا

کون سا ہمدم ہے تیرے عاشق بے دم کے پاس
غم ہے اس کے پاس ہمدم ۔ اور وہ ہے دم کے پاس

ہم کو کیا ساقی جو تھا جامِ جہان میں جم کے پاس
تیرا جامِ بادہ ہو ۔ اور تو ہو اس غم کے پاس

خط کہاں آغاز ہے پشت لبِ دلدار پر
ہیں جناب خضر آئے عیسیٰ مریم کے پاس

مردمک کے پاس ہے یہ اشک خونیں کا ہجوم
یا دھرے یا قوت ہیں یہ دانہ نیلم کے پاس؟

روح اس آتش بجاں کی بعدِ مردن جوں پتنگ
آئے گیا اُڑ کر چرغِ خانہ ماتم کے پاس

کس کی قسمت ہے کہ زخم تیغ قاتل ہو نصیب
جان سے جائیں۔ نہ جائیں گے مگر مرہم کے پاس

کیا مزے لے لے کے گل کھانیں اگر آجائے ہاتھ
یہ جو چھلا آپ کی اُنگلی میں ہے خاتم کے پاس

زلف سے بے وجہ خطِ سبز ہم پہلو نہیں
ہے لہکتا عشق پیلچاں سنبل پرخم کے پاس

واہ صیاد اجل اور واہ صیادی کا پیچ
کھچکے ہے اسفند یار آیا کہاں رستم کے پاس

www.allurdu.com

دیکھو فیاض ازل نے کیا دیا آنکھوں کو فیض
کاسہ در کف ہو کے یم آتے ہیں انکی نم کے پاس

ہے جو قسمت میں تو دریا بھی کبھی ہو جائے گا
آلگا ہے اپنا قطرہ بھی کنارِ یم کے پاس

کر کے بحر و قافیہ تبدیل لکھ اور اک غزل
بیٹھ کوئی دم تو اے ذوق اور اس پُرغم کے پاس

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲

تیرہ کماں ہے گربت ناودک فگن کے پاس
آہ قد خمیدہ ہے اس خستہ تن کے پاس

شب جانِ رار رُک گئی لب پر دہن کے پاس
پھر اُٹھ کے رہ گیا یہ مسافر وطن کے پاس

یہ جوئے خوں واں نہیں دیکھو ہے رورہا
تیشہ ۔سر اپنا رکھ کے سر کوہکن کے پاس

اس آرزو میں جان ہوں دیتا کہ لے کے جام
پہنچوں کبھی لب بُت پیمان شکن کے پاس

انگشت شمع کیوں نہ اُٹھے بہر فاتحہ
یہ ڈھیر ہے پتنگ کا پائے لگن کے پاس

میں تو اسی جھجک پہ فدا ہوں کہ کان کو
شب کیا ہٹا لیا مرے لا کر دہن کے پاس

چمکے گی تابہ حشر ہماری لحد میں آگ
چاک جگر میں دیکھنا چاک کفن کے پاس

میں نے کہا کہ بوسہ تمہی دو ! ادب سے میں
لا سکتا اپنا منہ نہیں چاہ ذقن کے پاس

ہنس کر کہا کہ جاتا ہے پیار سا کوئیں پہ آپ
یا جاتا ہے کواں کسی تشنہ دہن کے پاس

اے ذوق صدقے جایئے پیک خیال کے

www.allurdu.com

کیا لے گیا اُڑا کے بُت سیمن کے پاس

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ردیف ص

ا

سب مذاہب میں یہی ہے۔نہیں اسلام میں خاص
کہ جہاں عام ہے ہوتا ہے وہاں عام میں خاص

ساغر دل کی تو واقف نہیں کیفیت سے
دیکھ رُخ ساقی ہے اسی جام میں خاص

خضر! باتیں ہیں کہ ہے چشمہ حیواں جاں بخش
ہے یہ خاصیت اسی کے لب و شنام میں خاص

شیخ صاحب کے ہیں نزدیک و خاصا ن خدا
خدمتی اُن کے ہیں زمرہ خدام میں خاص

کام دن رات ہے عاشق کا رے ناکامی
کہ دیا تونے لگا اسکو اسی کام میں خاص

عشق کا جوش ہے جبتک کہ جوانی کے ہیں دن
یہ مرض کرتا ہے شدت انہیں ایام میں خاص

ذوق اسمائے الٰہی ہیں سب اسمِ اعظم
اس کے ہرنام میں عظمت ہے نہ اک نام میں خاص

www.allurdu.com

ردیف ض

پر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض
ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض

بحر و بر میں نہیں کس کو ہوس قطع و برید
ناخن شیر ہے خنجر دم ماہی مقراض

گل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر
ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض

کب زباں چلتی ہے اس بزم میں بدگویوں کی
اُن کے منہ میں یہ زباں ہے کہ الٰہی مقراض

محضرِ خوں مرا سارا ہے کتر کر پھینکا
دیگی اس ظلم محشر میں گواہی مقراض

پس کیا قطع تعلق میں کہ یکساں سمجھے
قطع میں جامہ درویشی و شاہی مقراض

رشتہ عمر کیا قطع سرا سر اے ذوق
کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

www.allurdu.com

ردیف ک

ا

جو کھل کر ان کی زلفیں بال آئیں سر سے پاؤں تک
بلائیں آ کے لیں شو شو بلائیں سر سے پاؤں تک
ہم اُن کی چال سے پہچان لیں گے اُن کو برقع میں
ہزار اپنے کو وہ ہم سے چھپائیں سر سے پاؤں تک
یہ جتنے سرو ہیں۔ سب اُن کے قد پر زہر کھاتے ہیں
چمن میں سبز کیونکر ہو نہ جائیں سر سے پاؤں تک
مرا دل ایک ۔دوں اس خوش ادا کی کس ادا کو میں
کہ ہیں واں تو ادائیں ہی ادائیں سر سے پاؤں تک
سراپا شوق جائیں سر کے بل ہم جن کے جلسہ میں
مثال شمع وہ ہم کو جلائیں سر سے پاؤں تک
نہ ہوں بے پردہ ۔تو بھی وہ کھڑے ہو ہو کے شوخی سے
پھبن چلمن سے در پردہ دکھائیں سر سے پاؤں تک
بنایا اس لئے اس خاک کے پُتلے کو تھا انساں
کہ اس کو درد کا پتلا بنائیں سر سے پاؤں تک
سراپا پاک ہیں دھوئے جنہوں نے ہاتھ دُنیا سے
نہیں حاجت کہ وہ پانی بہائیں سر سے پاؤں تک
مزا اتنا ہی ذوق افزوں ہو جتنے زخم افزوں ہوں
نہ کیوں ہم زخم تیغ عشق کھائیں سر سے پاؤں تک

www.allurdu.com

ردیف ل

ا

پھنسے نہ حلقہ گیسوئے تابدار میں دل
بلا سے گر ہو نوالہ دہانِ مار میں دل

بغل میں جیسا مرا دل بغل کا دشمن ہے
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل

نکل نہ جائے دم اضطراب سینہ سے
برنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل

ہمیشہ روز نِ سینہ سے کیوں ہے چشم براہ
اگر نہیں کسی مہوش کے انتظار میں دل

ترا سنگا ر بھی ہے وہ بلا کہ جائے گُہر
پردئے زلف مسلسل کی تار تار میں دل

خدا بچائے مجھے اس بغل کے دشمن سے
کہ میرا دشمن جاں ہے مرے کنا ر میں دل

بغیر مارے نہ چھوڑ یگی دل کو کافر زلف
کہو یہ دل سے کہ جائے نہ مار مار میں دل

اگر نہ جبر کروں اختیار اے ناصح
تو کیا کروں کہ نہیں میرے اختیار میں دل

اُڑ یگا مثل شرر ٹکڑے ہو کے سنگِ مزار
رہا اگر یُوہیں گرمِ تپش مزار میں دل

www.allurdu.com

برنگ غنچہ پیکان و غنچہ تصویر
ہوا شگفتہ نہ اپنا کسی بہار میں دل

فلک کے رن سے ظاہر ہیں ماتمی آثار
خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگوں حصار میں دل

برنگ بیضہ نور روز توڑ ے دل اس نے
ہزاروں ۔ ایک ہما را ہے کس قطار میں دل

ہزر دشمن جاں سے ہے ایک دوست بُرا
جو پوچھو کون ہے وہ؟ میں کہوں ہزار میں دل

نہ ہوتیں خلد میں حوریں تو رہتا خلد میں کون؟
لگے ہے صحبت خوبانِ گلعذار میں دل

یہ جسم زار ہے یا میرے پیر ہن میں ہے تار
گرہ ہے تار میں؟ یا میرے جسم زار میں دل

اُٹھا بھی لائے اگر ہم نشیں مجھے اے ذوق
رہیگا میرے عوض میرا کوئے یا ر میں دل

www.allurdu.com

۲

دیوانہ ہوں تر مجھے کیا کام کہ لوں گل
زیبا کش سر کو ہیں مرے داغِ جنوں گل

ہوں زیرِ قدم خار ۔ بہ سر داغِ جنوں گل
چاہے ہے جنوں بوؤں سدا خار چنوں گل

میں کشتہ ہوں لعل لب پاں خوردہ کا کس کے
نکلے ہیں مری خاک سے آغشتہ بخوں گل

سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگ گل صد برگ
کیا دشت نوردی میں کترتا ہے جنوں گل

اس گل میں نہ پایا اثر بوئے محبت
سو بار سنگھائے اسے پڑھ پڑھ کے فسوں گل

ہے روشنی خانہ دل سوزِ محبت
زاہد تو بتا شمع حرم کیونکہ کروں گل

پیکاں تو ہے دلدوز سرِ سینہ ہے سو فار
اس تیر سے ہے دل میں دروں غنچہ بروں گل

اے ذوق محبت میں کسی غنچہ دہن کی
گلدستہ سے بھی ہیں مرے ہاتھوں پہ فزوں گل

www.allurdu.com

۳

ازل سے یوں دل عاشق ہے نور کی قندیل
کہ جیسے عرشِ خدائے غفور کی قندیل

سمجھ وہ دُرِ بنا گوش نو کی قندیل
خجل ہے اختر صبح نشور کی قندیل

ہمارے کعبہ دل میں ہمیشہ روشن ہے
کسی کے باب کمال ظہور کی قندیل

جہاں ہے خانہ عشرت ! جبھی ہوا سکا فروغ
کہ لٹکے اس میں پُر غرور کی قندیل

رہے ہے جوں قمر منخف سدا بے نور
سیاہ بختوں کے بالین گور کی قندیل

پڑے جو عکس ترا جام میں تو ہو روشن
حباب بادہ تجلی سے طور کی قندیل

عیاں ہے یوں مرے روز سیاہ میں خورشید
کہ جیسے شب کو نظر آئے دور کی قندیل

سوائے دل کے ہونا رنج باغِ خلد سے بھی
کبھی پسند نہ اُس رشک حُور کی قندیل

اُڑے جو آہ کے ہمرہ نکل کے پارہ دل
ہوئے ہوا میں وہ صورت طیور کی قندیل

وہ تیر ہیں یہ مرے نالہ قیامت زا

کہ ان کے رکھنے کو لازم ہے صور کی قندیل
نسیم کیا ہے کہ روضہ میں تفتہ جانوں کے
نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل
سمجھتا قدر ہے ناقص کب اس غزل کی ذوق
یہ روشن آپ نے کیوں پیشِ کور کی قندیل

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ردیف م

ا

شمع نازاں نہ ہو اک رات بہا آنسو گرم
برسوں یاں آنکھ سے ٹپکا ہے مری لو ہو گرم

اے جنوں! ہے خبرِ موسم گل ہر سو گرم
دم تو لے لینے دے مجھکو ۔ نہ کر اتنا تو گرم

آتش رشک سے اس کا کل مشکیں کے صبا
جل گیا نافہ میں اس درجہ ہو لو ہو گرم

آبلے سینہ دریا میں ہوئے جل کے حباب
دیدہ تر نے بہائے یہ غضب آنسو گرم

اے صبا نکہت گل لے کے چمن کو پھر جا
کیا کروں سر کو مرے کرتی ہے یہ خوشبو گرم

آتشِ حسن کا پتلا ہے تو اے رشک پری
تابِ رُخ تیری بھبو کا ہے بلا ہے تو گرم

تو سن ناز ترا ہر قدم اے رشکِ غزال
کیوں نہ ہو تیز کہ رکھتا ہے مزاج آہو گرم

فاختہ سوز محبت سے ہوئی جل کے ہے خاک
کھینچے ہے دل سے پر اب تک نفسِ کو کو گرم

مشعل افروز جنوں کون ہو مجنوں کے لئے
گر نہ ہو گرمئ وحشت سے دلِ آہو گرم

www.allurdu.com

تابش نارِ جہنم سے سوا اس کو لگے
ہمرہ ابادِ سحر بوئے گل شبو گرم

سر د مہری سے رکھا اپنی خنک دل تونے
گرمجوشی سے کیا تونے بتِ دلجو گرم

اپنے کشتے کی کرامت کو ذرا دیکھ آکر
ایک پہلو ہے اگر سرد تو اک پہلو گرم

ذوق دل میں یہ تپ عشق کا کلام ایسا خشک
عاشقانہ سے غزل اور کوئی پڑھ تو گرم

سرد مہری کا تری جو خنک دل کشتہ
ہووے گلگشت سے کیا اسکا دل اے گلرو گرم

©2002-2006

www.allurdu.com

۲

بل بے اے آتشِ غم ۔دل کو کرے یہ تو گرم
کہ زمیں پشت سمک تک ہو تہ پہلو گرم

لطف بوسہ نہ رہا ۔ ہم پہ ہوا جب تو گرم
شربت قند دیا ۔ کر کے پر آتش خو گرم

تن رہا یوں ہی تپ غم سے اگر گرم مرا
سیخ آہن کی طرح ہون گے بدن پر مو گرم

نیشتر جل کے وہیں کشتہ فولا د ہوا
نکلا یہ آتشِ سود سے مرا لو ہو گرم

کٹ سکا صید محبت کا نہ قاتل سے گلا
اس نے پتھر پہ یہ رگڑ ا کہ ہوا چاقو گرم

مہروش بل نے رے حُسن جہانتاب کی تاب
رُخ سے گرم آئنہ ہو ۔ آئینہ سے زانو گرم

کیا کہوں نامہ جانسوز کی اپنے تا فیز
جل گیا بس ۔ یہ کبوتر کا ہوا بازو گرم

سر مجروح کو ٹھکرا کے گیا ۔ وہ اور میں
چونکا اس وقت کہ جب منہ پہ بہا لو ہو گرم

دستِ خورشید کی رعشہ سے سپر جائے چھوٹ
کھینچ کر تیغ کو جب وہ ہلال ابر و گرم

دل عاشق کے جالنے کا ہے سارا ساماں

www.allurdu.com

بنی شعلہ ہے تری رنگ بھبوکا ۔ رو گرم
کونسا سوختہ جاں صبح سے ہے گرم فغاں
کہ ہوا آتی ہے کوچہ سے ترے گلرو گرم
ہم تو سنتے تھے صدا کل حموض بارد
ذوق ہوت اہے وہ کیوں ہو کے ترش ابر گرم

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۳

پابند جوں و خاں ہیں پریشانیوں میں ہم
یارب ہیں کس کی زلف کے زندانیوں میں ہم

ہوتی نہ یاد زلف تو خطِ شکستہ میں
لکھتے الف خطوں کی نہ پیشانیوں میں ہم

زنجیر میں بھی نالہ زنجیر کی طرح
جوشِ جنوں سے رہتے ہیں جو لانیوں میں ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہم نے کہیں پناہ
قربیب حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم

دوزخ بھی جائے نعرہ ہل من مزید بھول
لائیں جو آہ کو شرار افشانیوں میں ہم

پاکو بیوں کو مژدہ ہو زنداں کو ہو نوید
پھر ہیں جنوں کے سلسلہ جنبا نیوں میں ہم

نم بھی نہیں جگر پہ رہی اس قدر رہے
سر گرم سوز عشق کی مہمانیوں میں ہم

مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جُز خدا
جو خط سر نوشت ہیں پیشانیوں میں ہم

ہیں آئینہ میں صورت تصویر آئینہ
آئینہ روکے سامنے حیرانیوں میں ہم

ہو وہ عزیز سورہ یوسف سے بھی سوا

www.allurdu.com

رکھ دیں تری شبینہ جو کنعانیوں میں ہم
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم

کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم
کیوں جی کے ہجر میں شرمندہ یار سے

اب مر رہے ہیں اس کی لشمانیوں میں ہم
پردہ میں چشم مست کے سرخوش ہیں جو مدام

شرب الیہود کرتے ہیں دُر انیوں میں ہم
سینہ کا چاک سینے کی فرصت کہاں کہ ہیں

مصروف زخمِ دل کی مگس رانیوں میں ہم
اُس خال رُخ پہ جمع ہوئے قطرہ عرق

ہندو اسیر دیکھے ہیں درانیوں میں ہم
ہم کدورت دل صیاد گر نہ ہو

کیا کیا اُڑ ائیں خاک پر افشانیوں میں ہم
دکھلائیں روز حشر کو بین السطور سے

اپنے سیاہ نامہ کی طولانیوں میں ہم
جا سکے ضعف سے نہیں کوچہ میں اسکے ذوق

نہ جائیں کا ش گر یہ کی طغانیوں میں ہم

ردیف ن

۱

ہے چشم تیری مست قدح گیر باغ حسن
عارض پہ خط ہے طوطئی تصویر باغ حسن

ہو جا تا دل ہے بیٹھ کے خود گلرخوں میں گل
تاثیر باغ خلد ہے تاثیر باغ حسن

تحریر سرمہ ہے تری آنکھوں میں وقت خواب
اے غیرے چمن ۔ دور زنجیر باغ حسن

پان و مسی و سرمہ و رخ ہوں گے لالہ زار
مشاطہ باغباں پے یہ تدبیر باغ حسن

بتخالہ لب پر گرمئی بوسہ سے ہے کہاں
ہے گلر خو ! یہ غنچہ دلگیر باغ حسن

اے رشک باغ طاقِ دوا ابرو کا تیرے عکس
در یائے آئینہ میں ہے تعمیر باغ حسن

سیر خزاں جو چاہے تو اے ذوق دیکھ لے
اُس نازنیں کو جلوۂ تغیر باغ حسن

www.allurdu.com

۲

بے یار روز عید سب غم سے کم نہیں
جامِ شراب دیدۂ پُر نم سے کم نہیں

دیتا ہے دور چرخ کسے فرصتِ نشاط
ہو جام جس کے ہاتھ میں دجم سے کم نہیں

اس زلف فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم
کچھ دستِ شانہ پنجہ مریم سے کم نہیں

زینا ہے روئے زدر پہ کیا اشک لالہ گوں
اپنی خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں

سرعت ہے نبض کی رگِ سنگِ مزار میں
دل کی تپش کچھ اب بھی تپ غم سے کم نہیں

وحشی و تیری چشم کے مژگا نِ ہر غزال
صحرا میں تیز ناخن ضیغم سے کم نہیں

ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش
در ہم کی شکل صور ت درہم سے کم نہیں

ساقی ملے ہزا ر فلاطوں ہیں خاک میں
جو خم بنے قالب آدم سے کم نہیں

اس حور دش کا گھر مجھے جنت سے ہے سوا
لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں

شو رابہ سر شک میں ڈوبا ہوا ہے دل

www.allurdu.com

تیزاب میرے زخم پہ مرہم سے کم نہیں
ہاتھوں سے تیرے پارہ الماس زخم دل
مجھ کو تو جلوہ گل و شبنم سے کم نہیں
اے ذوق کس کو چشم حقارت سے دیکھئے
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۳

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں
ہے شور الغیاث صریرِ قلم سے نہیں

وہ دن ہے کونسا کہ ستم پر ستم نہیں
گر یہ ستم ہیں روز تو اک روز ہم نہیں

مضموں کے پیچ و تاب سے تاب رقم نہیں
ہے زلفِ یار رہا تھ میں میرے قلم نہیں

بعد از فنا بھی جوشِ جنوں میرا کم نہیں
کس وقت زلزلہ سرِ دشتِ عدم نہیں

گو اضطرابِ دل کو عیاں کرتے ہم نہیں
پر جو نگاہ ہے رگِ بسمل سے کم نہیں

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

۴

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خوب نہیں

تشنہ دشتِ محبت کیلئے اس لب سے
کوئی دنیا میں عقیق یمنی خوب نہیں

گل پریشان ہوا ہنس ہنس کے چمن میں آخر
دیکھ اے غنچہ یہاں خندہ زنی خوب نہیں

خوبیاں یوں تو ہیں اُس عالم تصویر میں سب
اک مگر ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں

چشم کہتی ہے نرمی جنبش مژگاں سے کہ دیکھ
سر پہ بیمار کے یہ سینہ زنی خوب نہیں

یہ نہیں شیشہ مے ۔ ہے کسی میخوار کا دل
محتسب دیکھ۔ نہ کر دل شکنی خوب نہیں

تاب و نداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر
کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں

بات تو ہم نے بنائی تھی وہاں خوب مگر
تھی جو بگڑی ہوئی قسمت ۔تو بنی خوب نہیں

خلش خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود
دیکھ گل دعوئے نازک بدنی خوب نہیں

اُٹھے ہی جائیگا اس دل سے دھواں آہ کیساتھ

www.allurdu.com

جب تلک جلنے کا یہ سوختی خوب نہیں
کون آتش نفس اے ذوق چمن سے گزرا
آج جو سرد نسیمِ چمنی خوب نہیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵

تو کہے غنچہ کہ اس لب پہ دھڑی خوب نہیں
چپ ! کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں

فتنہ سرکش ہے جبھی تک کہ تری آنکھوں نے
دست مژگاں سے کوئی دھول جڑی خوب نہیں

منہ چڑھے تیغ غمِ عشق کی ۔کیا منہ ہے ترا
بُو الہوس تجھ پہ کوئی ضرب پڑی خوب نہیں

خوبرویوں سے بہت آنکھ پر افسوس
قسمت اے ذوق کہیں اپنی لڑی خوب نہیں

www.allurdu.com

اس گلستان جہاں میں کیا گل عشت نہیں
سیر کے قابل ہے یہ پر سپرد کی فرصت نہیں

علم جس کا عشق ۔ اور جس کا عمل وعشت نہیں
وہ فلاطوں ہے تو اپنے قابل صحبت نہیں

خواہ گردش ہے زمیں کو خواہ پھرتا ہے فلک
پر ہمیں زیر فلک سر منزل راحت نہیں

بسمل تیغ محبت کا لب ہر زخم دل
ہوتا وا ۔ بے شورِ واویلاو وا حسرت نہیں

مُنہ میں گر پانی چُوادے یار اپنے ہاتھ سے
مرگ کی تلخی شیری تر کوئی شربت نہیں

دل وہ کیا جسکو نہیں تیری تمنا ئے وصال
چشم وہ کیا جس کو تیری دید کی حسرت نہیں

کہتے ہیں مر جائیں گر چھٹ جائیں غم کے ہاتھ سے
پرے ترے غم سے ہمیں مرنے کی بھی فرصت نہیں

ایک حسرت تو برستی ہے کبھی برسی کے دن
ورنہ روتا ابر بھی اپنے سرِ تربت نہیں

ہے نوشتہ میں ترے بیمار کے صحت کہاں ؟
اس کے نسخہ میں دوا کی لفظ کو صحت نہیں

کھا کے زخم تیغ قاتل جو بجا لائے نہ شکر

www.allurdu.com

کوئی بھی اس سے زیادہ کا فر نعمت نہیں

خاک ہو کر بھی فلک کے ہاتھ سے ہم کو قرار

ایک ساعت ریگ شیشہ ساعت نہیں

خانہ ہستی کا اپنے صحن ہے دشت عدم

روز کر لیجئے چہل قدمی مگر فرصت نہیں

میری وحشت پاؤں پھیلائے تو پھر دونو جہاں

ہوں اگر یک عرصہ میداں تو کچھ وسعت نہیں

اک دل دراس پہ اتنے بارِ غم ۔ اللہ رے دل

اور اس طاقت پہ ایسا کوئی بے طاقت نہیں

ذوق اس صورت کدہ میں ہیں ہزاروں صورتیں

کوئی صورت اپنے صورتگر کی بے صورت نہیں

www.allurdu.com

۷

عنقا کی طرح خلق ہے عزلت گزیں ہوں میں
ہوں اس جہاں میں کہ گویا نہیں ہوں میں
میں وہ نہیں کہ تم ہو کہیں اور کہیں ہوں میں
میں ہوں تمہارا سایہ جہاں تم وہیں ہوں میں
اس در پہ شوق سجدہ سے فرشِ زمیں ہوں میں
مانند سایہ سر سے قدم تک جبیں ہو ں میں
ہوں طائرِ خیال نہ پر ہیں نہ میرے بال
پر اُڑ کے جا پہنچتا کہیں سے کہیں ہوں میں
سر گشتگی بخت نہ دے مجھ کو اتنے پیچ
کچھ چین زلف ؟ کچھ شکن آستیں ہوں میں ؟
یارب کوئیں کا تارا ہوں یا آسماں کا ہوں
نام آسماں پہ میرا ہے زیر زمیں ہوں میں

www.allurdu.com

۸

گئیں یاروں سے وہ اگلی ملاقاتوں کی سب رسمیں
پڑا جس دن سے دل بس میں ترے اور دل کے ہم بس میں
کبھی ملنا کبھی رہنا الگ مانند مژگاں کے
تماشا کج سرشتوں کا ہے کچھ اخلاص آپس میں
توقع کیا ہو جینے کی ترے بیمار ہجراں کی
نہ جنبش نبض میں جس کی نہ گرمی جس کے ملمس میں
دکھائے چیرہ دستی آہ بالا دست گر اپنی
تو مارے ہاتھ دامانِ قبائے چرخ اطلس میں
جو ہے گوشہ نشیں تیرے خیال بیت ابرو میں
وہ ہے بیت الضم میں بھی تو ہے بیت المقدس میں
کرے لب آشنا حرفِ شکایت سے کہاں یہ دم
ترے محزون بے دم میں ترے مضمون بیکس میں
ہوائے کوئے جاناں لے اُڑے اس کو تعجب کیا
تن لاغر میں ہے جاں اس طرح جس طرح بُو خس میں
مجھے ہو کس طرح قول و قسم کا اعتبار اُن کے
ہزاروں دے چکے وہ قول لاکھوں کھا چکے قسمیں

جو مضموں ذوق ایوان دو عالم میں ہوئے موزوں
حواس خمسہ ہیں انساں کے وہ بندِ مخمس میں

۹

درد دل سے ہے یہ تاریکی مرے غم خانہ میں
شمع ہے اک سوزن گم گشتہ اس کا شانہ میں

میں ہوں وہ زخشت کہن مدت سے اس ویرانہ
میں برسوں مسجد میں رہا برسوں رہا تبخا میں

ہستی و نا آشنائی وحشت و بیگانگی
یا تری آنکھوں میں دیکھتی یا ترے دیوانہ میں

میں وہ کیفی ہوں کہ پانی ہوتو بن جائے شراب
جوش کیفیت سے میری خاک کے پیمانہ میں

ہوش کا دعویٰ ہے بیہوشوں کو زیر آسماں
خم نشیں ہیں مثل افلاطوں سب اس خمخانہ میں

پتھروں میں ٹھوکریں کھاتی ہے ناحق سیل آب
پوچھو کیا لیجائے گی آکر مرے ویرانہ میں

عشق کو اے حسن اگر نشوو نما منظور ہو
سبز نخل شمع ہو خاکستر پروانہ میں

برق فرمن سوز ہے عالم میں نا فہمی تری
ورنہ کیا کیا لہلہا تے کھیت ہیں ہر دانہ میں

کس نزاکت سے ہے دیکھو اتحادِ حسن و عشق
زلف واں شانے نے کھینچی درد ہے یاں شانہ میں

ایک پتھر چومنے کو شیخ جی کعبہ گئے

www.allurdu.com

ذوق ہر بُت قابل بوسہ ہے اس تیخانہ میں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱۰

گذرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں
کہ جیسے جائے کوئی کشتی دُخانی میں

رُکاوٹ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کہ بُو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

وفورِ اشک اگر سر بہ اورنج ہو اپنا
فلک برنگ گلِ نیلوفر ہو پانی میں

کہوں میں اپنی کہانی تو وہ یہ کہتے ہیں
بغیر جھوٹ نہیں اور کچھ کہانی میں

نگاہ کس کی چڑھا دل کہ خوف سے دن رات
گذرتی ہے مجھے دل کی نگاہبانی میں

کہانیاں ہیں حکایات خضر وآبِ بقا
بقا کر ذکر ہے کی اس جہان فانی میں

نہیں خضاب سے مطلب مگر یہ موئے سفید
سیاہ پوش ہوئے کوئے بد گمانی میں

مبصروں سے کہوں دیکھیں چین ابروئے یار
کہ جوہر ایسے کہاں تیغ اصفہانی میں

مزا ہے تیغ محبت کے زخم کھانے کا
کرے جو صرفہ نہ قاتل نمک فشانی میں

نہیں جو ضعف سے دم دل سے یہ کہے ہے آہ

www.allurdu.com

کہ بس نہ دے مجھے تکلیف ناتوانی میں

ہمیشہ ہے مجھے سر مایہ بقا میں فنا

حباب دار ہوں میں آب زندگانی میں

بجز نثار علی شاہ کون جانے ذوق

تری زباں کا مزا تری شعر خوانی میں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

لے ملا کر ساقیان سا مری فن آب میں
کرتے ہیں جادو سے اپنے آگ روشن آب میں

لف افعی وش کو دھووے گر وہ پُر فن آب میں
ہوں بجائے موج پیدا مار ہزن آب میں

چشمہ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ
اس طرح جاتے ہیں دیکھا پا کدامن آب میں

پھرتا ہے سیل حوادث سے کوئی مردوں کا مُنہ
شیر سیدھا تیر تا ہے وقت رفتن آب میں

صحبت اہل صفا سے تیرہ دل کب صاف ہوں
زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں

اب بھی گر یہ سے مجھے فرصت نہیں فوارہ وار
گوکہ میں ڈوبا کھڑا ہوں گر دن آب میں

طاس قلیاں میں رکھا ہے اُسنے ابر مردہ کو
ڈوب مر رو رو کے تو اے اب بہمن آب میں

یوں رہا میں زندگی بھر تشنہ دیدار یار
جیسے مستسقی کا دم ہوتا بہ مُردن آب میں

وعدہ ہے آنے کا سکے ابر کھل جائے تو آئے
ڈالتا ہون دم بدم اُٹھ اُٹھ کے روغن آب میں

شب جو ہم لکھنے کو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک

www.allurdu.com

بہہ گیا خط لکھتے لکھتے مشق من آب میں
ذوق تو اس بحر میں ایسے گل مضموں بہا
جا بجا لگ جائے اک پھولونکا خرمن آب میں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ہووے تو اے مہر وش جب پرتو افگن آب میں
ہو سر اپا فلس ماہی ماہِ روشن آب میں

عکس زلف یار اور آئینہ خسار یار
کھینچے ہیں شام و سحر تصویر سوسن آب میں

تو جو دریا میں لڑا چھینٹے تو نیساں شرم سے
پانی پانی ہو گیا اے شوخ پرفن آب میں

مردم دیدہ ہیں اپنے زندہ آب اشک سے
مردم آبی ہیں ان کا ہے نشیمن آب میں

بھول مت علم کتابی پر کہ آخر کب تلک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کودن آب میں

تو لب دریا ہنسے آکر جو اے رشک بہار
ڈالے بھر بھر کر صبا پھولوں کی دامن آب میں

لے لو اپنے روئے سیمیں پر ذرا آبی نقاب
نیلو فرد کھلا رہا ہے اپنا جوبن آب میں

کیا ہوا کیا سبزہ ہے کیا گل ہے کیا ابر بہار
لطف ہے گر ہووے فیض رب ذوالمن آب میں

مدح کر اس شاہ دریا دل کی اے دل جسکا فیض
لعل و گوہر ہے بہاتا ہمیشہ تا بہ گردن آب میں

شاہ اکبر خسرو غازی کہ آب تیغ سے

www.allurdu.com

رکھے حاسد کو ہمیشہ تا بہ گردن آب میں
پڑھ کے بسم اللہ مجریھا وم سیھا دلا
جوں شنا در پھر ہوا میں دست و پا زن آب میں
مطلع روشن لکھا جس سے کہ بحر نظم میں
صورت اختر دُر معنی ہیں روشن آب میں ڈالے
جوں روح القدس تو جبکہ تو سن آب میں
نور حق ہوا ہل برہاں پر مبر ہن آب میں
اے شبیہ الیاس رتبت اے شرہ خضر احترام
خشک و تر کو ہے سہارا تیرا دامن آب میں
نام حق لیکر جو مارے تیغ راہِ حق میں تو
غرق جوں فرعونیان ہو فوج دشمن آب میں
توشہ دریا نوال اور دل ترا موج کرم
ہے سخاوت سے تری دست قلمز ن آب میں
تیر ا نیشان عطا جسدم گہرباری کرے
گوہر تر سے بھر یں موجوں کی دامن آب میں
حکم تیرا جستجو چاہے تو گم ہونے نہ پائے
مثل ابراہیم ادہم ایک سو زن آب میں
تیرے حکم شرع سے جب کفر دیا بر د ہو
غرق ہووے تا بہ انشائے برہمن آب میں
ہوترے سینہ میں جب بحر معانی موج زن
قطرہ سے روشن ہو صد معنی روشن آب میں

www.allurdu.com

ہو ترا فیض سخن گر معنے نطقِ فصیح
بلبلے مانند بلبل ہون نوزن آب میں

توصف آراہوجو دریا میں تو اک کرم آب
ہو عد دکے قتل کو سو سو تہتمن آب میں

روئے دریا پر بناتے ہیں ہم موج و حباب
بہر سر بازانِ لشکر خود جوشن آب میں

نور وظلمت ہمدگر دشن ہیں پر حیراں ہوں میں
تیرے خنجر میں ہے کیوں آتش بہ آہن آب میں

باد پا تیرا ہے یوں آتش قدم بر روئے خاک
ہووے جوں برقِ درخشاں سایہ افگن آب میں

عکس ابھی دریا میں ہے اورسن سے اُڑ جاتا یوں
روح گویا اُڑ گئی اور رہ گیا تن آب میں

تیرا فیل کوہ پیکر بسکہ دریا سیر ہے
ڈالے وہ کو ہ رواں جب اپنا دامن آب میں

ہو ہوائے شوق میں سر پر ہما اقبال کا
ماہی دولت کا ہو تیرے نشیمن آب میں

مثل اب آئے و لیکن سرعت رفتار سے
اُوپر اُوپر جائے مثل ابر بہمن آب میں

نسر طائر نسر واقع چرخ پرتا ہوں شہا
اور زمیں پہ ہووے تا ماہی کا مسکن آب میں

www.allurdu.com

گر ترا نور نہیں چشم میں کیا ہے اس میں
کہنا فیہ نظر عین خطا ہے اس میں

دل کو کیا دیکھیگا تو چیر کے کیا ہے اس میں
اب تو قطرہ بھی نہیں خوں کا رہا ہے اس میں

رسن انداز ہے چاہ ذقن یار میں زلف
نہیں معلوم کہ دل کس کا گرا ہے اس میں

عشق کی تلخی حسرت کی جو لے لے کے مزے
بے مزا رہتے ہیں ہم کچھ تو مزا ہے اس میں

تو نگیں تو ڑ نہ دل کا کہ بڑی کاوش سے
اسم کو میں نے ترے کندہ کیا ہے اس میں

کبھی کرتا ہوں فغاں اور کبھی ضبط فغاں
نہیں معلوم وہ خوش آئیں ہے یا ہے اس میں

خضر ساقی ہو تو میں جام نہ لوں گر جا نوں
کہ نہیں جام میں مے آب بقا ہے اس میں

دیکھے عشق میں جاں دامن و قیس و فرہاد
اور ابھی دیکھئے کس کس کی قضا ہے اس میں

اس جفاکیش کے نامہ کو پڑھوں کیا قاصد
جو کہ قسمت کا لکھا تھا سو لکھا ہے اس میں

جا پڑا پاؤں پہ قاتل کے تڑپ کر کشتہ

www.allurdu.com

سرد ہونے پہ بھ گرمی وفا ہے اس میں
کیا بگولے کی طرح خاک کا پتلا اے ذوق
اُڑتا پھرتا ہے بھری جب سے ہوا ہے اس میں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ہفتا دو دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

مردار ہیں وہ طائرِ سدرہ ہی کیوں نہ ہوں
تیر نگاہ یار کی جو دُور زد سے ہیں

خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہر اک نیک و بد سے ہیں

وہ مست ہوں کہ رکھے قدح کش تیمناً
بنیاد میکدہ مری خشت لحد سے ہیں

جانداد گانِ عشق سے پوچھو فنا کی راہ
اس میں جناب خضر ابھی نابلد سے ہیں

چشم ثمر ہے سرو سے ان کو جو بے وقوف
رکھتے اُمید دوستی اس سرو قد سے ہیں

دو گالیاں کہ بوسہ خوشی پر ہے آپ کی
رکھتے فقیر کام نہیں رد و کد سے ہیں

بر میں خنک دلون کے ہو گر خرقہ فقیر
سمجھو کہ کرتے برف کی پوشش نمد سے ہیں

جتنے مزے ہیں یاں رشِ نشہ شراب
ہو جاتے بے مزہ ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں

ہر چند ناتوان ہیں مگر رکھتے دل قوی

www.allurdu.com

ہم عشق کی کمک سے جنوں کی مدد سے ہیں

جا ان لبا سیوں کے نہ ظاہر لباس پر

عاری عبائے ہوش قبلائے خرد سے ہیں

دل کے ورق پہ ثبت ہیں صد مہر داغ عشق

ہم کرتے ذوق عشق کا دعویٰ سند سے ہیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱۵

بلائیں آنکھوں سے ان کی مدام لیتے ہیں
ہم اپنے ہاتھوں کا مژگاں سے کام لیتے ہیں

ہم انکی زلف سے سودا جو دام لیتے ہیں
تو اصل و سود وہ سب دام دام لیتے ہیں

ترے خام کی پے روہیں جتنے فتنے ہیں
قدم سب آن کے وقت خرام لیتے ہیں

شب و صال کے روز فراق میں کیا کیا
نصیب مجھ لیں مرے انتقام لیتے ہیں

ترے اسیر جو صیاد کرتے ہیں فریاد
تو پھر وہ دم بھی نہیں زیر دام لیتے ہیں

ہم اُن کے زور کی قائل ہیں زد رباز ومیں
جو عشق میں دل مضطرکو تام لیتے ہیں

جھکائے ہے سر تسلیم ماہ نو پر وہ
غرور حسن سے کس ک سلام لیتے ہیں

ترے قتیل بتاتے نہیں تجھے قاتل
جب اُن سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہیں

قمر کا داغ بھلا آئے کس حساب میں واں
وہ مول ایسے ہزاروں غلام لیتے ہیں

ہمارے ہاتھ سے اے ذوق وقت نے نوشی

www.allurdu.com

ہزار ناز سے وہ ایک جام لیتے ہیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

سلام کرتے ہیں انکو جدھر دیکھتے ہیں
اور ان کو دیکھو ذرا وہ کدھر کو دیکھتے ہیں

وہ دیکھیں بزم میں پہلے کدھر کو دیکھتے ہیں
محبت آج ترے اثر کو دیکھتے ہیں

یہ لوگ کیوں مرے عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں
انہیں تو دیکھیں ذرا وہ کدھر دیکھتے ہیں

وہ اپنی برش تیغ نظر کو دیکھتے ہیں
ہم اُن کو دیکھتے ہیں اور جگر کو دیکھتے ہیں

جب اپنے رونے میں وز جگر کو دیکھتے ہیں
دھوئیں پہ اُڑتا ہوا خشک و تر کو دیکھتے ہیں

نہ خیرو شرکو نہ عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں
جدھر کوآپ نہ ہوں ہم ادھر کو دیکھتے ہیں

میں چپکا دیکھ رہا ہوں جگر کے داغوں کو
کہ چارہ گر انہیں وہ چارہ گر کو دیکھتے ہیں

اُن آہوؤں سے کہو دیکھیں میری آنکھوں کو
جو آب جو میں گل نیلو فر کو دیکھتے ہیں

ہے اُن کی چشم کی گردش پہ گردش عالم
جدھر ہو انکی نظر سب ادھر کو دیکھتے ہیں

ہماری وصل کی شب ہے دیا شب محشر

www.allurdu.com

کہ اُٹھ کے صبح قیامت سحر کو دیکھتے ہیں
ہوا کے گھوڑے پہ کس برق وز کو دیکھا تھا
کہ طمطراق پہ ہم کرو فر کا دیکھتے ہیں
پڑیگا سایہ زلف اس پہ بھی ضرور کبھی
کہ پیچ و تاب تمہاری کمر کو دیکھتے ہیں
ہم انکے کوٹھے پہ چڑھکر ہیں ڈھونڈتے مہ عید
کدھر کو چاند ہے اور ہم کدھر کو دیکھتے ہیں
خدا کا بندہ ہو زاہد خدا کو دیکھ ذرا
کہ زر کے بندے زمانہ میں زر کو دیکھتے ہیں
اُدھر شفق میں ہے شام اور ادھر ہمیں دیکھو
ابھی سے دمبدم اُٹھ کر سحر کو دیکھتے ہیں
نہ پوچھو شغل اسیری میں ہم غریبوں کا
کبھی قفس کو کبھی بال و پر کو دیکھتے ہیں
وہ دن تو عید کا ہوتا ہو دن ہمارے لئے
تمہارا اُٹھ کے جو منہ ہم سحر کو دیکھتے ہیں
یہ کس کو دیکھ فلک سحر گرا ہو غش کھاکر
پڑاز میں پہ جو نور ممتر کو دیکھتے ہیں
سوال جو ہر آئینہ ہے بہ چشم پر آب
کہ منہ پہ خاک ملے کیوں ہنر کو دیکھتے ہیں
بہار کو ہیں دکھاتے ستارہ سحری
تمہارے کان میں جب ہم گہر کو دیکھتے ہیں

www.allurdu.com

فنار کو ہیں راہ میں پتھر جو بن کے بیٹھے ہیں
اُنہی کو دیکھ کے ہنستے شرر کو دیکھتے ہیں

وہ نے چشم کے دُنبالہ پر وہ خال سیاہ
سنان ترک نظر پر زسپر کو دیکھتے ہیں

عرق کے قطرے نہیں دیکھتے ہیں اس رُخ پر
ستارے دھوپ میں ہم دوپہر کو دیکھتے ہیں

الٰہی آگ یہ سینہ میں ہے کہ آفت ہے
عرق کی جا پہ نکلتے شرر کو دیکھتے ہیں

بنا کے آئینہ ہیں دیکھتے جو آئینہ گر
ہنرو ر اپنے بھی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں

زیادہ سر ہو جو دشمن تو ہم سمجھتے ہیں
تڑپتا خاک پہ مارِ دو سر کو دیکھتے ہیں

نگیں کو دیکھ لیں چاہیں جو نام عالم میں
کہ سینہ کا وی میں یاں نامور کو دیکھتے ہیں

خراشِ ناخن وحشت سے چارہ گر میرے
شکستہ بخیہ زخم جگر کو دیکھتے ہیں

اُٹھائی آنسوؤں نے کس پہ آج ہے تسبیح
سفر ہے جاں کا جو فالِ سفر کو دیکھتے ہیں

کسی کی کاوش مژگاں سے بر سرِ مژگاں
ٹپکا قطرہ خونِ جگر کو دیکھتے ہیں

جہان کے آئینہ سے دل کا آئینہ ہے

www.allurdu.com

اس آئینہ میں ہم آئینہ کو دیکھتے ہیں
دکھا دو تم لب میگوں پہ خندہ نمکیں
کہ یاں تو ساغر مے میں شکر کو دیکھتے ہیں
عیار نقدِ محبت کا دیکھ سختی پر
لگا کے ذوق کسوٹی پہ زر کو دیکھتے ہیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱۷

ہم سے ظاہر و پنہاں جو اس غارتگر کے جھگڑے ہیں
دل سے دل کے جھگڑے ہیں نظروں سے نظر کے جھگڑے ہیں

جیتے ہی جی کیا ملکِ فنا میں ساتھ بشر کے جھگڑے ہیں
مرے اِدھر سے جبکہ چھٹے تو جا کے اُدھر کے جھگڑے ہیں

کیسا مومن کیسا کافر۔ کون ہے صوفی کیسا رند
سارے بشر ہیں بندے حق کے سارے شر کے جھگڑے ہیں

اک اک جو روستم پر اُس کے سو ا سوداغِ دل ہیں گواہ
ہم جو اس سے جھگڑے ہیں حق ثابت کر کے جھگڑے ہیں

غم کہتا ہے دل میں رہوں میں جلوہ جاناں کہتا ہے کہ
کس کو نکالوں کس کو رکھوں ! یہ گھر کے جھگڑے ہیں

بحر میں موتی پانی پانی۔ لعل کا دل خوں پتھر میں
دیکھو! لب و دنداں سے تمہارے لعل و گہر کے جھگڑے ہیں

دوست کے گھر میں دشمن ہو جب سنگ ہمارے سینہ پر
دل کا ذکر رہا کیا باقی ۔پھر تو سر کے جھگڑے ہیں

حضرتِ دل کا دیکھنا عالم ہاتھ اُٹھائے دُنیا سے
پاؤں پسا رے بیٹھے ہیں او ر سر پہ سفر کے جھگڑے ہیں

ذوق مرتب کیونکہ ہو دیواں شکوہ فرصت کیس سے کریں
باندھے گلے میں ہم نے اپنے آپ ظفر کے جھگڑے ہیں

www.allurdu.com

آج اُن سے مدعی کچھ مدعا کہنے کو ہیں
پر نہیں معوم کیا کہو ینگے کی کہنے کو ہیں

وصفِ چشم و وصف لب اس یار کا کہنے کو ہیں
آج ہم درسِ اشارات و شفا کہنے کو ہیں

ہیں دہن غنچوں کے وا کیا جانے کیا کہنے کو ہیں
شاید اس کو دیکھ کر صلِّ علیٰ کہنے کو ہیں

کہہ دے شبنم سے نہ بھر سیماب کے کان میں
بلبلیں احوالِ دل کچھ اے صبا کہنے کو ہیں

دیکھے آئینے بہت ۔بن خاک ہیں ناصاف سے
ہیں کہاں اہل صفا اہلِ صفا کہنے کو ہیں

دم بدم رک رک کے ہے منہ سے نکل پڑتی زباں
وصف اس کا کہہ چکے فوارے یا کہنے کو ہیں

اب تو رات آخر ہوئی میری طرف دیکھو ذرا
مسجدوں میں لوگ اذاں اے مہ لقا کہنے کو ہیں

میں ترے ہاتھوں کے قرباں واہ کیا مارے ہیں تیر
سب دہانِ زخم منہ سے مرحبا کہنے کو ہیں

میرے دل کے آبلے دیکھے تو منہ فق ہو گئے
زرد یُوں ہی دنہ ہائے کہر با کہنے کو ہیں

دیکھ تو لے پہنچے کس عالم سے کس عالم میں ہیں

www.allurdu.com

نا لہائے دل ہمارے نار سا کہنے کو ہیں
گاہ دامنگیر بادو گہ بیا باں گردِ خاک
اب تو تیرے عاشقوں کے دست و پا کہنے کو ہیں
وہ جنازہ پہ مرے کس وقت آئے دیکھنا
جبکہ اذان عام میرے اقربا کہنے کو ہیں
ہے جہاں مانندِ مجمر اور ہم مثل سپند
اب چلے جائیں گے آئے اک صدا کہنے کو ہیں
پوچھو قاتل سے کریگا قتل آکر کب تلک
اپنی تاریخ آج ہم پیش ازقضا کہنے کو ہیں
میرے سودا کا اطبا رکر نہیں سکتے علاج
یونہی خبطی خبط و مالیخو لیا کہنے کو ہیں
مٹ گئے جو ہر وفا کے اُٹھ گئے سب اہل دل
اب وفا ہے نام اور باوفا کہنے کو ہیں
ہے صفائے دل وہی جسمیں عیاں ہو شکل یار
یوں تو آئینوں کے دل بھی با صفا کہنے کو ہیں
کیا تماشا ہے کہ انکے کان میں اُٹھا ہے درد
ہم جو آئے دردِدل اپنا ذرا کہنے کو ہیں
بے سبب سو فار انکے منہ نہیں کھولے ہیں ذوق
آئے پیکِ مرگ پیغام قضا کہنے کو ہیں

www.allurdu.com

کرے وحشت بیاں چشمِ سخن گو اسکو کہتے ہیں
یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولے جادو اُسکو کہتے ہیں

سوالِ بوسہ کو ٹال ا۔جواب چین ابر وسے
براتِ عاشقاں بر شاخ آہو اس کو کہتے ہیں

جگر اور د کا جتنا حوصلہ تھا ٹل گیا سارا
نگہ کے تیر کا ہونا ترازو اس کو کہتے ہیں

عدوئے نیشن زن ہر دم ہے میرے در پے ایذا
یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ ۔بچھو اسکو کہتے ہیں

گوار تلخی مے کیوں ن ہو ہم خستہ جانوں کو
کہ دارو تلخ ہے بہتر ہے دارو اسکو کہتے ہیں

گرہ کھولی ذرا اُسنے جو اپنی زلف مشکیں کی
معطر ہو گیا آفاق ۔خوشبو اسکو کہتے ہیں

جوپوچھے عقل یہ دل سے بتا کیا نام ہے تیرا
کہوں ۔دیوانہ چشم پر یرو اسکو کہتے ہیں

کھچی شیریں نہ دل سے کوہکن نے کوہ کو کاٹا
محبت یہ نہیں ہے زور بازو اسکو کہتے ہیں

اج سو بار آئی ذوق پر جبتک نہ وہ آئے
نہ پایا دم نکلنے میر ا ۔ قابو اسکو کہتے ہیں

www.allurdu.com

۲۰

قصد جب تیری زیارت کا کبھو کرتے ہیں
چشم پُر آب سے آئینے وضو کرتے ہیں

کرتے اظہار ہیں در پردہ عداوت اپنی
کیوں مرے آگے جو تعریف عدو کرتے ہیں

دل کا یہ حال ہے پھٹ جائے ہے سو جائے سے
اور اگر اک جائے سے ہم اس کو رفو کرتے ہیں

توڑ دیں اک نالہ سے اس کا سہ گردوں کو مگر
نوش ہم اس میں کبھی دل کا لہو کرتے ہیں

قد دلجو کو تمہارے نہیں دیکھا شاید
سر کشی اتنی جو سرِ دِ لب جو کرتے ہیں

www.allurdu.com

ہے جی میں اپنے غرہ جوہر کو توڑ دوں
آئینہ خیال مکدر کو توڑ دوں

دُنیا سے میں اگر دل مضطر کو توڑ دوں
سارے طلسم و ہم مُکدر کو توڑ دوں

میں کاٹ دوں پہاڑ کو پتھر کو توڑ دوں
پر کیونکہ غیر سے بُت کافر کو توڑ دوں

دشت جنوں میں جو اُٹھا یا ذرا قدم
پائے رفیق و ہمت رہبر کو توڑ دوں

کیا دشمنی ہے اہم کرم سے کہے ہے چرخ
یاں جھکاؤں شاخِ ثمر ور کو توڑ دوں

ساقی لڑائیوں سے تری چاہتا ہے جی
باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں

احسان ناخدا کے اُٹھائے میری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑدوں لنگر کو توڑ دوں

ہر موج بحرِ عشق کو یہ بل ہے بل بے زور
کہتی ہے دست و پائے شنا ور کو توڑ دوں

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلاہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

اے آشنا نہ پوچھ گر انبای گناہ

www.allurdu.com

کشتی میں ہوں تو بوجھ سے لنگر کو توڑ دوں
پھر اس مژہ کو یاد کرے دل تو دل میں ذوق
نشتر چبھو کے میں سرِ نشتر کو توڑ دوں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

آفت جاں دل کو ہیں تن کی قفس کی تیلیاں
ورنہ یاں ہیں بال و پر تا رِ نفس کی تیلیاں

استخواں ہیں اس تنِ لاغر میں خس کی تیلیا ں
تیلیاں بھی وہ کہ جو ستر برس کی تیلیاں

رخصت پر واز گر دیویں قفس کی تیلیاں
جاکے دیکھ آئین جو کچھ رکھتی تھیں خس کی تیلیاں

دل کے شعلوں سے قفس کے پیش و پس کی تیلیاں
لیجئے مژگاں کی مجھ بے دسترس کی یلیاں

گر رگ گل سے ہوں بُلبل کی قفس کی تیلیاں
کانتے آنکھوں میں چبھوئیں اسکے خس کی تیلیاں

طائر ان رنگ گل کا فکر کیا اے باغباں
ہیں یہی رگہائے گل اس کے قفس کی تیلیاں

میں ہوں دیوانہ کسی کے سبزہ رخسا ر کا
مار و پھولوں کی جگہ تم مجھ کو خس کی تیلیاں

اے مہندس مرغِ ساعت کو اگر کرتا ہے بند
لے ہوا میں اُڑ کے آواز جرس کی تیلیاں

سوز غم سے ہیں سلگتے جسم و جانِ ناتواں
کب کا یہ کوڑا تھا یارب کے برس کی تیلیاں

کشتہ مژگاں کے گنبد کا ہے مرقد اے صبا

www.allurdu.com

جا لگا اس پر عوض زریں کلس کی تیلیاں
طائر رنگ حنا کا شوق اگر ہو اے پری
تیرے ہاتھوں کی لکیریں ہوں قفس کی تیلیاں
چشم گریاں نے اگر کی اس برس برسات خوب
سبزہ ہو جائیں گی سب میرے قفس کی تیلیاں
ہے دوائی اس شجر کیواسطے تارزہ خزاں
پتے نچکر رہ گئیں خالی سرس کی تیلیاں
شیخ کی داڑھی تو حاضر ہے لگا دے ساقیا
گرخس شیشہ کو ہیں درکا رخس کی تیلیاں
موئے مژگاں ہیں کہ رکھتے ہیں ترے شہباز چشم
آشیاں کیواسطے چن چن کے خس کی تیلیاں
ہے پئے مرغ دل بلبل رگ گل کا تفس
اس سے نازک اور کیا ہونگی قفس کی تیلیاں
گر ہے اے صیاد ناداں تجھ کو آرائش کا شوق
مت بنا پیتل سے قفس کی تیلیاں
جو ہیں مرغ تر داغ انکے قفس کے واسطے
چاہئیں صندل کی چوبیں اور خس کی تیلیاں
اُڑ کے جا پہنچے ہوائے شوق میں تنکے کی طرح
تھیں جو ٹانگیں قاصد ان زودرس کی تیلیاں
طرز نالہ مجھ سے گر سیکھیں جلادیویں ابھی
صوت قفنس بن کے آوازیں جرس کی تیلیاں

www.allurdu.com

شیخ تل شکری جو لائے لعل لب کے سامنے
گل کا دور نا تھا مگر شاخ عدس کی تیلیاں
سلسلہ وابستہ تھا کچھ عالمِ معنی سے ذوق
ورنہ تھیں یہ تیلیاں کب اپنے بس کی تیلیاں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲۳

وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں

پھر مجھے لے چلا ادھر دیکھو
دل خانہ خراب کی باتیں

واعظا چھوڑ ذکرِ نعت خلد
کر شراب و کباب کی باتیں

حرف آیا جو آبرو پہ مری
ہیں یہ چشم پُر آب کی باتیں

مہ جبیں ! یاد ہیں کہ بھول گئے؟
وہ شب ماہتاب کی باتیں

تجھ کو رسوا کرینگی خوب سے دل
تیری یہ اضطراب کی باتیں

جاؤ ہوتا ہے اور بھی خفقاں
سُن کے ناصح جناب کی باتیں

جام مے لب سے تو لگا اپنے
چھوڑ شرم وحجاب کی باتیں

سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں

دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصہ زلف

www.allurdu.com

کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں
ذکر کیا جوش عشق میں اے ذوق
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ردیف و

۱

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ناخن خدا نہ دے تجھے اے پنجہ جنوں
دے گا تمام عقل کے بخیئے ادھیڑ تو

اُلفت کا گر ہے نخل تو سر سبز ہوئے گا
سو بار جڑ سے پھینکدے اسکو اُکھیڑ تو

عمر رواں کا توسن چالاک اس لئے
تجھ کو دیا کہ جلد کرے یاں سے ایڑ تو

اے زاہد دورنگ نہ پیر آپ کو بنا
مانند صبح کا ذب ابھی ہے ادھیڑ تو

اس صید مضطرف کو تامل سے ذبح کر
دامان و آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو

جو سوتی بھیڑ اپنے شروشور سے جگائے
دروازہ گھر کا اس سگ دنیا سے بھیڑ تو

چھٹتا ہے کوئی مر کے گرفتار دام زلف
تربت پہ سکی جا ل کا پائے گا پیڑ تو

یہ تنگنائے دہر نہیں منزل فراغ
غافل نہ پاؤں حرص کے پھیلا سکیڑ تو

www.allurdu.com

آوارگی سے کوئے محبت کی ہاتھ اُٹھا
اے ذوق یہ اُٹھا نہ سکے گا کھکیڑ تو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲

جو کہوے قدِ یار کی تصویر دکھا دو
تم لکھو الف اور وہی تحریر دکھا دو

دیکھو سرِ مقتل نہ کہیں چھوڑ دے بسمل
پہلے مجھے تم یار کی شمشیر دکھا دو

حالت طپش دل کی مرے پوچھیں اگر وہ
تم اُن کو تڑپتا ہو ا انچھیر دکھا دو

گر دیکھ لے زاہد تو پھر ایمان ہی لائے
تم مصحف رُخ اس کو بہ تدبیر دکھادو

گر چاہو ثریا ہو نہاں پردہ شب میں
جھمکوں کو تہ زلف گرہ گیر دکھادو

وہ برقِ نگہ اپنا ہے دکھلا رہی عالم
اس نالہ جانسو ر کا اک تیر دکھادو

گر وہ نہیں آسکتے یہاں تک تو بلا سے
لاکر کوئی اُن کی مجھے تصویر دکھا دو

دیتے ہیں خبر غیب کی گر شیخ جی صاحب
کہ دو کہ ہمیں تم خط تقدیر دکھا دو

اک جان ہے اک دل ہے سو ہیں یکرخ و یکرنگ تم
چاہو تو ہر رنگ میں تاثیر دکھا دو

لطف و کرم یار کیتم پر جو ہیں منکر

www.allurdu.com

ذوق آج اُنہیں تم یار کی تحریر دکھا دو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۳

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو

عزیزو اس کو نہ گھڑیاں کی صدا سمجھو
یہ عمر رفتہ کی اپنی صدائے پا سمجھو

سمجھ تو کور سوادوں کو ہو جو علم نہ ہو
اگر سمجھ بھی نہ ہو کو رِ بے عصا سمجھو

پڑے کتاب کے قصوں میں کیا کردوں صاف
صفا ہو دل تو بہ ازر وضتہ الصفا سمجھو

ہنسے وہ رونے پہ میرے تو پھر صفِ مژگاں
نہ سمجھو چشم پہ دیوار ِ قہقہا سمجھو

نفس کی آمد و شد ہے نماز اہل حیات
جو یہ قضا ہو تو اے غافلو قضا سمجھو

تمہاری راہ میں ملتے ہیں خاک میں لاکھوں
اس آرزو میں کہ تم اپنا خاک پا سمجھو

دعائیں دیتے ہیں ہم دل سے تیغ قاتل کو
لب جراحت دل کو لب دُعا سمجھو

بہا دیا مراخوں اس نے اپنے کوچہ میں
اسی کی یارو دیت سمجھو خوں بہا سمجھو

سمجھ ہے اور تمہاری کہوں میں تم سے کیا

www.allurdu.com

تم اپنے دل میں خدا جانے سُن کے کیا سمجھو
تمہیں ہے نام سے کیا کام مثلِ آئینہ
جو روبرو ہو اُسے صورت آشنا سمجھو
نہیں ہے کم زرِ خالص سے زردی رخسار
تم اپنے عشق کو اے ذوق کیمیا سمجھو

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۴

پتھر ا دیا جلوہ نے ترے چشم صنم کو
چکرا دیا غمزہ نے ترے طوف حرم کو

جب سے کہ لکھا ہے ترا وصفِ رُخ زیبا
چومے ہے قلم لوح کو اور لوح قلم کو

رونق ہے بہار گل رخسار سے تیری
گلزار حدوث و چمنستان قدم کو

جائے نہ کجی طبع جفا پیشہ سے ہرگز
کس طرح نکالے کوئی شمشیر کے خم کو

کیا ڈھونڈتا ہے تو عملِ بغض و محبت
چلتا ہوا تعویز سمجھ نقش درم کو

ہیں اشک کباب اشک ترے سوختہ جاں کے
پر کرتے ہیں خوں شبنم گرزار ارم کو

دیوانہ تریا قید سے ہستی کی جو چھوٹا
چڑھ جائے گا اک زلزلہ صحرائے عدم

جس دن سے زمیں پر ہے فلک خاک ہے اُڑتی
دیتے تھے یہاں اہ نہ اس سبز قدم کو

خوبی سے نہیں رونق بازارکو یوسف
اس شکل و شمائل پہ بکا چند درم کو

کیا دیگا دم آکر کسی بے دم کو مسیحا

www.allurdu.com

اللہ سلامت رکھے اس تیغ کے دم کو
دے جام مجھے چشم عنایت سے جو ساقی
دکھلاؤں تماشا ابھی کیخروجم کو
بد ہو کوئی یا نیک رقم کا ہے اس کا
احوال بد و نیک سے کیا کام قلم کو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۵

دن کٹا جایئے اب رات کدھر کاٹنے کو
جب سے وہ گھر میں نہیں دورے ہے گھر کاٹنے کو

ہائے صیاد ! تو آیا مرے پر کاٹنے کو
میں تو خوش تھا کہ چھری لایا ہے کاٹنے کو

اپنے عاشق کو نہ کھلواؤ کنی ہیرے کی
اس کے آنسو ہے کفایت ہیں جگر کاٹنے کو

دانت انجم سے نکالے ہوئے تجھ بن مجھ پر
منہ فلک کھولے ہے اے رشک قمر کاٹنے کو

وہ شجر ہوں نہ گل و بار نہ سایہ مجھ میں
باغباں نے ہے لگا رکھا مگر کاٹنے کو

سرو گردن جگر و دل ہیں یہ چاروں حاضر
چاہے دل یار کا چورنگ اگر کاٹنے کو

شام ہی سے دل بیتاب کا ہے ذوق یہ حال
ہے ابھی رات پڑی چار پہر کاٹنے کو

www.allurdu.com

چرخ ضدی ہی کوئی ضد نہ دلادے اسکو
کہ سُنے غرقے تو جلادے اسکو

دیکھیں تم کیسے بھلکو ہو جسے کرتے ہو یاد
بھول تو جاؤ بھلا میرے بھلا وے اسکو

قالبِ خاکی انسان کو بنا کر کچا
عشق کی آگ میں ڈالا کہ پکا دے اسکو

آبرو خاک میں دی اس نے ملا آئینہ کی
مجھ سے ہو آئینہ تو منہ نہ دکھاوے اسکو

منہ ہے کیا شمع کا ہو بزم میں تجھ سے روکش
چٹکیوں میں ابھی گلگیر اُڑا دے اسکو

آئے تصویر ہی اسکی وہ نہ آئے تو نہ آئے
پر مرے پاس کوئی کھینچ ہی لاوے اسکو

پیار کی بات یہ مجھ سے نہیں اک اور سے ہے
تیر خو ہے کہے مجھ کو سنا وے اسکو

وہ عیادت کو مری آئے تو کیونکر آئے
مر بھی جاؤں تو ذرا رحم نہ آوے اسکو

مشتِ کاک اپنی ہم اس کوچہ میں کل پھینک آئے
اب وہ ذوق آپ اُٹھائے نہ اٹھاوے اسکو

۷

دانہ خرمن ہے ہمیں قطرہ ہے دریا ہم کو
آئے ہے جُز میں نظر کل کا تماشا ہم کو

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہم کو

ہم وہ مجنوں ہیں کہ دل اپنا ہے صحرا ہم کو
اور جوں خیمہ لیلےٰ ہے سویدا ہم کو

اس نے خط جو قلم سر سے لکھا ہم کو
لکھا ایمائے خموشی ہے یہ گویا ہم کو

رکھ مکدر نہ بس اے چرخ تو اتنا ہم کو
ہم نے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو

شوق ہستی میں ہے گلگشت چمن کا ہم کو
چاہیئے جائے عصا گردن مینا ہم کو

ہو دیگا کشتی طوفاں زدہ تابوت اپنا
آگیا اپنے اگر مرنے پہ رونا ہم کو

بستگی دلکو ہے کیوں اس گرہ زلف کیساتھ
کیا کہیں کچھ نہیں کھلتا یہ معما ہم کو

ہم وہ مجنوں ہیں کہ گرد رم آہو کی طرح
بھاگے ہے دُور رہی سے دیکھ کے صحرا ہم کو

کس سے تدبیر درستی ہو ہماری جوں زلف

www.allurdu.com

کہ شکستوں سے بنایا ہے سراپا ہم کو

جا بجا نام تو جوں نقش قدم چھوڑ گیا
خاک گم ہو کے گیا ڈھونڈنے عنقا ہم کو

اور ہمدرد کہاں ہونہو اے حضرتِ دل
درد اب تم کو ہمارا ہو تمہارا ہم کو

پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سے کتا ہے وہ مست
کیا بنانا تھا ہتھیلی کا پھپولا ہم کو

اثرِ کفر ہے طاعت سے بھی اپنی پیدا
نقش سجدہ کا ہے پیشانی پہ ٹپکا ہم کو

نخل خرما کی طرح باغِ محبت میں ملا
کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہم کو

ایک دم تنگ وہ آئے تھے بغل میں اس پر
غم دوری سے کیا تنگ ہے کیا کیا ہم کو

دم میں اب دم نہ رہا اپنے جو ٹھہریں کوئی دم
ہوں مگر ہو ترے آنے کا بھروسا ہم کو

آن پہنچی سر گرداب فنا کشتی عمر
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھوکا ہم کو

ہو سکے لاغری وضعف کہاں مانع شوق تیری جانب
پر پرواز میں اعضا ہم کو

ہم گئے جسکی طرف جوں گل بازی اُس نے
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہم کو

www.allurdu.com

رشک تھا اپنے نوشتہ پہ کہ اس نو خط نے
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہم کو

ہر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خار سر دشت
اے جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہم کو

کرتے جوں کوہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو

اپنا ہے کعبہ مقصود فقط گوہر دل
طوف گرد اب صفت چاہئے اپنا ہم کو

لگ گئی آنکھ جو سو دے میں تری زلفوں کے
شب سیاہی نے کئی بار دبا یا ہم کو

حرف تلخ اس لب شیریں سے ہر اک بات پہ آہ
ناصحا سنتے ہیں ہم کچھ تو ہے میٹھا ہم کو

خاک سے کیونکہ ہماری گل رعنانہ اُگے
کہ کسی گل کی دورنگی نے ہے مارا ہم کو

ایک دم عمر طبیعی ہے یہاں مثل حباب
فکر امروز ہے نے ہے غم فردا ہم کو

جتنے عاشق ہیں بہم ۔ ایک کا ہے ایک عزیز
شمع شے چاہیے ہے خون کا دعویٰ ہم کو

کیا ستم ہے کہ پئے قطع رہِ عشق فلک
آرہ ساں دیتا ہے دنداں عوض پا ہم کو

دل میں تھے قطرہ خوں چند ۔ سو مانند انار

www.allurdu.com

نہ رہے وہ بھی جب الفت نے نچوڑا ہم کو
مل گئیں خاک میں جو صورتیں ہے انکا خیال

کیوں نہ فانوس خیالی ہو بگولا ہم کو
ہم وہ ہیں وحشی لاغر کہ چھپا لیتی ہے
زیر دامن نگہ آہوئے صحرا ہم کو

ہم نہ کہتے تھے کہ ذوق اسکی تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہم کو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۸

آسماں اور وہ انسان بناتا ہم کو
خاک میں تھا مگر اس ڈھب سے ملاتا ہم کو

ذبح کیوں کرتے ہی فتراک سے باندھا ہم کو
چھوڑ ۔ ہونے دے تڑپ کر ابھی ٹھنڈا ہم کو

دل شکستہ مگر اس یار نے سمجھا ہم کو
خط بھی جو خط شکستہ ہی سے لکھا ہم کو

باعث رشک ہوا عشق ہمارا ہم کو
تجھ بن دیکھے ہے غش جس نے کہ دیکھا ہم کو

کر دیا گر یہ نے آخر سبک ایسا ہم کو
لے گئے اشک بہا جوں کف دریا ہم کو

اس پہ مرتے ہیں کہ کیوں غیر کو تو نے مارا
وہ نصیب اس کو ہوئی تھی جو تمنا ہم کو

ہے وہی جنبش لبہاتے جراحت پسِ قتل
کس لب تیغ کے بوسہ کا ہے لپکا ہم کو

ہم و ہ ہیں گرم روِ راہ وفا جوں خورشید
سایہ تک بھاگ گای چھوڑ کے تنہا ہم کو

ٹپکا مژگاں سے لہو ہو کے جگر آخر کار
ایک مدت سے اسی ٹپکے کا ڈر تھا ہم کو

کال سرمہ کا تمہیں چاہیئے زیبائش کو

www.allurdu.com

اختر سوختہ ہے اپنا ہی زیبا ہم کو
یہ تو یوں مضطرب ۔ اور سینہ میں لاکھوں روزن
دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہم کو
خطِ توام سے لکھو گور پہ تاریخ وفات
کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہم کو
کون فلطید ہ تھا خاک سرِ کو پر تیری
خواب شب بستر مخمل پہ نہ آیا ہم کو
جسکی آواز سے ہوں رونگٹے سو ہاں کے کھڑے
وہ محبت نے دیا سلسلہ پا ہم کو
اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اس ظالم کی
کہ دیا زہر بھی گر اس نے تو میٹھا ہم کو
دیکھا آخر نہ کہ پھوڑے کی طرح پُھوٹ بہے
ہم بھرے بیٹھے تھے کیوں آپ نے چھیڑا ہم کو
ٹپکے ہی جائے عرق ہر بُن مو سے پیکاں
یہ ہدف کس نے کیا تیر بلا کا ہم کو
ہم سفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا لیکن
جادہ پہنچانے گیا تالب دریا ہم کو
ہم وہ ہیں رند کہ اس عالم پیری میں بھی ہے
اُنس میخانہ سے جوں پنبہ مینا ہم کو
سنگدل ہیں اب گور میں بھی بھاری ہیں
ہے سوم میں جو ترے آنے کا دھڑکا ہم کو

www.allurdu.com

تو ہنسی سے وہ نہ کہہ مرتے ہیں ہم بھی تم پر
مار ہی ڈالے گا بس رشک ہمارا ہم کو

پھرتے ہی آنکھ کے پھیرینگے گلے پر خنجر
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایما ہم کو

گرمی تپ سے ہوا سوز دروں جو افشا
آگیا مارے خجالت کے پسینا ہم کو

حسرت اے خواری وحشت کہ گریبان کا تار
ہو گیا یف سے تار رگ خار ا ہم کو

کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہم نے
کہے جب تک کہ نہ قم قم لب مینا ہم کو

ہم تبرک یں بس اب کر لے زیارت مجنوں
سر پہ پھرتا ہے لئے آبلہ پا ہم کو

وصل کا اس کے تصور جو بندھا رہتا ہے
تو مزے ہجر میں بھی آتے ہیں کیا کیا ہم کو

واہ قسام ازل ۔صدقہ ہم اس قسمت کے
جامِ عشرت اُسے اور داغ تمنا ہم کو

کشتہ ہی ہوتا ہے اسیر کہ مثل سیماب
کچھ کندہ سے نہیں خون کا دعوے ہم کو

رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح
ہاتھ سے اس بُت بیدرد کے ایذا ہم کو

ذوق صیدی ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا

www.allurdu.com

ساتھ لڑکوں کے پڑا کھیلنا گویا ہم کو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۹

تمنا نہیں ہے کہ امداد دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مژدہ قلق ہو
یہی حق ہے قاتل اگر حق دلا دے یہ بسمل ترے پاؤں پر جاں بحق ہو
جو مے نوش وہ شوخ رشک قمر ہو تو سرخی نہ کیوں اس کے رخسار پر ہو
غروب آفتاب درخشاں اگر ہو تو کس وجہ پیدا نہ رنگ شفق ہو
کتاب محبت میں اے حضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو
کہ جب آن کر تم کو دیکھا تو وہ ہی لئے دست افسوس کے دو ورق ہو
کرو دونو آنکھوں کے طبقے یہ روشن کہ ہو جاؤ رشک مہ چاردہ تم
سُنا ہے کہ تم نور سے اپنے کرتے منور بہ یک جلوہ چودہ طبق ہو
یہ کشتوں کا اس مانگ کے اک پتا ہے کہ اُن تیرہ بختوں کی تربیت پہ کوئی
اگر سنگ موسےٰ کا تعویذ رکھ دے تو رکھتے ہی بس درمیاں سے وہ شفق ہو

مری زندگی تھی ابھی ستمگر۔ مسیحائی جو کر گئی گیری ٹھوکر
کہ ٹھکرایا تو نے تو یہ تھا سمجھ کر۔ نکل جائے جاں کچھ جو باقی رمق ہو
اگر رشک گلشن نہ ہو مجھ سے باہم تو گلشن میں ہووے یہ وحشت کا عالم
چٹکنا ہو غنچوں کا آوازِ ضیغم ۔ چمن مجھ کو اک وادی لق ذوق ہو
اگر زخم سینہ سے پھاہا اُٹھاؤں ۔تو خشید محشر کو میں تپ چڑھاؤں
اگر پنبہ داغ دل کو دکھاوں۔ تو صبح کا منہ دم میں فق ہو
یہ بحر قوافی غزل کے بدل کر رقم اک غزل کر کہ اے ذوق جس میں
نہ ہو لفظ مغلق نہ تعقید مطلق ۔ جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں ادق ہو

www.allurdu.com

۱۰

جس ہاتھ میں خاتم لعل کی ہے۔ گر اس میں زلف سرکش ہو
پھر زلف بنے وہ دست موسےٰ جس میں اخگر آتش ہو

اے قاتل حلق بریدہ سے ۔ اک شعلہ دل گر سرکش ہو
تو روشن حلقہ جیب کا میری ۔ مثل تنور آتش ہو

ہو تیرا سیہ رُو صبح ہجراں۔ رخصت مجھ سے وہ مہ وش ہو
کیوں! کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیر دود آتش ہو

لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کافر کو
پر بُرش تیغ ناز سے اپنے دل میں کرتے عش عش ہو

دل نخل میں قد کے جوں ذکریا چھپ کر چشم کافر سے
اب ارہ جنبش ابرو سے کیونکر نہ بزیر کشا کش ہو

لبیک و اذاں ۔ناقوس و جرس ۔ یا قلقل مے یا نالہ نے
دل کھینچنے کو اے ہمنفسو ! کوئی تو نوائے دل کش ہو

بن تیرے گھر کی آرایش ۔ جب دشمنِ جاں ہو عاشق کی
محراب طاق کماں بن جائے دستہ نرگس ترکش ہو

مانند نمکداں چرخ پہ انجم حق نے بنائے اپنے لئے
تاہر لب زخم حسرت میرا ہجر کی رات نمک چش ہو

گر کلک اہ کو گردش دوں تو دودہ شمع دل سے مرے
طاؤس فلک کا سینہ ابھ جوں سینہ باز منقش ہو

جب ضعف سے مجھ کو غش آیا تو طنز سے وہ کیا کہتا ہے

www.allurdu.com

بس غش نہ کرو ہم جان گئے تم مرنے پہ زحد غش ہو

کیا خون کے دریا جذب کئے ہیں خاک کوچہ قاتل کے

مدفن کو بھی اس کے سمکش کے ایسی ہی زمیں دل کش ہو

بس چھوڑ و دامن قاتل کا لو ہاتھ بہائے خوں سے اُٹھا

جب اپنا بہا خوں پاؤں پہ اُسکے دل کیوں اُسکا مشوش ہو

کیا رجز کو ک مقطوع و مرفل تم نے غزل یہ لکھی ہے

ذوق اسکی بحر کو سُن کر شاداں روح خلیل و اخفش ہو

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

سگ دُنیا پس از مردون بھی دامنگیر دنیا ہو
کہ اس کُتے کی مٹی سے بھی کتا گھانس پیدا ہو

ہجوم آور جو آنکھوں میں ترا شوق تماشا ہو
تو شاخِ ہر مژہ سے چشم نرگس و ار پیدا ہو

ترے بیمار کو گر اپنے جینے کی تمنا ہو
فلک پر سُن کے ہنستے شادی مرگ عیسےٰ ہو

نہ ہووے دسترس دامانِ وصلِ یار تک ہرگز
اگر چہ سر سے عاشق پاؤں تک دستِ تمنا ہو

مجھے کای چاہیے عقدہ کشا سوز محبت میں
گرہ میری پسند آسا مری فریاد سے وا ہو

درازی میں شب غم کی اگر بہلائے دل مجنوں
خیال زلف لیلےٰ اس کے حق میں الف لیلہ ہو

کرے پرواز مرغ جاں اگر چہ شاخ طوبےٰ تک
پر اس تار نظر سے مثل مرغ رشتہ برپا ہو

حلاوت یاں کہاں جب ہووے آب شور کا دریا
زلال خضر کا اک چشمہ سو بھی سب سے اخفا ہو

تصوریوں کبھی غفلت میں آجاتا ہے مرنے کا
کہ جیسے عالم رویا میں چشم کر رہینا ہو

مجھے بلوہ میں مارا ہے نگاہ و ناز و مژگاں کے

www.allurdu.com

بتاؤں کس کو قاتل کس سے میرے خوں کا دعویٰ ہو
یہ شہرت نام کی بھی وہ بلا ہے ہیچ ہستی کا
کہ صحرائے عدم میں گردن عنقا کا پھندا ہو
مرے صحرا میں وہ وحشت برستی ہے کہ مجنوں
گرے گر سر پہ قطرہ آبلہ زیر کف پا ہو
کہیں کیا دل کی وسعت اپنے ہم اللہ رے وسعت
اگر نہ آسماں ہوں جمع اک خال سویدا ہو
اکیلا رہ گیا یاروں سے یوں ہوں ناتوانی میں
کہیں شاخ خزاں دیدہ پہ جیسے زرد پتا ہو
جو ذکر اللہ کو ہو ذوق مانع مایہ عشرت
تو کیوں حق حق کرے وہ شیشہ جس شیشہ میں صہبا ہو

www.allurdu.com

سر و مہری سے تری گر خون دل یخ بستہ ہو
پھر نہ ٹپکے کوزہ دل گرچہ سب شکستہ ہو

کیونکہ قابو میں فلک کے عاشق وارستہ ہو
یہ تو جب ہو گر کماں کے بس میں تیر جستہ ہو

ہر قدم پر ہے خراش پائے مجنون گل فشاں
تا کہ اک اک خار صحرائے جنوں گلدستہ ہو

کیا ہوا داغ محبت سے ہوا دل سر بہر
یہ نہیں ممکن کہ میا راز دل سر بستہ ہو

کیا نکالے سوزن الماس دل سے غم کی پھانس
جتنی یہ کاوش کرے اتنی ہی یہ پیوستہ ہو

منہ سے جو نکلے مزا جب ہو کہ ہووے دلنشیں
آہ موزوں ہے کہ نالہ مصرعہ بر جستہ ہو

جانے کیا بیدرد انداز کلامِ درد مند
ذوق میرا ہم سخن گر ہو کوئی دل خستہ ہو

www.allurdu.com

صفا میں رُخ سے تیرے آئینہ کیا خاک ہمسر ہو
نگاہ چشم سرمہ آلود سے بھی جو مکدر ہو

مری تاثیر وحشت وہ ہی مضطر جس سے پتھر ہو
نگیں پر نام لکھدوں تو نکل کے گھر سے باہو ہو

ترا دیوانہ دل سوختہ آتش قدم گر ہو
جلا وے زیر پا گر خار مژگانِ سمند ہو

قیامت کو بھی کای انصاف اپنا اے ستمگر ہو
ابھی قصہ نہ ہو آخر کہ آخر روز محشر ہو

جو تو دریا میں دھووے ناخن پا گلبدن اپنے
تو ہر اک فلس ماہی شکل برگ گل معطر ہو

ڈبوویں آشنا کو گر سبک دوش اپن صحبت میں
تو آہن ساتھ کیوں لکڑی کے دریا میں شناور ہو

کھٹکتی ہی رہی دل میں تری مژگانِ برگشتہ
ہجوم نیش کژ دم سے اگر دل گنجِ نشتر ہو

کیا یہ سوختہ جاں تو نے مجھ کو سرد مہری سے
کہ آہِ سرد میری شمع کافوری سے ہمسر ہو

حرم کو جائے زاہد ہم تو میخانہ کو چلتے ہیں
مبارک اس کو طوف کعبہ ہم کو دور ساغر ہو

نشہ ٹوٹے تری ساغر غشِ وحشت کا کیا ممکن

www.allurdu.com

اگر سو ٹکڑے سنگ کو دکاں سے کاسہ سر ہو
بچائے حق تعالیٰ اس پزیدی شمر مشرب سے
کہ خوں سیّد کا جس بیرحم کو خون کبوتر ہو
رہائی قتل پر موقوف ہو گر ہم اسیروں کی
روانی تیغ میں وابستہ گر زنجیر اُلفت ہو
مجھے صحن چمن بھی عرصہ گاہِ حشر ہو تجھ بن
گِل خورشید میرے واسطے خورشید محشر ہو
جو کھوئے آپ کو وہ منزل مقصود کو پہنچے
تری گم گشتگی اس راہ میں اے ذوق رہبر ہو

All rights reserved ©2002-2006

www.allurdu.com

دمِ ذبح تیغ جفا میں جب تری بہتا آب حیات ہو
تو شہید ناز کو کیونکہ پھر نہ حیا ت بعد ممات ہو

جو مذاق شعر کوائے پری میں چکھاؤں تیری شکر لبی
قلم انگلیوں میں جو ہے مری ابھی رشکِ شاخِ نبات ہو

جو ہیں کرتے میرے لئے دُعا کہ ہو دامِ عشق سے دل رہا
تو ہے دل یہ کہتا کہ اے خدا انہیں اس جنوں سے نجات ہو

مجھے کہتے سب ہیں کہ صبرکر جو نہیں صبر سے درگذر
سر حسن و عشق پری میں پر نہ وہ بات ہو نہ بات ہو

سرِ راہ کشتہ ناز کا وہ مزر ہے نظر آرہا
پڑھو آج اسپر بھی فاتحہ چلو داخل حسنات ہو

ترا حسن وہ بت مہ جبیں کہ ہے جس پہ صدقہ زماں زمیں
جو دکھائے رخ تو ہو دن وہیں جو چھپائے منہ ابھی رات ہو

جو ہیں مرتے حسن صفات میں وہ رہینگے اپنی ہی بات میں
تو فنا ہو ذوق اسی ذات میں کہ جو ذات جملہ صفات ہو

www.allurdu.com

۱۵

عبث تم اپنی رکاوٹ سے بناتے ہو
وہ آہ لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتے ہو
لگا کے سُرمہ تم آنسو نہیں بہاتے ہو
یہ ہم کو جلوہ شق القمر دکھاتے ہو
چھپا کے پان یہ کس کے لئے بناتے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا کہیں اُٹھاتے ہو
تم اپنے رخ پہ یہ کاجل کا تل بناتے ہو
کہ میرا اختر بخت سیہ دکھاتے ہو
اگر دباؤ کسی کا تمہارے دل پہ نہیں
تو ہم کو دیکھ کے تم کان کیوں دباتے ہو
ملاپ جانیں جبھی ہم ہ دے کے تم بوسہ
کہو کہ آؤ زباں سے زبان ملاتے ہو
مریض عشق کو تم پوچھ کر طبیبوں سے
مدم شربت عناب کیا پلاتے ہو
ہوں خاک چاٹ کے کہتا۔ ابھی شفا ہو جائے
جو شربت ِ لب میگوں ذرا چٹاے ہو
جگر کے آبلے جو پھوڑتے ہو حضرعشق
ہماری چٹکیوں میں ہم کو تم اُڑاتے ہو
گلو! یہ کہہ گئی کیا کان میں تمہارے صبا

www.allurdu.com

کہ لوٹے جاتے ہو ۔ پھولے نہیں سماتے ہو
جلن سے رشک کے ہیں ہڈیاں جلی جاتی
کہ ہائے تم نئے قلیاں کو منہ لگاتے ہو
ہماری لاش پہ آوازِ قم باذن اللہ
تم آکے حضرت عیسیٰ عبث سناتے ہو
اُٹھیں گے یار کی ٹھوکر سے لی چلو تشریف
نہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو
جلا رہے سو ید ائے دل کو ہم اپنے
نظر گذر کو تم اسپند کیا جلاتے ہو
ہو کرتے سبزہ خط کی جو سیر آئینہ میں
نگہ کی تیغ کو کیوں زہر میں بجھاتے ہو
ہمیشہ صدقہ اس ابرو کی ہو کے حضرت دل
یہ لب پہ نالہ جانکاہ اپنے لاتے ہو
دیا طواف حرم میں ہے سامنے محراب
اور اس میں نعرہ لبیک تم سُناتے ہو
وہ آئے بام پہ ہیں ہمدمونہ بیٹھو اب
اُٹھاؤ میرا جنازہ اگر اُٹھاتے ہو
یہ صید بستہ فتراک کھل پڑے نہ کہیں
سمند ناز کو تیز اتنا کیوں اڑاتے ہو
مرے لئے تو ہر اک طرح سے قباحت ہے
یہ تم جو دشمنوں کو درد سر بتاتے ہو

www.allurdu.com

لگاؤں گھس کے جو صندل تو کہتے ہو کہ مجھے
لگا وٹ اتنی بھلا کس لئے دکھاتے ہو
جو پڑھ کے سورہ اخلاص دم کروں تو کہو
کہ دیکھے دم مجھے اخلاص کیا جتاتے ہو
یہ ایسا کونسا انداز گفتگو ہے گفتگو
کہ جس پہ زور طبیعت تم آماتے ہو

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

www.allurdu.com

منزل گم گشتگاں بالکل الگ دنیا سے ہو
آسماں بھی ہوا گر واں بیضہ عنقا سے ہو

سایہ افگن جس پہ تو اپنے قدر رعنا سے ہو
گرو باداس خاک پر ہمسر قد طوبے اسی ہو

گر کرے جلوہ نمائی معجز رخسار یار
وہ کف آئینہ سے ہو جو ید بیضا سے ہو

میں وہ مجنون بیا باں مرگ ہوں جس کیلئے
جو ہو چادر یا کفن وہ دامن صحرا سے ہو

سجہ صدا نہ بھی پڑھ جائے گر میرے گلے
دانہ انگور تارِ پنبہ مینا سے ہو

دشت کو سیراب کردے آبلہ پاء مری
ہر قدم پر چشمہ جاری چشم نقش پا سے ہو

ثابت اک ٹانکا نہ چھوڑے دلکا میرے اضطراب
چاک سینہ گر رفوتار رگ خارا سے ہو

تشنہ کامی گر مری دیوے چکھا شورا اب اشک
ذوق شورا العطش پیدا لب دریا سے ہو

www.allurdu.com

۱۷

ہاتھ سینہ پہ مرے رکھ کے کدھر دیکھتے ہو
اک نظر دل سے ادھر دیکھ لو گر دیکھتے ہو

ہے دم باز پٹیں دیکھ لو گر دیکھتے ہو
آئینہ منہ پہ مرے رکھ کے کدھر دیکھتے ہو

تاتوانی کا مری مجھ سے نہ پوچھو احوال
ہو مجھے دیکھتے یا اپنی کمر دیکھے ہو

پر پروانہ پڑے ہیں شجر شمع کے گرو
برگ ریزی محبت کا ثمر دیکھتے ہو

بید مجنوں کو ہو جب دیکھتے اے اہل نظر
کسی مجنوں کو بھی آشفتہ بسر دیکھتے ہو

لذت ناوک غم ذوق سے ہو پوچھتے کیا
لب پڑے چاٹتے ہیں زخمِ جگر دیکھتے ہو

www.allurdu.com

موت ہی سے کچھ علاج در دفرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو

بعد مردن ہی ترے زخمی کو راحت ہو تو ہو
یاں کاہس راحت جراحت پر جراحت ہو تو ہو

ہو تو ہو آبا کیونکر یہ خراب آباد دل
عشق غارت گر اگر دینا سے غارت ہو تو ہو

کہتے ہیں شور قیامت جسکو ۔ وہ اے چشم یار
تیرے مستوں کی صفیر خواب غفلت ہو تو ہو

آگ میں جل مرتا ہے پروانہ سا کرم ضعیف
آدمی سے کیا نہ ہو ۔لیکن محبت ہوتو ہو

انتظار یار میں جو چشم ہو جائے سفید
مردمک اُسمیں کہاں ہو داغِ خسرت ہو تو ہو

دست ہمت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
پست ہمت یہ نہ ہو وے پست قامت ہو تو ہو

تلخ کامی ہی میں گزری زندگانی عمر بھر
جانِ شیریں کے دیئے سے کچھ حلاوت ہو تو ہو

اب زباں پر بھی نہیں آتا کہیں اُلفت کا نام
اگلے مکتوبوں میں کچھ اس سے کتابت ہو تو ہو

رات اک پگڑی ہوئی تھی میکدہ میں رہن مے

www.allurdu.com

ذوق وہ تیری دستا رِ فضیلت ہو تو ہو

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ردیف ہ

ا

مرتے ہیں ترے پیار سے ہم اور زیادہ
تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ

دیں کیونکہ نہ وہ داغِ الم اور زیادہ
قیمت میں بڑھے دل کی درم اور زیادہ

ساتھ اپنے ہے اب فوج الم اور زیاہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ

تیز اس نے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ

سرکٹ کے سرا فراز ہیں ہم اور زیادہ
جوں شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ

گرشرح جنوں کیجئے رقم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ

دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
شیشہ کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ

گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
گھبرانے لگا سینہ میں دم اور زیادہ

کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ

www.allurdu.com

لذت سے محبت کی ہے ہر زخم جگر کو
ذوق نمک درد و الم اور زیادہ

کیا ہو دیگا دو چار قدح سے مجھے ساقی میں لوں گا
ترے سر کی قسم اور زیادہ

گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
ہو پشت فلک میں ابھی خم اور زیادہ

دشمن کی نہ جا سیدھی نگاہوں پہ کہ جوں تیغ
سیدھی ہے تو اک اسمیں ہے دم اور زیادہ

ہو جس کو پس ازمرگ بھی یاد دہن تنگ
تنگ اس کو کرے کنج عدم اور زیادہ

اس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
ہے زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ

ہستی تنک مایہ پھونکے گی اسی طرح
ابھرے گا حباب لب یم اور زیادہ

وہ دل کو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
یاروں کا گیا اُن پہ بھرم اور زیادہ

کرتی ہے مری خاک جلا کر مجھے پامال
کیونکر نہ اُٹھاوے وہ قدم اور زیادہ

دکھالئے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
ہو آہوئے رم دیدہ کو رسم اور زیادہ

آخر مئے عشق آنکھوں سے ٹپکائی کس نے

www.allurdu.com

بھڑکے ہے جو یوں آتش غم اور زیادہ
ہے نکہت ریحاں کا داغ اب کسے تجھ بن
آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ
جو پیٹ کے ہلکے ہیں بچے بات کب ان سے
روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
مہمیز سر خار سے نکلا سر صحرا
کچھ تو سن وحشت کا قدم اور زیادہ
صید دل عاشق میں ہے مصروف وہ کافر
بے خوف ہے اب صید جرم اور زیادہ
گر سُرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
سو جھیں اُسے پھر لوح قم اور زیادہ
کای قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت سے رُکے ہے
اُتنا ہی اُسے چاہے ہیں ہم اور زیادہ
جاتا ہے شہید ان محبت کا جنازہ
وہ تم بھی اُٹھا چند قدم اور زیادہ
یارب یہ مری نبض ہے یا موج رم برق
کیا ہو گا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
کیوں میں نے کہا تجھ سا خدائی میں نہیں اور
مغرور ہوا ب وہ صنم اور زیادہ
اس عاشق بیچارہ کا ہے آج یہ کیا حال
گر یہ سے ہے آنکھ پہ ورم اور زیادہ

www.allurdu.com

پیٹے سر بستر یہ پڑا پاؤں کہاں تک
بس پاؤں نہ پھیلا شب غم اور زیادہ

ہے باغ یہاں میں تجھے گر ہمت عالی
گر گر دن تسلیم کو ختم اور زیادہ

لیتے ہیں ثمر شاخ ثمرور کو جھکا کر
جھکتے ہیں سخی وقت کرم اور زیادہ

جو گنجِ قناعت میں ہیں تقدیر پہ شاکر
ہے ذوق برابر انہیں کم اور زیادہ

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

۲

جنون کے جیب دری پر ہیں خوب چلتے ہاتھ
سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کر لے چلتے ہاتھ

ملا جو غیر نے عطر اس کو رواں تو یاں میری
لکیریں مٹ گئیں ہاتھوں کی ملتے ملتے ہاتھ

نہ آیا گور پہ میری وہ بے وفا ورنہ
گلے لگانے ک وتبت سے بھی نکلتے ہاتھ

جو چھیڑے برق کو یہ تفتہ جاں تو کہتی ہے
کہ دیکھو مجھ کو لگانا نہ جلتے جلتے ہاتھ

اُٹھائے وجد میں جب ہاتھ ہام نے عالم سے
تو پہنچے عرش ملک کو دے اُچھلتے ہاتھ

کوئی جو کام ہو پیری میں کس طرح ہو ذوق
نہ اب ہیں پاؤں سنبھلتے اور نہ ہاتھ

www.allurdu.com

۳

اے ذوق وقت نالہ کے رکھ لے جگر یہ ہاتھ
ورنہ جگر کو ویگا تو دھر کے سر پہ ہاتھ

میں ناتواں ہون خاک کا پروانہ کی غبار
اُٹھتا ہوں رکھ کے دوش نسیم سحر پہ ہاتھ

خط دے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے
جیسے گر سنہ مارے ہے حلوائے تر پہ ہاتھ

اے شمع دیکھ بزم فنا میں سنبھل کے بیٹھ
ماریگی دم میں صبح ترے تاج زر پہ ہاتھ

قاتل ہے کیا ستم اُٹھاتا نہیں کوئی
آکر مزار کشتہ تیغ نظر پہ ہاتھ

اے ذوق میں تو بیٹھ گیا دل کو تھام کر
اس ناز سے کھڑے تھے وہ رکھے کمر پہ ہاتھ

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

روز آفتیں نئی ہیں پُر محن کے ساتھ
اک زخم تازہ روز ہے زخم کہن کے ساتھ

ہوش و خرد گئے نگہ سحر فن کے ساتھ
اب جو ہے اپنی بات سود دیوانہ پن کے ساتھ

ہے انکا سادہ پن بھی تو کس کس پھبن کے ساتھ
سیدھی سی بات بھی ہے تو اک بانکپن کے ساتھ

یاد آگیا ترا قدر رعنا جو باغ میں
کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سرد چمن کے ساتھ

وحشی کو ہم نے دیکھا اس آہو نگاہ کے
جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ

دستِ جنوں نہ دے تجھے ناخن خدا کہ تو
ٹکڑے اڑادے تن کے مرے پیرہن کے ساتھ

افسردہ دل کیواسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مرد ساگو یا کفن کے ساتھ

پایا درِ اثر نہ کہیں شب کو آہ نے
سرمارتی پھری ہے سپہر کہن کے ساتھ

بزم صنم میں حضرت دل ذکر کعبہ کیا ؟
تھی جس چمن کی بات گئی اس چمن کے ساتھ

ان ناتوانیوں میں بھی یا تنک ہے شوق دل

www.allurdu.com

گویا چمن میں اُڑکے نسیم چمن کے ساتھ
دوزخ میں بھی پڑیں تو نہ سیدھے ہوں کج سرشت
آتش میں پیچ وخم ہیں رسن کے رسن کے ساتھ
گندم ہے سینہ چاک فراق بہشت میں
آدم کو کیا نہ ہو گی محبت وطن کے ساتھ
لب پر ترے پسینہ کی بوندے اے عقیق لب
چشمک زنی کرے ہے سہیل یمن کے ساتھ
وحشت تو دیکھو بعد فنا بھی مرا غبار
باتیں کرے ہے سقف سپہر کہن کے ساتھ
دل وہ بلا ہے اژدر دوزخ ک وکھینچ لے
مارے اگر کمند دم شعلہ زن کے ساتھ
چشم و دہان حرص سے کون غیر مرگ؟
بخیہ کا تار اُن کے ہے تار کفن کے ساتھ
ہوں زلف عنبریں کا جوکشتہ تو کیا ہوا
لکھ دو کفن سیاہی مشک ختن کے ساتھ
منظور تجھ کو کب ہے یہ میرے آفتاب
ہو کوئی تیرہ بخت ترا سایہ بن کے ساتھ
داغِ دل افسردہ پہ پھا ہانہ ہو نہ ہو
کام اس چراغ مردہ کو کیا ہے کفن کے ساتھ
جلد آکہ مر نہ جائے کوئی خانماں خراب
ٹکرا کے اپنا سر درِ بیت الحزن کے ساتھ

www.allurdu.com

مشکل ہے ذوق دامِ علائق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے علاقہ بدن کے ساتھ

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ردیف ی

ا

نبض نملی ہے کہاں میری فلاطوں چلتی
ہے یہ ضعف اب تو کہ چونٹی بھی نہیں یوں چلتی

پہنچے کیونکر جرس ناقہ لیلےٰ کی صدا
آج آندھی تری قسمت سے ہے مجنوں چلتی

کھولدو آنکھوں سے پٹی نہیں دیکھونگا تمہیں
پر چھری اپنی تو گردن پہ میں دیکھوں چلتی

جب میں دنیا سے چلا سر پہ یہ بول حسرت
تو اکیلا نہیں میں ساتھ ترے ہوں چلتی

دُور کر بالوں کو سر سے یہ ہے کہتی لیلیٰ
پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی

عمر کر رہی ہر دم سفرِ بحر فنا
جس کو تو سانس کہے ہے دل محزوں چلتی

سمجھے ہے راکب کشتی کہ ہے ساحل چلتا
پر حقیقت میں ہے کشتی سرِ جیحوں چلتی

ذوق گل اور کوئی تازہ کھلا چاہتا ہے
کہ ہوا باغ جہاں میں ہے وگرگوں چلتی

www.allurdu.com

۲

نگہ کا وار تھا دل پر پھڑک کے جان لگی
چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی

ترا زباں سے ملانا زباں جو یاد آیا
نہ ہائے ہائے میں تالو پھر زباں لگی

کسی کے دل کا سنو حال ہول لگا کر تم
جو ہوے دل کو تمہارے بھی مہربان لگی

تو وہ ہلال جبیں ہے کہ تارے بن بن کر
رہے ہے تیری طرف چشم یک جہان لگی

خدا کرے کہے تجھ سے یہ کچھ خدا لگتی
کہ زلف اے بت بد کیش تیرے کان لگی

اڑائی حرص نے آکر جہاں میں سب کی خاک
نہیں ہے کس کو ہوا زیر آسمان لگی

کسی کی کاوش مژگاں سے آج ساری رات
نہیں پلک سے پلک میری ایک آن لگی

تباہ بحرِ جہان میں تھی اپنی کشتی عمر
سو ٹوٹ پھوٹ کے بارے کنارہ آن لگی

خدنگ یار کو کس طرح کھینچ لوں دل سے
کہ اس کے ساتھ ہے اے ذوق میر یجان لگی

www.allurdu.com

۳

ہے تیرے کان زلف معنبر لگی ہوتی
رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

مژگاں سے تیری لاگ ہے دل پر لگی ہوئی
اک پھانس ہے کلیجے کے اندر لگی ہوئی

چائے بغیر خوں کوئی رہتی ہے تیری تیغ
بے ڈھب ہے اسکو چاٹ ستمگر لگی ہوئی

بٹھے بھرے ہوئے ہیں خم مے کی طرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی

میت کو غسل دیجو نہ اس خاکسار کی
ہے دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

عیسےٰ بھ پاس ہے نہیں ممکن مگر شفا
خورشید کو وہ تپ ہے فلک پر لگی ہوئی

میرا گل اُمید شگفتہ ہو کس طرح
دل کی گرہ ہے اس پر لگی ہوئی

کرتی ہے زیر برقع فانوس تک جھانک
پروانہ سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

منہ سے لگا ہوا ہے اگر جامِ مے تو کیا
ہے دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

اے ذوق اتنا دختر روز کو نہ منہ لگا

www.allurdu.com

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

آتے ہی تو نے گھر سے پھر جانے کی سُنائی
رہ جاؤں سن نہ کیونکر یہ تو بری سُنائی

مجنوں و کوہکن سے سنتے تھے یار قصے
جن تک کہانی اپنی ہم نے نہ تھی سنائی

جس بات پر تمہاری سب غش ہیں ہم سے پوچھ
ہم کہویں آنکھوں دیکھی و ہب سنی سُنائی

شکوہ کیا جو میں نے گالی کا آج اُس سے
گالی کے ساتھ اسنے ایک اور بھی سُنائی

کیا جانے کیا کہیگا چکھ کہنے کو ہے ناصح
دیتا نہیں مجھے تو اے بے خودی سُنائی

کہنے نہ پائے اُس سے ساری حقیقت اکدن
آدھی کبھی سُنائی ۔آدھی کبھی سُنائی

صورت دکھائے اپنی دیکھیں وہ کس طرح سے
آواز بھی نہ جس نے ہم کو کبھی سُنائی

قیمت میں جنس دل کی مانگا جو ذوق بوسہ
کیا کیا پھر اس نے ہم کو کھوٹی کھری سُنائی

www.allurdu.com

۵

برہم میں ذکر مرا لب پہ وہ لائے ت سہی
وہیں معلوم کروں ہونٹ ہلائے تو سہی

سنگ پر سنگ ہر اک کوچہ میں کھائے تو سہی
پر بلا سے تیرے دیوانے نے کھائے تو سہی

گر جنازہ پہ نہیں قبر پہ آئے وہ مری
شکوہ کیا کیجئے غنیمت ہے کہ آئے تو سہی

کیونکہ دیوار پہ چڑھ جاؤں کوئی کہتا ہے
پانو کاٹوں گا انگوٹھے کو جمائے تو سہی

پارہ مصحف دل تھے ترے کوچہ میں پڑے
آتے پانو کے تلے شکر کہ پائے تو سہی

گہ گھٹاتا ہے گہے مہ کو بڑھاتا ہے فلک
روزن در سے ذرا آنکھ لڑائے تو سہی

کروں اک نالہ سے میں حشر میں برپا سو حشر
شورِ محشر مجھے سوتے سے جگائے تو سہی

تھے تہی نکلے جو اس دام بلا سے اے ذوق
ورنہ تھے پیچ میں اس زلف کے آئے تو سہی

www.allurdu.com

٦

حالت نشہ میں دیکھنا اس بے حجاب کی
ہر ناز سے ٹپکتی مستی شراب کی

کوچہ میں آپڑے تھے تری خاک ہو کے ہم
یاں تو صبا نے اور بھی مٹی خراب کی

قاصد جواب جاں مری دے چکی مجھے
پر منتظر ہے آنکھوں میں خط کے جواب کی

نکلے ہو میکدہ سے ابھی منہ چھپاکے تم
دابے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی

اے ذوق بس نہ آپ کو صوفی جتایئے
معلوم ہے حقیقت ہو حق جناب کی

www.allurdu.com

۷

برق میرا آشیان کب کا جلا کر لی گئی
کچھ جو خاکستر بچا آندھی اُڑا کر لی گئی

اسکے قدموں تک نہ بیتابی بڑھا کر لی گئی
ہائے دو پلٹے دیئے اور پھر قضا کر لی گئی

ناتوانی ہم کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لی گئی
چیونٹی سے چیونٹی دانہ چھڑ کا لی گئی

صبح رُخ سے کون شام زلف میں جاتا تھا آہ
اے دل شامت زدہ شامت لگا کر لی گئی

خون سے فرہاد کے رنگیں ہوا دامانِ کوہ
کیوں نہ موج شیر یہ دھبنا چھڑا کر لی گئی

تم نے تو چھوڑا ہی تھا اے ہمرہان قافلہ
لیکن آواز حرس ہم کو جگا کر لی گئی

نوک مژگاں جب ہوئی سینہ فگاروں سے دو چار
پارہ ہائے دل سے گلدستہ بنا کر لی گئی

دیکھی کچھ دل کی کشش لیلیٰ کہ ناقہ کو ترے
سوئے مجنوں آخرش رستہ بھلا کر لی گئی

وہ گئے گھر غیر کے اور یہاں ہمیں دم بھر کے بعد
بد گمانی اُن کے گھر سو گھر پھر اکر لی گئی

واہ اے سوز دروں کوچہ مُس اسکے برق آہ

www.allurdu.com

رات ہم کو ہر قدم مشعل دکھا کر لی گئی

جو شہیدناز کوچہ میں تمہارے تھا پڑا

کیا کہوں تقدیر آ ے کیونکر اُٹھا کر لی گئی

دشتِ وحشت میں بگولا تھا کہ دیوانہ ترا

روح مجنوں بہر استقبال آکر لی گئی

آگ میں ہے کون گر پڑتا مگر پروانہ کو

آتش سوز محبت تھی جہا کر لی گئی

اے پری پہلو سے میرے کیا کہوں تیری نگاہ

د اُڑا کر لے گئی یا پر لگا یر لی گئی

ذوق مر جانے کا تو اپنے کوئی مرقعہ نہ تھا

کوئے جاناں میں اجل ناحق لگا کر لی گئی

www.allurdu.com

۸

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

دل صاف ہو تو چاہئے معنے پرست ہو
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

درویش ہے وہی جو ریاضت میں چھت ہو
تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہے

جز زلف سوجھتا نہیں اے مرغ دل تجھے
خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے

دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے اُمید
موذی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہے

عنقا نشاں چھپا کے ہے بیٹھا برائے نام
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

یہ ذوق مے پرست ہے یا ہے صنم پرست
کچھ ہے بلا سے لیک محبت پرست ہے

www.allurdu.com

زخم دل پر میرے کیوں مرہم کا استعمال ہے
مشک اگر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے

قبر میں عاشق جو تیرا اضطراب احوال ہے
لوح بالیں پر بھی لکھا سو رہ زلزال ہے

عشق کو گرا امتحاں پر میرے قصد فال ہے
جوش داغ دل ہجوم نقطہ رتال ہے

اب تو جان ناتواں کا ضعف سے یہ حال ہے
لب تلک بھی اس کو آجانا رہ صد سال ہے

ہم نے جانا تھا کف پامٰس تمہارے خال ہے
لیکن اب دیکھا سویدائے دل پامال ہے

ابر برسوں روچکا پر زسوز غم سے اب تلک
خاک میرے ڈھیر کی اُڑنے میں جیسے رال ہے

میرے دود آہ سے یا تنک زمانہ ہے سیاہ
آفتاب آسماں زنگی کے منہ کا خال ہے

میں وہ مجنوں ہوں کہ میرا کاغذ تصویر بھی
مثلِ عیدی باعثِ خوشنودی اطفال ہے

جب سے ہے دل میں کسی کی نوک مژگاں کا خیال
نشتر ز نبور ہے تن پر مرے جو بال ہے

جوش گر یہ کامرے تم کچھ نہ پوچھو ماجرا

www.allurdu.com

چادر آب رواں منہ پر مرے رومال ہے
دل پہ ہوں گرداغ سوزاں عشق میں اے کوہکن
پھر تو خسرو کا بھی گنج سوختہ کیا مال ہے
کھوؤں میں بیڑا جو اس بن کیونکہ دل ٹکڑے نہ ہو
جو رگ پاں ہے وہ مجھ کو شیر کا سا بال ہے
ہیں جہاں مدفن تمہارے کشتگانِ زلف کے
نخل کی جابید مجنوں وہاں یا جال ہے
شوخی قاتل کرے آلودہ کیوں منہ پان سے
خون اعجاز مسیحا سے لب اس کا لال ہے
فندقوں سے کسکی دل خوں تھا کہ میری خاک پر
نوک برگ سبزہ جوں منقارِ طوطی لال ہے
اس کی ٹھوکر کا ہوں دیوانہ کہ جس کے پاؤں میں
گردش رنگ پری سے حلقہ خلخال ہے
آئے وہ شاید عیادت کو کہ باصد ضعف حال
آئی مژگاں آہو شیر کا چنگال ہے
دل میں شکل یار کب آئے بے اضطاب
دیکھ لو سیماب بن آئینہ بے تمثال ہے
بسکہ ہے نور وز اپنا آفتاب بادہ سے
دور ساغر ہم کو ساقی گردش یک سال ہے
پوچھتے کیا ہو شکستِ دل کو صورت دیکھ لو
نامہ ہے چیں برجیں قاصد شکستہ حال ہے

www.allurdu.com

بارِ عشق اس گل کا سر پر رکھ لیا جو ہو سو ہو
اب کسے پروا ہے سو من ہے کہ اک مثقال ہے

کُھل گای مضموں شکست دل ک ا بے خط کے کُھلے
نامہ برکا اس قدر اپنے شکستہ حال ہے

ہوتے ہیں اعضائے بوسیدہ تصور سے جُدا
کھینچنی تصویر مجنوں کی ترے اشکا ل ہے

ہے اسیر ان محبت کی بلا سینہ میں آگ
شعلہ جوالہ ساں طوقِ گلو تک لال ہے

روزِ محشر سے کئی دن دیکھنے کو چاہیئں
گر یہ اے ذوق طولِ نامہ اعمال ہے

www.allurdu.com

۱۰

موئے سرِ مار ان سیہ کا ایک سر اسر لشکر ہے
مانگ جو ہے اک مار سفید اس لشکر ہے

آبلہ ہائے سینہ جو خیمہ سے دکھائی دیتے ہیں
مزرع دل پر میرے پڑا کیا غم کا آکر لشکر ہے

ہووے دل مظلوم ہمارا کیوں نہ شہید دشت بلا
درپے اس کے شامیوں کا وہ زلف معنبر لشکر ہے

دیویں موذی زحمت کش کو کیونکہ نہ ایذا جمع ضعیف
دشمن مارِ خم رسیدہ مور کا اکثر لشکر ہے

کعبہ تو بہ خدا ہی رکھے آج کہ جوش ابر نہیں
ایک اصحاب الفیل کا سایہ دوش ہوا پر لشکر ہے

میں وہ شاہ کشور غم ہوں یارو جس کے ساتھ سدا
فوجیں اشک کی موجیں ہیں اور بہتا سمندر لشکر ہے

گاہ ہجوم یاس میں ہے دل گاہ ہجوم حسرت میں
ہے یہ مرد سپاہی پیشہ پھرتا لشکر لشکر ہے

خال چشم جاناں کا مژگاں سے تجمل دیکھو تو
اُترا پشت یہ ماہی کی کیا لے کے سکندر لشکر ہے

ہووے امام برحق پیدا ذوق اگر تو دیکھ ابھی
ہوتا گرد اسلامیوں کا جوں سبحہ گوہر لشکر ہے

www.allurdu.com

سر بوقتِ ذبح اپنا اسکے زیر پائے ہے
یہ نصیب ۔ اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

رخصت اے زنداں ج! جنوں زنجیر در کھرے کا ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوار مرا کھجلائے ہے

دم کی ہے سینہ میں آکرضعف سے یہ گفتگو
دیکھئے لب تک خدا کس طرح سے پہنچائے ہے

بس کرم سوزدروں بُھن جائینگے دل اور جگر
رحم جوش گر دیہ چھاتی پھر ا بھی بھر آئے ہے

بل بے استغنا کہ وہ یاں آتے آتے رہ گئے
اُف رے بیتابی کہ یاں تو دم ہی نکلا جائے ہے

نزع میں بھی ذوق کو تیرا ہی بس ہے انتظار
جانب در د یکھ لے ہے جبکہ ہوش آجائے ہے

www.allurdu.com

آیا نہ وہ م ہ طلعت ۔کیا دیر لگائی ہے
کھینچ اے کشش اُلفت ۔کیا دیر لگائی ہے

قاصد تو کب آتا ہے پر پیک اجل نے بھی
یاں آنے میں یا ں قسمت ۔کیا دیر لگائی ہے

آنکھوں میں ہے دم تیرے بیمار محبت کا
دکھلادے کہیں صورت کیا دیر لگائی ہے

آنا بھی کہیں تیرا۔ آنا ہے قیامت کا
اے دلبر خوش قامت ۔ کیا دیر لگائی ہے

پروانہ سے کہتی ہے یہ شمع ۔کہیں جل چُک
ہے تجھ میں اگر جرات ۔کیا دیر لگائی ہے

کسی فکر میں ہے ساقی ۔دے دبا دہ جو ہے باقی
تھوڑی ہی یہاں فرصت ۔ کیا دیر لگائی ہے

ہے تیغ بکف قاتل تم مرنے پہ جانباز رو
باندھو کمر ہمت ۔ کیادیر لگائی ہے

گر قتل ہی کرنا ہے ۔ قاتل کہیں کر جلدی
لاحول ولا قوت ۔ کیادیر لگائی ہے

یاں وعدہ آپہنچا ۔تو اب تلک آتا ہے
اللہ رے تری غفلت ۔ کیادیر لگائی ہے

بے بادہ گلستاں میں پیتے ہیں لہو میکش

www.allurdu.com

ساقی نے دم عشرت ۔ کیادیر لگائی ہے
دے پھونک کہیں دل کو ۔مدف سے سُلگتا ہے
اے سوزِ غم فرقت ۔ کیادیر لگائی ہے
بالیں پہ کہا میری ۔ ہنگامہ محشر نے
لو اُٹھو کہیں حضرت ۔ کیادیر لگائی ہے
اس کے لب خنجر کا لینا ہے اگر بوسہ
تو اے دل پُر حسرت ۔ کیادیر لگائی ہے
اے ذوق شہیدا سکو ۔کرنے ہیں کئی عاشق
کرتے ہو اگر سبقت۔ کیادیر لگائی ہے

All rights reserved ©2002-2006

www.allurdu.com

الٰہی کس بے گنہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتمنی ہے
کہ آج کوچہ میں اس کے شور بای ذنب قتلتنی ہے
غم جدائی میں تیرے ظالم ۔کہوں میں کیا ۔ مجھ پہ کیا بنی ہے
جگر گدازی ہے سینہ کادی ہے لخراشی ہے ۔جانکنی ہے
زمیں پہ نور قمر کے گرنے میں صاف اظہار روشنی ہے
کہ ہیں جو روشن ضمیر اُن کا فروغ اُن کی فروتنی ہے
بشر جو اس تیرہ خاکداں میں پڑا ۔یہ اُس کی فروتنی ہے
وگر نہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوہ کی روشنی ہے
ہوئے ہیں تر گرید ندامت سے اس قدر آستین و امن
کہ میری تر دامنی کے آگے عرق عرق پاک دامنی ہے
ہوئے ہیں اس اپنی سادگی سے۔ ہم آشنا جنگ و آشتی سے
اگر نہ ہو یہ تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے
لگا نہ اس بتکدہ میں تو دل ۔ یہ ہے طلسم شکست غافل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمایل صنم ہے آکر شکستنی ہے
نہیں ہے قانع کو خواہش زر ۔ وہ مفلسی میں بھی ہے تو نگر
جہاں میں مانند کیمیا گر ہمیشہ محتاج و دل غنی ہے
کوئی ہے کافر ۔کوئی مسلماں جدا ہر اک ہے نزدیک رہزنی ہے
جو اس کے نزدیک رہبری ہے وہ اسکے نزدیک رہزنی ہے
تکلف منزل محبت نہ کر ۔ چلا چل تو بے تکلف

www.allurdu.com

کہ جا بجا خار زارِ وحشت سے بچھ رہا فرش سوزنی ہے

خدنگ مژگاں سے ذوق اسکے دل اپنا سینہ سپر ہے جب سے

مثالِ آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوار اس سہنی ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

آنکھ اس پر جفا سے لڑتی ہے
جان کشتی قضا سے لڑتی ہے

شعلہ بھڑکے گا کیا بھلا سرِ بزم
شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے

قسمت اس بُت سے جا لڑی اپنی
دیکھو ! احمق خدا سے لڑتی ہے

صف مژگاں تری خدا کی پناہ
اک بلا ۔ اک بلا سے لڑتی ہے

شورِ قلقل یہ کیوں ہے دخترِ رز
کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے

نگہ ناز اُس کی عاشق سے
چھوٹ کس کس ادا سے لڑتی ہے

آج کہتے ہو کای طبیعت کو
موت کیا کیا شفا سے لڑتی ہے

زالِ دنیا نے صلح کی کس دن
یہ لڑا کا سدا سے لڑتی ہے

دیکھو اس چشم مست کی شوخی
جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ذوق دنیا ہے مکر کا میداں

www.allurdu.com

نگہ اس کی دعا سے لڑتی ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱۵

اس بتکدہ میں کون ہے کافر ترے سوا
تو بت پرست بت بھی ہے اور بُت تراش ہے

ہوتی و بالِ دوش نہیں عاشقوں کی خاک
اُڑجاتی ٹھوکروں میں تری انکی لاش ہے

لبریز ڈس نشاط ہے مثل ہلال عید
سینہ میں وہ جونا خن غم کی خراش ہے

کرتے یہ اشک و آہ ہیں تکلیف کیوں عبث
ہوجاتا راز دل تو نگا ہوں میں فاش ہے

دنبالہ پر جو سر مہ کے دانہ ہے خال کا
دیکھو ! وہ دست چشم فسونگر میں ماش ہے

دُنیا سے بھی اُٹھے تو نہ بستر سے اُٹھ سکے
تیرا مریض عشق جو صاحب فراش ہے

ہے کس مزہ سے عشق میں اپنی ہوئی بسر
افسوس لب پہ ہے ۔ نہ کبھی دل میں کاش ہے

بُرش میں اب تو خنجر خمدار سے بھی تیز
اس شوخ کج ادا نے نکالی تراش ہے

مسکن پذیر آج سے دل میں نہیں ہے غم
روز ازل سے اس کی یہیں بودو باش ہے

اے ذوق جانتا ہے وہ ہمدرد میرا درد

www.allurdu.com

دل جس کا پارہ جگر پاش پاش ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

کیا غمزہ ترا بر سر بیدار غضب ہے
جلا د فلک سے بھی یہ جلا د غضب ہے

ہر ناز میں کر تا ستم ایجاد غضب ہے
سر تا بقدم وہ بُتِ بیداد غضب ہے

ناز آفت و چشم ستم ایجا د غضب ہے
شاگرد بھی ہے مہر جو استاد غضب ہے

اے بلبل نالاں تری فریاد غضب ہے
کر بات بھی آہستہ کہ صیاد غضب ہے

گلشن میں ابھی ہنس کے پریشاں ہوئے اے گل
اس بات میں آنا بہ دل شاد غضب ہے

نکلے ہے سدا کوہ سے ہم آتش وہم آب
کیا سوز و گدا ز دل شاد غضب ہے

خاکسترِ پروانہ پہ روتی ہے بجا شمع
ہو خاک جگر سوختہ بر باد غضب ہے

دل حسن کے یوسف سے جو ہونے لگا روشن
ہم سمجھے کہ اس چاہ کی افتاد غضب ہے

اس بُت کا سمجھ حسن خدا دا دانہ اس کو
یہ تجھ پہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے

ہوتا ہے سپند ایک ہی آواز میں آخر

www.allurdu.com

کیا سوختہ جانوں کی بھی فریاد غضب ہے
توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دُنیا میں گر انباری اولاد غضب ہے
اے سنوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
ہم چاہیں قضا سے اگر امداد غضب ہے
اللہ کرے کیر مرے شیشہ دل کی
پھر آج وہ مستِ مئے بیداد غضب ہے
بھولا نہ مجھے قتل گہِ عام میں قاتل
اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
شیطاں بھی اماں مانگتا ہے اُنکے عمل سے
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
پریوں پہ تری طرح سے مرتے نہیں ہمدم
ہم جس پہ ہیں عاشق وہ پر یزاد غضب ہے
تارے یہ فلک پر ہیں کہ اُڑتے ہیں شرارے
عاشق کی ترے گرمئ فریاد غضب ہے
غصہ ہے ترا قہر ۔ترا قہر قیامت
رنجش تری بیداد ہے بیداد غضب ہے
ہے غم سے ہنوز آئینہ باد یدہ پُر آب
اسکندرِ رومی کی بھی رود داد غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا میں نہیں ہے
اور اسپہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہے

www.allurdu.com

سو فتنے ہیں پنہاں نظر لطف میں اس کی
یہ لطف نہیں اے دل ناشاد غضب ہے
دس ہوش بھلا مردم ہشیار کے پل میں
آنکھوں کو تمہاری وہ فسوں یاد غضب ہے
یہ خانہ ہستی ہے عجب خانہ رنگیں
اے ذوق مگ رستی بنیاد غضب ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۱۷

سایہ اقامت ہمیں پیغام دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

زال دنیا ہے عجب طرح کی علامہ دہر
مرد دیندار کو بھی دہر یہ کر دیتی ہے

تیرہ بختی مری کرتی ہے پریشاں مجھ کو
تہمت اس زلف سیہ فام پہ دھر دیتی ہے

رات بھاری تھی سرِ شمع پہ سو ہو گذری
کیا طبا شیر سفیدی حر دیتی ہے

نازو انداز تو ہیں کر چکے سب مشق ستم
کچھ محبت مری اصلاح مگر دیتی ہے

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
عین احساں ہے مجھے زہر بھی گر دیتی ہے

شمع گھبرانہ تپ غم سے کہ اک دم میں ابھی
آکے کا فور سفیدی سحر دیتی ہے

فاردہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجے تو ضرر دیتی ہے

غنچہ ہنستا ترے آگے ہے گستاخی سے
چٹکنا منہ پہ وہیں باد سحر دیتی ہے

نخل مژگاں سے ہے کی جانئے کیا چشم ثمر

www.allurdu.com

چشم ۔پانی کی جگہ خون جگر دیتی ہے

کہتے سنتے نہیں کچھ ہم ت شب ہجر میں پر

نالہ دل کا جواب آہِ جگر دیتی ہے

کوئی غماز نہیں میری طرف سے اے ذوق

کان اس کے مری فریاد دہی بھر دیتی ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

اس سنگ آستاں پہ جبینِ نیاز ہے
وہ اپنی جانماز ہے اور یہ نماز ہے

ناساز ہم سے جو ہے اُسی سے یہ ساز ہے
کیا خوب دل ہے واہ ہمیں جسپہ ناز ہے

دروازہ میکدہ کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ درِ کہ توبہ باز ہے

خانہ خرابیاں دل بیمار غم کی ہائے
ہے وہ دوا خراب کہ جو خانہ ساز ہے

خنجر کہیں نہ آب کا بہ جائے ہو کے آب
میرے گلے میں نالہ آہن گداز ہے

پہنچا ہے شب کمند لگا کر کہاں رقیب
دیکھو حرامزادہ کی رسّی دراز ہے

اس بُت پہ گر خدا بھی ہو عاشق تو آئے رشک
ہر چند جانتا ہوں کہ وہ پاکباز ہے

نقطہ پہ خال روئے بتاں کے مجھے خدا
بخشے تو کیا عجب کہ وہ نکتہ نواز ہے

اے ذوق کیون نہ سب پہ کھلے تیرا رازِ عشق
جو نالہ ہے کلیدِ در گنج راز ہے

www.allurdu.com

جو کچھ کہ ہے دنیا میں انساں کے لئے ہے
آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لئے ہے

زلفیں تری کافر انہیں دل سے مرے کیا کام
دل کعبہ ہے اور کعبہ مسلماں کے لئے ہے

بیٹھا ہے سخنو ر جو گرفتار تفکر
زیبا یہ قفس مرغ خراش الحاں کے لئے ہے

مستوں کے لئے رحمت باری کے ہیں آثار
زاہد جو دُعا مانگتا باراں کے لئے ہے

اپنوں سے نہ مل اپنے ہیں سب اپنوں کے دشمن
ہر نے بھر آگ نیتاں کے لئے ہے

میں کس کی نگاہوں کا ہوں وحشی کہ مری خاک
اک کحل بصر چشم غزالاں کے لئے ہے

کچھ میرے نصیبوں سے زیادہ جو سیاہی
باقی ہے تو میری شب ہجراں کے لئے ہے

عاشق کا جنوں طرفہ تما شا ہے کہ ہر بات
گو یا سبق اطفال دلبستاں کے لئے ہے

وہ زلف سیہ پھینکتی کیوں دام ہے دل پر
یہ صید کسی پنجہ مژگاں کے لئے ہے

دل بھی ہے مرا جان ترے مشق ستم کی

www.allurdu.com

جو تیر ہی اس تو وہ طوفاں کے لئے ہے
دل قید تعلق سے نکل سکتا نہیں ذوق
کیا در نہیں اس خانہ زنداں کے لئے ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۲۰

چُنی تو نے افشاں جو اے مہ جبیں ہے
ستاروں میں کیا کیا چناں و چنیں ہے

نہ پوچھو کہ دل شاد ہے یا حزیں ہے
خبر بھی نہیں یاں کہ ہے یا نہیں ہے

یہی گر تری چشمِ سحر آفریں ہے
تو دل ہے نہ جاں ہے نہ ایماں نہ دیں ہے

صنم میرے دل کو خدائی کا تیری
یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے

ہر اک چاند دیکھے ہے اُنیسویں کا
جہاں ناتواں بین و باریک ہیں ہے

رُکے اشک اور آہ پہنچی فلک پر
مرا عشق کم خرچ و بالا نشیں ہے

تغافل سے فرصت نہیں واں نظر کو
یہاں منتظر اب یہ جان حزیں ہے

پڑے تفرقے یہ جدائی سے تیری
کہ میں ہوں کہیں دل کہیں جاں کہیں ہے

شب غم میں دمساز ودلسوز اپنا
دم سرد ہے نالہ آتشیں ہے

ہنسی ہے جو کچھ رنجش آمیزن کی

www.allurdu.com

تو موج تبسم بھی جبیں بر جبیں ہے
نہ ہووے اگر تجھ کو دم کا بھروسا
تو جو دم ہے غافل دم واپسیں ہے
وہ پہلو میں بیٹھے ہیں اور بد گمانی
لئے پھرتی مجھ کو کہیں کا کہیں ہے
جو تم عرش سے دُور بیٹھے تو بیٹھو
کوئی ماہِ کنعاں کو کہتا حسیں ہے
جو تم عرش سے دور بیٹھے تو بیٹھو
لگائے ہوئے میرا دل دور بیں ہے
نہیں وہ رہے ہم سے تم تھے جو پہلے
زمانہ کو تو کچھ تغیر نہیں ہے
وہی ہے زمانہ وہی رات دن ہے
وہی آسماں اور وہ ہی زمیں ہے
نہ کی آہ سو زخم دل پر اُٹھائے
تجھے آفریں ذوق صدآفریں ہے

www.allurdu.com

فلک تو ٹیڑھ ہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے

بھرے جاؤنگا صیاد دم گلشن کے چلنے کا
مرے سینہ میں جب تک دم بزیر دام چلتا ہے

ہمیشہ دورِ عشرت ہے جو تم ہو اہل کیفیت
کہ مہر و ماہ سے دن رات یاں اک جام چلتا ہے

چلا پہلو سے اُٹھ کر جبکہ وہ آرام جان و دل
کہا آرام نے ہم سے کہ لو آرام چلتا ہے

ترا تیرِ نگہ پیک قضا سے کم نہیں قاتل
جدھر چلتا ہے بن کر موت کا پیغام چلتا ہے

سمند وحشت اپنا شاخِ گل کے تازیانہ سے
جنوں کی شاہ راہوں میں سد شہ گام چلتا ہے

کیا پختہ مزاجوں کو مسخر تو نے دنیا میں
یہ تیرا خوب جادو اے خیال خام چلتا ہے

عجب شطرنج گردوں ہے کہ جسمیں اپنے گھوڑے کو
نئے منصوبہ سے روز ابلق ایام چلت اہے

کہو صیاد سے گر ذبح کرنا ہے تو جلدی کر
ابھی کچھ دم مرے سینہ میں زیر دام چلتا ہے

ارادہ گر کرے ناقص علو جاہ کامل کا

www.allurdu.com

تو یہ جانو کہ نابینا کنارِ بام چلتا ہے
خرد نے راز عالم کچھ نہ پایا ذوق اگر پایا
کہ بے آغاز آیا اور بے انجام چلتا ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

پھولا نہیں سماتا جو گل پیرہن میں ہے
آتا یہ کس بھروسے پہ ہنستا چمن میں ہے

مہ میں کہاں جو تاب رُخ سیم تن میں ہے
پر وہ سا عنکبوت کا سقف کہن میں ہے

دم کو نہیں ہے سینہ میں آرام ایک دم
یہ وہ غریب ہے کہ مسافر وطن میں ہے

وہ دل کہ لا نہ سکتا تھا چین جبیں کی تاب
زیر شکجہ زلف شکن در شکن میں ہے

یاد آتا ہے جو آب دم تیغ کا مزا
بھر آتا میرے زخم کے پانی دہن میں ہے

ہیں روزن دہن میں جو کژدم لئے ہوئے
یہاں کام انکا نیشن زنی ہر سخن میں ہے

دکھلا دو پشت لب پہ تم اپنی دُرِ بلاق
دیکھیں سہیل کیونکہ چمکتا یمن میں ہے

ہوش و خرد کو دیکھ لیا درد سر میں ذوق
آرام کو بھی دیکھ کہ دیوانہ پن میں ہے

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

ہر دم دل خوں گشتہ میں اک جوش فزوں ہے
جو آہ سینہ میں سو فوارہ خوں ہے

دنیا کی ہے رفعت کا سبب پستی ہمت
گردوں کو ہے اوج اس سے زمانہ میں کہ دوں ہے

پھر جاتی ہے سینہ کو مری آہ بھی اُلٹی
قسمت ہے جو برگشتہ ہوئی بخت نگوں ہے

اک غمزہ تری چشم فسوں کا ر کا کافر
شو چشم پری کو وبق آموز فسوں ہے

دل کرتا ہے اس کو چہ کا جب قصد تو لیتا
طائر کے عوض رنگ پریدہ سے شگوں ہے

قائم ہے بنا درد کی فریاد سے میری
جونالہ ہے ایوان محبت کا ستوں ہے

جس دن سے ہوا عشق مرے در پے تعلیم
ہر خار بیاباں قلم مشق جنوں ہے

مر جاؤں مگر راز محبت نہ جتاؤں
کیسا ہے اگ ردرد ہو دل میں نہ کہوں ہے

بیتابی دل کا کوئی مضموں جو ہوا نظم
ہر حرف پہ میرے حرکت جائے سکوں ہے

ملخانہ حسر کو پیوں کیون نہ مزے سے

www.allurdu.com

میری یہی تبر ید تپ سوز دروں ہے
ہے وصل میں غم ہجر کا اور ہجر بلا ہے
آرام محبت میں ہمیں یوں ہے نہ دوں ہے
کھو آپ کو گر ڈھونڈتا ہے عشق کی منزل
گم گشتگی اس رہ میں تری راہ انموں ہے
ہاروت سے واں لاکھوں ہیں شاگرد کہ جس جا
وہ چشم فسوں گر سبق آموز فسوں ہے
کیوں حالِ زبوں اپنا بیاں کرتا ہے ان سے
اے ذوق ترے واسطے یہ سخت زبوں ہے

All rights reserved ©2002-2006

www.allurdu.com

باغ عالم میں جہاں نخل حنا لگتا ہے
دل پُر خوں کا وہاں ہاتھ پتا لگتا ہے

کای تڑپنا دل بسمل کا بھلا لگتا ہے
جب اُچھلتا ہے ترے سینہ سے جا لگتا ہے

دل کہاں سیر تماشے پہ سر لگتا ہے
دل کے لگ جانے سے جینا بھی بُرا لگتا ہے

جو حرادث سے زمانہ کے گرا کب اُٹھا
نخل آندھی کا کہیں اُکھڑا ہوا لگتا ہے

دل لگی کا ہے مزا یہ کہ گزک میں ایدل
سب کبابوں سے نم تجھ کو سوا لگتا ہے

نہ شب ہجر میں لگتی ہے زباں تا لو سے
اور نہ پہلو مرا بستر سے ذرا لگتا ہے

ہائے محتاج ہو مر ہم زنگار کا تو
زخم دل باز ہر مجھے ہنسنا تر الگتا ہے

آب خنجر ہے جو زہر اب و فاداروں کو
ملک سرحد ہے وجا پانی ذرا لگتا ہے

قد مجنوں ترے پھولوں کی چھری ہے لیلیٰ
جب ذرا اجھکتا ہے سر پاؤں سے جا لگتا ہے

زر و زاہد ہے تو کیا کھوٹ ابھی ہے دلمیں

www.allurdu.com

ذوق اس زر کو کسوٹی پہ کسا لگتا ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

ملنا ہمارا ان کا تو کب جائے جائے ہے
البتہ آدمی سو کبھی آئے جائے ہے
جو اس گلی مُس مثل صبا آئے جائے ہے
فردوس میں کب اسکو تمنا ئے جائے ہے
کہتے ہیں لوگ موت تو اسب جائے جائے ہے
پر میرے پاس اے بھی کوئی کھائے جائے ہے
ٹوٹا ہے کس پتنگ کا بازو کہ شمع بزم
یوں روغن اشک گرم سے ٹپکا ئے جائے ہے
لکھوا کے بھیج دیتا ہے اک پرچہ گاہ گاہ
دل کو ذرا ذرا مرے پر چائے جائے ہے
ابر مژدہ برس کے اگر کھل گیا تو کیا
نالہ تو وہ ہی آگ سے برسائے جائے ہے
کیا حال جسم زار کہوں سوز عشق سے
اک بال ہے کہ آگ پہ بل کھائے جائے ہے
مضموں اضطراب کا ہے یہ بھی ایک اثر
وہ مرغ نامہ بر کو جو پھڑکا ئے جائے ہے
تابوت تیرے کشتہ کو پنیس سے کم نہیں
کیا پانو اپنے چین سے پھیلائے جائے ہے
سو کوس کیا ! نہ جاسکے مجنوں تو دو قدم

www.allurdu.com

پر شوق مدعا ہے کہ دورائے جائے ہے
جب تک کہ جان تن سے نکل جائیگی نہ ذوق
دل میں جو درد ہے سو کوئی ہائے جائے ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

جاں غش لب جاں بخش پر دل غش خط مشکیں یہ ہے
عیسائی اپنے دیں پہ ہے ۔ موسائی اپنے دیں پہ ہے
دے سیں کی صورت دکھا تو ہنس کے دانت اپنے ذرا
یاسین کیا پڑھو ا رہا قاتل مرے بالیں پہ ہے
بُلبل کا دل ہے خوں فشاں ہیں عشق کی نیر نگیاں
سُرخی رنگ گل کہاں یہ دامن گلچیں پہ ہے
حرف زبانی ہو کہ خط قول انکا سچ ہو یا غلط
میری تو اب تسکیں فقط اے دل تری تسکیں پہ ہے
ہے خوشہ انگوریا کر تا ہے دل پر آبلہ
صد خند ہ دنداں نما شب خوشہ پرویں پہ ہے
دو جام مے بھر کر چڑھا پھر دیکھ کیفیت ہے کیا
یہ خوب عینک حق نما چشم حقیقت ہیں پہ ہے
ہو کوہ کے چشموں سے واں پانی نہ کیوں شیریں واں
دی جان شیریں کھو جہاں فرہاد نے شیریں پہ ہے
میں کیا کروں اظہار غم ہے بار غم پُر بار غم
دن رات ایک انبار غم میرے دل غمگیں پہ ہے
صیقل نہ ہو گر تیغ پر جو ہر پہ ہوکس کو نظر
اے ذوق یاں قد رِ ہُنر آرائش و تزئین پہ ہے

www.allurdu.com

۲۷

اک صدمہ درد دل سے مریجان پر تو ہے
لیکن بلا سے یار کے زانو پہ سر تو ہے

آتا ہے اُن کا گر چہ قیامت پہ منحصر
ہم خوش ہیں یہ کہ آنیکی اُنکے خبر تو ہے

ہے سر شہید عشق کا زیب سنان یار
صد شکر بار سے نخل و فا بار ور تو ہے

اے شمع دل ہے رونے میں جلتا تو کیا ہوا
ہو جاتی رات امیں بلا سے بسر تو ہے

ہے دل میں درد اگر نہیں ہمدرد میرے پاس
دلسوز اگر کوئی نہیں سوز جگر تو ہے

اس بُت نے غائبانہ کہا یا نہیں کہا
چپ ہو گیا وہ بار ے مجھے دیکھ کر تو ہے

تربت پہ دل جلوں کی نہیں کر چراغ و گل
سینہ میں سوزش دل و داغ جگر تو ہے

کشتی بحر غم مرے حق میں ہے تیغ یار
کر دیتی ایک دم میں ادھر سے اُدھر تو ہے

وہ دل کہ جسمیں سوز محبت نہ ہو دے ذوق
بہتر ہے اس سے سنگ کہ جسمیں شرر تو ہے

www.allurdu.com

تدبیر نہ کر فاردہ تدبیر میں کیا ہے
کچھ یہ بھی خبر ہے تری تقدیر میں کیا ہے

اے اہل نظر ! عالم تصویر کو دیکھو
تصویر کا کیا دیکھنا تصویر میں کیا ہے

ہے شانہ کہ میرا دل دیوانہ ہے اُلجھا
معلوم نہیں زلف گرہ گیر میں کیا ہے

پارہ کی جگہ کشتہ اگر ہودل بیتاب
پھر آپ ہی اکسیر ہی اکسیر میں کیا ہے

اے صید فگن کرتا ہے کیوں اتنی چُری تیز
اب باقی بھالا اس تری نخچیر میں کیا ہے

کچھ سلسلہ جنبان جنوں ہے ترا مجنوں
غل دیکھ بپا خانہ زنجیر میں کیا ہے

بیٹھا ہے رد کعبہ پہ حیراں ترا شیدا
لبیک میں کیا ہوتا ہے تکبیر میں کیا ہے

صیاد عبث گرد ہے تو اس کے شب و روز
تو دیکھ تو کچھ اس ترے نخچیر میں کیا ہے

ہے صید نگہ کہتا قضا سے یہ تڑپ کر
اس تیر میں کیا لطف ہے اس تیر میں کیا ہے

یہ غنچہ تصویر کھلا ہے نہ کھلے گا

www.allurdu.com

کیا جانے دل عاشق دلگیر میں کیا ہے
خنجر ہے ترے ہاتھ میں اور ہم تہ خنجر

تاخیر ہو کیوں؟ فائدہ تاخیر میں کیا ہے
اُترا تھا گلے سے کہ جگر ہو گیا ٹھنڈا

کیا جانے اس آب دم شمشیر میں کیا ہے
زاہد کی طرف دیکھو نہ تم میرے دم ذبح

لو نام تم اللہ کا تکبیر میں کیا ہے
ذوق اس لب شیریں کا جو تو وصف ہے کہتا

کیا کہے حلاوت تری تقریر میں کیا ہے

All rights reserved ©2002-2006

www.allurdu.com

خم ابرو ترا جب یار نظر آتا ہے
کوئی کھینچے ہوئے تلوار نظر آتا ہے

جب ترا شعلہ رخسار نظر آتا ہے
درد خورشید کا بازار نظر آتا ہے

گھر میں جو روزن دیوار نظر آتا ہے
چشم افعی مجھے بے یار نظر آتا ہے

مست چشم اس کا جو میخوا ر نظر آتا ہے
ہے تو دیوانہ پہ ہشیار نظر آتا ہے

کیا تمہیں اے اُلے لا بصا ر نظر آتا ہے
یہاں تو اغیار میں بھی یا ر نظر آتا ہے

ضعف سے تارتن زارِ نظر آتا ہے
سر مرا تن پہ اگر وار نظر آتا ہے

سبزہ خط گل رُخسار پہ ایک عالم ہے
خط ریحاں خط گلزار نظر آتا ہے

معنی رنگ خموشی سے جو دل ہو آگاہ
برگ گل میں لب اظہار نظر آتا ہے

جتنا بیہوش ہو اتنا ہی سوا ہو آرام
مست ہاتھی ہو تو بے بار نظر آتا ہے

زلف کے دام میں ہے مرغ دل آتا ہمیں یاد

www.allurdu.com

جب کوئی مرغ گرفتار نظر آتا ہے
کواب غم میں بھی ہے آرام اگر آجائے

ہے وہ بے چین جو ہشیار نظر آتا ہے
میرے رونے پہ جو ہے دیدہ سوزن روتا

جو ہے سرکش وہ نگونسار نظر آتا ہے
صید بیکس پہ ترے کون ہے کہتا تکبیر

یہ تو ہوتا یو ہیں مر دا ر نظر آتا ہے
تیرے مجنوں کو ہے سامان جنوں آرائش

داغ سودا گل دستار نظر آتا ہے
خنجر موج تبسم سے ترے گلشن میں

دیکھا ہر گل کو دل افگار نظر آتا ہے
میرے آنکھوں میں نظر آتا ہے عالم ویراں

دل کا ویرانہ جو بے یار نظر آتا ہے
عالم دل میں کبھی آکے فلک کو دیکھو

کیا پس پردہ زنگار نظر آتا ہے
بڑھ کے جو چمکا زمانہ میں دکھائی دیا کم

روز کب اختر دمدار نظر آتا ہے
جو جو انمرو علائق میں پھنسا ہے وہ مجھے

شیر پنجر ے میں گرفتار نظر آتا ہے
کاٹنے دوڑتا ہے گھر جو نہیں وہ گھر میں

حلقہ درد ہن مار نظر آتا ہے

www.allurdu.com

دل پُرو سوسہ کا عقدہ ہے قفل سو اس
اس کا کھلنا مجھے دشوار نظر آتا ہے

مژدہ اے آبلہ پائی کہ پھر آنکھوںمیں مری
دامن وادی کہسار نظرآتا ہے

کم نمائی سے ہوا ے ماہ لقا عید کے چاند
کہ برس میں کبھی اک بار نظر آتا ہے

صحبت اہل صفا دیتی ہے سر کش کو اُلٹ
نخل پانی میں نگونسار نظر آتا ہے

تنگ جو زیست سے ہیں تکتہ تابوت انہیں
مر کے اک تخت ہو دار نظر آتاہے

دُر مضموں ہیں ترے ذوق زبس بیش بہا
کم کوئی ان کا خریدار نظر آتا ہے

www.allurdu.com

۳۰

خیال د میں پری نہ لاؤ ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے
تم آتے آؤ نہیں نہ آؤ ہمارے د ل میں تمہارا گھر ہے

یہ دل ہے آئینہ تم ہو صورت نہیں ہے یاں نا م کو کدورت
کسی کو گھر میں بلا بیٹھا وٗ ہمارے دل میں تمہار ا گھر ہے

خلل بنائے مکاں کو پہنچے تو ہو گا نقصاں مکیں کو پہلے
مکاں کو دل کے نہ تم گراؤ ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے

غلط ہے تہمت ہے افترا ہے کہ ہم نے دل اور کو دیا ہے
کسی کے کہنے پہ تم نہ جوؤ ہمارے دل میں تمہا را گھر ہے

تم اپنے رخ میں ہو کرر ہے دن ہو زلف میں شب کی عقدے گن گن
ہزار دل سے ہمیں بھلا وٗہمارے دل میں تمہا را گھر ہے

مکان دیدہ پسند خاطر اگر نہیں ہے کہ ہوں گے ظاہر
تو خیر تشریف تم نہ لاؤ ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے

تم اس کو دو داغ مثل لالہ دیا کرو بیٹھ کر اُجالا
بگاڑ و تم اس کو یا بناؤ ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے

یہ زباں سے ہے ذوق کہتا تمہارا ہے دھیان اسمیں رہتا
جدا مکاں اور کیوں بناؤ ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

ہیں ترے رُخ کی خط رخسار سے
دل میں آئینہ کے جو ہر خار سے

شرح فرط حسر دیدار سے
جو نگہ ہے کم نہیں طو مار سے

کھائے داغ آتشیں رخسار سے
کم نہیں دل مرغ آتش خوار سے

ہاتھ اُٹھا وَ عشق کے بیمار سے
کوئی بچتا ہے اس آزار سے

اُنس ہے کیا دل کو تیر پار سے
ہے مشابہ زخم بھی سو فار سے

میرے طرز نالہ ہائے زار سے
ٹپکے بلبل کے ہلو منقار سے

یوں نگہ نکلے ہے چشم یار سے
مست جیسے خانہ خمار سے

فرشِ گل پر مجھ کو ہجر یار سے
کم نہیں تار رگ گل خار سے

آئینہ اس شعلہ رخسار سے
گرم ہے دُکان آتش کار سے

بے نصیب اس کے ہیں گر دیدار سے

www.allurdu.com

سی دو آنکھوں کو نظر کے تار سے
مارے گر سیلی وہ زلف پر عرق
بھربھڑ پریں دنداں دہان مار سے
خنجر موج تبسم سے ترے
گل چمن مین ہیں جگر افگار سے
وائے قسمت تلخکامی ہو نصیب
ہم کو اس کے لعل شکر بار سے
کرتا ہے دست جنوں جب کشمکش
جی اُلجھتا ہے نفس کے تار سے
سُن کے میرے جانکنی کو کو ہکن
جوں صدا اُلٹا پھرے کہسار سے
یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو
گر مکر باندھے نظر کے تار سے
نقطہ کال اسکا سودا خیز ہے
پھرتے ہیں اک پاؤں ہم پر کار سے
اُٹھ چکا وہ ناتواں جب رہ گیا
دب کے تیرے سایہ دیوار سے
توبہ توبہ کہتا استغفار ہے
وقت توبہ میری استغفار سے
اپنے دامن کو بچا کر جائیو
برق میری وادی پُر خار سے

www.allurdu.com

چاہے بحر محبت میں ہمیں
کشتی اس کی تیغ لنگر دار سے

اب وہ آئے جب نگہ کو ضعف سے
کم نہیں مژگاں کی صف دیوار سے

تیرے ہی پاؤں پہ اے قاتل گرا
سر مرا اُڑ کر تری تلوار سے

اس دہن کا نکتہ موزوں بھی اک
منتخب ہے مخزن اسرار سے

ابر ہے لیکن شفق آلود ہے
زُلف اس کی مرخی رخسار ے

خاک عاشق پر اُٹھے جائے غبار
فتنہ محشر تری رفتار سے

ناکسوں سے کی رکیں وار مستگاں
اُلجھے کب دامن صبا کا خار سے

زلف کی قبچی سے دل ڈرتا نہیں
بھوت بھاگے ہے وگرنہ مار سے

دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز
یار اپنی گرمی رخسار سے

جو ہر اس سے یوں اُٹھا لیں جس طرح
حرف قرطاس غلط بردار سے

بے تمیزوں کی ہے اُلفت نقص تام

www.allurdu.com

لے ہیں نام طفل آدھا پیار سے
دل کو ہر دم عالم معنی سے ذوق
ہے خبر آتی نفس کے تار سے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

پاک رکھ اپنا وہاں ذکر خدائے پاک سے
کم نہیں ہرگز زباں منہ میں ترے مسواک سے

جب بنی تیر حوادث کی کمان افلاک سے
خاک کا تو وہ بنا انساں کی مشت خاک سے

جس طرح دیکھے قفس سے باغ کو مرغ اسیر
جھانکتا ہے دل تجھے یوں سینہ صد چاک سے

تیرے صید نیم جان کی جان نکلے کس طرح
یہ تو وابستہ ہے تیرے دامن فتراک سے

بیٹھا دوزخ میں بہاریں خلد کی دیکھا کروں
واں کی آتش ہو جو انکے روئے آتشناک سے

آفتاب حشر ہے یارب کہ نکلا گرم گرم
اشک خونیں دل جلوں کے دیدہ نمناک سے

چشم کو بے پردہ ہو کس طرح نظارہ نصیب
کرتا وہ پردہ نشیں پردہ تو ہے ادراک سے

بیت ساقی نامہ کی لکھو کوئی جائے دُعا
مے پرستوں کے کفن پر کلک چوب تاک سے

عیب ذاتی کو پھیلائے گا نہ حسن عارضی
زیب بد اندام ہو ذوق کی پوشاک سے

www.allurdu.com

۳۳

الگ تا ہو نہ کھچ کھچ مر ہر تار دامن سے نہ دامن
خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
خبر لون جیب کی یا میں رہوں ہشیار دامن سے
جنوں اُلجھے ہیں ناخن جیب سے اور خار دامن سے
لگا ہے اس تمنا میں مرے ہر خار دامن سے
کروں دستا ر میں گر ہو عطا اک تار دامن سے
لگے اس شعلہ خو کے کون مجھ سا زار دامن سے
کہیں الجھا ہے ابتک برق کے بھی خار دامن سے
کیا تونے کنارہ ہم سے اور ہاتھوں سے وحشت کے
گریباں ہمکنار آکر ہوا اے یار دامن سے
تمہارے جلوہ رخ کے جو بسمل خاک پر لوٹیں
تو پریان آکے پونچھیں اے پری رخسار دامن سے
ہوا بے پردہ وہ پردہ نشیں تو یوں کیا پردہ
بنایا درمیاں اک پردہ دیوار دامن سے
وہی زیبا ہی اسکے جو قطع ہے اُس پر
نکل سکتا ہے کوئی آستیں کا کا ر دامن سے
اب انکو شش جہت میں ہفت دریا لوگ کہتے ہیں
گرے تھے اشک کے قطرے مرے و چار دن دامن سے
مکدر ہو وہ گل کیا کیا جو نادا نستہ لگ جاوے

www.allurdu.com

ذرا آکر نسیم دامن گلزار دامن سے
تر مجنوں زار اتنا گراں جاں ہے نہ اُٹھنے دے
لپٹ جائے اگر صر صر کے مثل خار دامن سے
جلیں گے آتش رنگ حنائے پا سے گھر کتنے
دکھائیں گے اور جب گرمی رفتار دامن سے
دکھائے صدمہ زنجیر نے یہ پاؤن مجنوں کے
کہ صدمہ دلپہ ہوتا ہے دم رفتار دامن سے
عزیز اصلا نہیں سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے
گرہ دیکر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے
مربی بھی خلشگر کو نہیں دیتے ہیں آرایش
گلستاں پونچھتا ہے کب سنان خا ر دامن سے
سرایت کوہن کا خوں اگر کر جائے پتھر میں
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
فرشتے تیرے دامن کہ بنائیں جا نماز اپنی
اگر دھوڈالے تو داغ مئے پندا ر دامن سے
مرے پاؤں کے چھالے ہوتے ہیں کیا کیا شکستہ دل
جو کوئی ٹوٹ جا تا ہے اُلجھ کر خار دامن سے
ترے مجنوں کو ہے وہ جامہ عریاں اتنی زیبا
کہ جسکو آستیں سے ننگ ہے اور عار دامن سے
یہ تجھ بن اشکباری ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں میں
کبھی تو آستیں سے اورکبھی اے یار دامن سے

www.allurdu.com

کہاں وہ موسم طفلی کہ جب دامن سواروں میں
تھے ہم تیار کرتے تو سن رہو ا ر دامن سے

مرا وہ گر یہ غم خند ہ عشرت سے بہتر ہو
اغر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن میں سے

میں وہ آلودہ دامن ہوں بنائیں تار سبحہ کا
فرشتے پاکدامن لے کے میرے تار دامن سے

ہو ا پنکھے کی خوب آور ہے پر وہ ایک جنبش میں
کریں سوفتنہ خوابیدہ کو بیدار دامن سے

نگاہ بوا احوس آندھی ہے تیری خاک اُڑانے کو
چُھپالے اے پر یرو شعلہ رخسار دامن سے

نہ ہو گی دل جلون کی ذوق ہمسایوں سے دلداری
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

ہوں یہ لاغر جھ کے قامت ایک خس کے بوجھ سے
ہے کہا وہ جو لچک جائے مگس کے بوجھ سے

تھا قد رعنا کبھی پر اب ہوس کے بوجھ سے
جھلملاتا سا ہے شعلہ اک نفس کے بوجھ سے

شاخ گل کیا مال ہے گر ہم گراں جانی پہ آئیں
تو ڑدیں لوہے کے حلقے کو قفس کے بوجھ سے

مت لگا اے عشق دل کے آبلہ پر نقش غم
ہے بسکسار ی جنہیں بار ہوس کے بوجھ سے

یہ اسیری میں گراں خاطر ہوں میں جات ہوں ٹوٹ

www.allurdu.com

آہنی قلاب بھی میرے قفس کے بوجھ سے
زندہ تو ڈوبے ہے اور تیرے ہے مردہ آب میں
بوجھ شاید جسم کا کم ہے نفس کے بوجھ سے
نکلے دُنیا سے کہاں احمق اُٹھا کر بار حرص
یہ گدھا تو رہ گیا دلدل میں پھنس کے بوجھ سے
اپنے دامن میں نے لے میری گل لخت جگر
جی دھڑکتا ہے کہیں چولی نہ مسکے بوجھ سے
کی ہوا دل نے لیا گر ایک کوہ غم اُٹھا
یہ نہیں اے ذوق دبتا ایسے دس کے بوجھ سے

All rights reserved. ©2002-2006

www.allurdu.com

۳۵

زخمی ہوں ترے ناوک دزدیدہ نظر سے
جانے کا نہیں چور مرے زخم جگر سے

ہم خوب ہیں واقف ترے انداز کمر سے
یہ تار نکلتا ہے کوئی دل کے گہر سے

گر اب کے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

سرمایہ امید ہے کیا پاس ہمارے
ایک آپ ہے سینہ میں سو نومید اثر سے

وہ حلق سے پیش آتے ہیں جو فیض رساں ہیں
ہیں شاخ ثمر دار میں گل پہلے ثمر سے

حاضر ہیں مرے توسن وحشت کے جلو میں
باندھے ہوئے کہسار بھی دامن کو کمر سے

فریاد دستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ
جس کا نہ رکے دار فلک کی بھی سپر سے

اشکوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب
مقصود رہ کعبہ ہے دریا کے سفر سے

اللہ رے وحشت کہ مری ٹھوکروں ہی میں
پتھر ہیں پہاڑوں کے اُڑے جاتے شرر سے

کچھ رحمت باری سے نہیں دُور کہ ساقی

www.allurdu.com

رووئیں جو ذرا مست تو مے ابر سے برسے
کشتہ ہوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب
مستی ہے ٹپکتی مری تربت کے شجر سے
کھلتا نہیں دل بند ہی رہتا ہے ہمیشہ
کیا جانے کہ آجاتا ہے تو اسمیں کدھر سے
نالوں کے اثر سے مرے پھوڑا سے ہے پکتا
کیوں ریم سدا نکلے نہ آہن کے جگر سے
اے ذوق رہ عشق میں ہے خضر و مسیحا
ہمدم جو نکل آئے کوئی گرد سفر سے

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

کب وہ گزرتے ہیں سر لاف و گزاف سے
جن ک کہ آشنا زباں و کاف سے

اول ہی سے بشر کو ہے رغبت خلا سے
لیتا تھا کام منہ کا شکم یہ ناف سے

چل میکدہ میں شیخ بسر کر مہ صیام
مسجد میں تنگ بیٹھا ہے کیوں اعتکاف سے

نالون نے دی چڑھا جو تپ لرز ہ مہر کو
کھولی نہ آنکھ ابر سیہ کے لحاف سے

پھینکے ہے ایک جنبش مژگاں میں وہ پری
اس اپنے ناتواں کو پرے کو ہ قاف سے

ہو جو ہر کمال پہ ننگا جو خاکسار
اک تیغ ہے کہ ننگ ہے اسکو غلاف سے

گذری ہے مشق سینہ شگافی میں اے قلم
عاشق کی عمر نالہ گردوں شگاف سے

گردش ہے اسکی چشم کی کیوں میرے دلکی گرد
کافر کو کام کعبہ کے ہے کیا طواف سے

لڑتے ہیں گہ نصیب سے گا ہے فلک سے ہم
فرقت کی رات کم نہیں روز مصاف سے

طوف سیاہ خیمہ لیلےٰ ہوا نصیب

www.allurdu.com

مجنوں ۔ سمجھو کعبہ کے بہتر طواف سے
جوں تیغ خوش غلاف نگہ تیری اے پری
ہے دمبدم نکل کے چمکتی غلاف سے
لکھتا ہے شیخ مسئلہ وحدت وجود
لیکن دوئی عیاں ہے قلم کے شگاف سے
گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

۳۷

پوچھ مت راہ وفا اس نگہ پُر فن سے
رہنمائی کی نہ رکھ چشم دلا رہزن سے

خار نکلے عوض سبزہ مرے مدفن سے
بچ کے جانا کہ یہ الجھیں گے ترے دامن سے

کافر عشق ہوں گر سر بھی جدا ہو تن سے
نکلے زنار محبت نہ مری گردن سے

نار ہر ساز کے پردہ میں محبت کے سبب
ایک فریاد نکلتی ہے دل آہن سے

ہوں میں وہ سوختہ جوں شمع کہ مثل فانوس
میرا پیرا ہن تن میرے جُدا ہے تن سے

تیغ غم سے ہو نہ کیوں سینہ سپر مرد وفا
کثرت زخم بدن پر نہیں کم جوشن سے

تیرہ بختوں کا ہے وہ کلبہ تا ریک بلا
ڈر کے خورشید بھی جھانکا نہ جہاں وزن سے

میں گرا نبار محبت مرا خوں بھی ہے گراں
جی دھڑکتا ہے تیرا نازکی گردن سے

خوں مرا داغ نہیں دھوتا ہے تو کیا قاتل
یہ نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹیگا ترے دامن سے

ہو گیا کاغذ سوزن وہ سینہ سارا

www.allurdu.com

دل کی جو پھانس تھی نکلی نہ سر سوزن سے
گر جھکے تیغ ری سر ا بھی حاضر ہے کہ ہم
اس پہ مرتے ہیں کہ تعظیم تو لی دشمن سے
چشم میگوں و صاحی بہ بغل ۔جام بکف
دیکھنا آج وہ گل آتا ہے کس جوبن سے
چھوڑ کر گھر ترے ہاتھوں سے نکل جائیں کہاں
تنگ ہمسایوں کو اے ذوق نہ کر شیون سے

www.Iqbalcyberlibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

دل بچے کیونکر بتوں کی چشم شوخ ووشنگ سے
اپنا گھر تو سوجھتا ہے سینکڑوں فرسنگ سے

اے تغافل کیش جلدی آ کہ تو واقف نہیں
اس دل بیتاب و جان مضطرب کی ڈھنگ سے بل

بے بار یکی کہ گویا ہر تراتا رسخن
جنتری میں کھچ کے نکلے ہے دہان تنگ سے

ایک بھی نکلے نہ میرے سی صدائے دلخراش
خون اگر ٹپکے نوائے مرغ خوش آہنگ سے

پہلے یہ نیت وضو کی ہے نماز عشق میں
دل سے کہہ دیجئے کہ دھوئے ہاتھ نام ونگ سے

میرے رونے کی اثر سے ہوگئے پتھر بھی آب
جھڑتے ہیں جائے شرر پانی کے قطرے سنگ سے

ذوق زیبا ہے جو ہو ریش سفید شیخ پر
وسمہ آب بنگ سے میدھی مئے گلرنگ سے

www.allurdu.com

۳۹

کرے ہے کام تیغ یار کس کس آبداری سے
دکھاتی اپنی گلکاری ہے کیا کیا زخم کاری سے
زباں کھولیں گے مجھ پر بد زباں کای بد شعاری سے
کہ میں نے خاک بھردی انکے منہ میں خاکساری سے

گذرتی ہے مزہ میں زندگی غفلت شعاری سے
مرے نزدیک بیہوشی ہے بہتر ہوشیاری سے
نہ ہوتے اگر وہ شوخ خود نما سرگرم آرایش
اُٹھاتا ہاتھ خورشید فلک آئینہ واری سے
خبر کیا پوچھتے ہوا پنے بیمار محبت کی
کہ نوبت دم شماری کی تھی شب اختر شماری سے
جو پوچھے زاہد خشک اپنا دارو کہدے وے پی لے
اگر پرہیز کو پوچھے کہو پرہیز گاری سے
قفس کو لے اُریں صیاد اسیر مضطرب تیرے
خبر گل کی اگر اُڑتی سُنیں باد بہاری سے
اُٹھائے جاؤں کبتک داغ کاش انکےعوض ہوتے
مری چھاتی پہ پتھر سنگدل دوچار بھاری سے
لگی بھی گر زمیں کو پیٹھ تیرے تفتہ جانوں کی
تو مثل برق اُٹھ بھاگے وہیں پھر بیقراری سے
نہیں آتا نہ آئے رحم اے ذوق اس ستمگر کو

www.allurdu.com

بلا سے خوش تو ہو جاتا ہے میری آہ وزاری سے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

اُڑائی طرز نالہ کی تھی اک دم تیرے محزوں سے
سو اب تک دیکھ لے منقار طوطی سُرخ ہے خوں سے

نہ شب آں کھوں میں خواب آیا خیال کال شبگوں سے
رہے بیدار ساری رات ہم اک حب افیوں سے

اُڑائیں پون جادو گر بلا سے ہم نہیں ڈر تے
ہے اپنا دم ہوا ہوتا تری چشم پُر افسوس سے

یہ دُنیا ہے وہ خمخانہ کہ جس میں دور گر دوں نے
گل حکمت کئے کتنے ہی خم خاک فلاطوں سے

اثر ہو نالہ پُر درد کا اتنا تو اے بُلبل
کہ ٹپکے جائے شبنم اشک انجم چشم گردوں سے

شہید چشم میگوں ہوں کہو تربت پہ سب میکش
کریں آکر چراغاں ساغر صہبا ئے گلگوں سے

ترے مجنوں کے تن پر لاغری کا قطع ہے جامہ
بناتا پیر ہن ہے ایک برگ بید مجنوں سے

خدا جانے ہوئے بخت اپنے واژوں اسکی زلفوں سے
ویار زلفیں ہیں اس کی واژ گوں مجھ بخت واژوں سے

اسی باغ سخن میں ذوق جی اپنا بہلتا ہے
جہاں بُو عشق کی آتی ہے کچھ گلہائے مضموں سے

www.allurdu.com

لیا ایمان و دیں تو نے اگرچہ اک زمانے سے
نہیں اس پر یہی اے ظالم ترا ایماں تھکانے سے

ستمگر تو نے روکا سب کو میرے پاس آنے سے
اجل بھی اب یہاں آئے تو آئے کچھ بہانے سے

ڈھلینگے شمع کے سانچہ میں گذرے سر پہ جو گذرے
بہی نگے آنسوؤں میں انکے آگے اس بہانے سے

پڑے تسبیح زاہد پر نگاہ مست اگر تیری
تو ٹپکے بادہ انگور اسکے دانے دانے سے

تمہاری زُلف کے کوچوں پھرتا ہے وہ دیوانہ
پتا لینا ہو گر دل کا تو لینا اپنے شاد سے

کہاں جاؤنگا اُڑکر طائر بے بال و پر ہوں میں
قفس صیاد کا بہتر ہے مجھ کو آشیانہ سے

نہ کیجو خوان دوں ہمت پہ ہاتھ اے ذوق آلود
کہ یہ کھانا مرے آگے ہے بدتر زہر کھانے سے

www.allurdu.com

۴۲

اگر ہوتے ہو تم برہم ابھی سے
تو پھر ہوتے ہیں رخصت ہم ابھی سے

لگے کیون تم پہ مرے ہم ابھی سے
لگا یا ہی کو اپنے غم ابھی سے

دلاربط اس سے رکھنا کم ابھی سے
جتا دیتے ہیں تم کو ہم ابھی سے

غضب آیا تمہیں اگر اسکی مژگاں
صفیں یاروں کی ہیں برہم ابھی سے

نہیں ہے دیر اگر جانے میں اُنکے
نہیں اپنے بھی دم میں دم ابھی سے

بہے آنسو تو دامن کیا کہیں گے
ہوئی ہے آستیں پُرنم ابھی سے

مرے لاشہ پہ بھی اس بد گماں نے
کہا! کیوں جی پرایا دم ابھی سے

تمہارا مجھ کو پاس آبرو تھا
وگرنہ اشک جاتے تھم ابھی سے

وہ شاید منہ کھلے پر جائیں گے آج
کہ چھا یا دل پہ ابر غم ابھی سے

نکلتے ہی دم اُٹھو اتے ہیں مجھ کو

www.allurdu.com

ہوئے بیزار کیوں ہمدم ابھی سے
کیا ہے وعدہ دیدار کس نے
کہ ہے مشتاق اک عالم ابھی سے
مُوا جانا مجھے غیروں نے اے ذوق
کہ پھرتے ہیں خوش و خورم ابھی سے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

نہ کھینچو عاشق تشنہ جگہ کے تیر پہلو سے
نکالے پر ہے مثل ماہی تصویر پہلو سے

نہ لے اے ناوک افگن دلکو میرے پیر پہلو سے
کہ وہ تو جاچکا ساتھ آہ کی جوں تیر پہلو سے

دل شیاں کو لے ٹانک تعویذ وں میں ہیکل کے
نہ سر کا یہ حمائل اسے بُت بے پیر پہلو سے

وہ ہوں بے دست و پا بسمل رسائی جب نہ ہاتھ آئی
کیا تا پائے قاتل از تہ ششیر پہلو

اسیر زلف دیوانے ہیں دیکھ اے پاسباں شب کو
دبا کر بیٹھ اُن کے پاؤں کی زنجیر پہلو سے

مصور لیلیٰ و مجنوں ناکامی پہ حیراں ہیں
کبھی بیٹھا نہ مل کر پہلو ئے تصویر پہلو سے

یہ دل لب تشنہ تیغ یار کا ہے رات بھر کرتاق
صدائے العطش جوں نالہ شبگیر پہلو سے

عجب حسرت کا عالم تھا کہ مجنوں کہتا تھا پہیم
چھٹے پہلو مرے محمل کا یا تقدیر پہلو سے

نہ کہنا استخواں انکو یہ عالم لاغری کا ہے
کہ ہے دکھلا رہا میرا دل دلگیر پہلو سے

خیال ابروئے جاناں نہیں دل بھولتا اکدم

www.allurdu.com

سپاہی ہے جدا کرتا نہیں شمشیر پہلو سے
تمام اہل سخن بزم سخن میں ذوق حیراں ہیں
ملا جو قافیہ تو نے کیا تحریر پہلو سے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۴۴

وہ ہوں میں پُر معاصی سوختہ سوز ندامت سے
حذر دوزخ کرے جس کے شرار سنگ تربت سے

وہی ہے ایک سب میں دیکھ لو چشم حقیقت سے
بنا واحد کی کیوں توڑیگا ملا مجمع کثرت سے

نہ سوکھے دامن تر ذرہ میرا اور جوں اختر
رواں ہوں اشک خجلت چشم خورشید قیامت سے

دم تکبیر اُٹھائے دو جہاں سے ہاتھ یک باری
نماز عشق کی ہم نے ادا کی حسن نیت سے

اگر پوچھے کوئی مجھ سے کہ کیوں دن رات نالاں ہے
تو میں کہدوں محبت ہے محبت سے محبت سے

برائے شوکت دُنیا نہ لیجو عار دیں زاہد
سمجھیو شوکہ العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے

نمک ہو مشک ہو یا سودہ الماس تم چھڑکو
جراحت کو مرے کیا کام ہے سنگِ جراحت سے

پڑھو گر فاتحہ تم آکے مرقد پر شہیدوں کے
تو یاس اُٹھ کر اشارہ کردے انگشت شہادت سے

حریصوں کو نہیں جا وسعت آباد قناعت میں
جو کھینچے ہاتھ کو وہ پاؤں پھیلا دے فراغت سے

الف کو تیری قامت کے کیا استادِ قدرت نے

www.allurdu.com

مزین صفحہ ہستی پہ رعنائی کے خلعت سے
لب ہر زخم میرا ہے ہلال عید سے خوشتر

کہ ہو وے گا نہ عاشق اب کوئی اور اسپہ عبرت سے
علاج زخم حسرت ہے مرا تیز اب تیغ اس کا

نہیں سنگ فساں کچھ کم مجھے سنگ جراحت سے
اگر آرائش ظاہر ہو بد باطن کو کیا حاصل

بھلا باطن میں رُتبہ کیا ہے اسکو نیک طینت سے
ہوئی حرفوں میں گویک نقطہ رحمت سے سوا زحمت

عدد میں ہے مگر رحمت زیادہ ہوتی زحمت سے
زبانِ ریختہ کر دی زباں اہل ولائت کی

محبت ذوق کو از بسکہ ہے شاہ ولایت سے

www.allurdu.com

۴۵

کہاں تلک ساقی کہ لاشراب تو دے
نہ دے شراب ڈبو کر کوئی کباب تو دے
بُجھا گر گر یہ ہے گر سوز دل کو آب تو دے
اور آگ میں یونہی دینا ہے گر عذاب تو دے
الٰہی چشم کے چشمہ کو اتنا آب تو دے
کہ سر پہ چرخ دکھلائی جوں حباب تو دے
کھلے ہے ناز سے گلشن میں غنچہ نرگس
ذرا دکھا اسے تو چشم نیخواب تو دے
دل برشتہ کو میرے نہ چھوڑا ے میخوار
جو لذت اسمیں ہے ایسا مزا شراب تو دے
کہاں بجھی ہے تہ خاک میرے آتش دل
کہو ہوا سے بلا دامن صحاب تو دے
تمہارے مطلع ابرو پہ خال کہتا ہے
کہ ایسا نقطہ کوئی وقت انتخاب تو دے
در قبول ہے درباں نہ بند کر دریار
دعائے خیر ذرا ہونے مستجاب تودے
صبا! بگولہ بنے کشتگان زلف کی خاک
کہ بعد مگر بھی معلوم پیچ و تاب تو دے
شہید کر تا ہے قاتل تو پھر ہے جلدی کیا

www.allurdu.com

ذرا ٹھہر نے تہ تیغ اضطراب تو دے
بلا سے آپ نہ آئیں پر آدمی ان کا
تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو تے
شکار بستہ فتراک کو تے مقدور
ہوا نہ یہ بھی کہ بوسہ سر رکاب تو دے
زبان خنجر قاتل نے کیا کہا تجھ سے
دل شہید تو چپ کیوں ہے کچھ جواب تو دے
ہماری آنکھ سے ہم چشم ہو گا کیا دریا
کسی کو بھر کے ذرا کاسہ حباب تو دے
بلا سے کم نہ ہو گر یہ سے میرا سوز جگر
بُجھا پر اُن کی ذرا آتش عتاب تو دے
خنک دلوں کی اگر مشت خاک دوزخ میں
پڑے تو واقعی اک بار آگ تو دے
کریگا قتل وہ اے ذوق تجھ کو سُرمہ سے
نگہ کی تیغ کو ہونے سیاہ تاب تو دے
پہنچ رہونگا سر منزل فنا اے ذوق
مثال نقش قدم کرنے پا تراب تو دے

www.allurdu.com

پھلا نہیں تو پھلے کا گل اے نگار دے
پر کچھ نشانی مجھے یاد گار دے

تو چشم میں نہ سُرمہ دنبالہ دار دے
مفتونِ چشم کو یوں ہی اک تیر مار دے

ہاتھ اپنا میرے ہاتھ میں کب وہ نگا ر دے
جو اپنے ہاتھ کا نہ مجھے پشت خار دے

ٹانکے نہ زخم دل میں تراد لفگار دے
تو جب تلک نہ گیسوئے مشکیں کا تار دے

دشنام ہو کے وہ ترش ابرو ہزار دے
یاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اتار دے

گلشن کو آب گر مژہ اشکبار دے
بُلبُل بجائے بیضہ در آبدار دے

کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جاں نثار دے
مٹی بھی جس کو تیرے نہ دل کا غبار دے

وہ زلف مشکبار ایک رادے
پھر میں نہ لوں اگر کوئی مشک تتار دے

دل کو رکھ دوں اس دم شمشیر پر گر ڈھب بنے
تا یہ قربانی صراط عشق پر مرکب بنے

خال اے خورشید رو رُخ پر تمہارے کب بنے

www.allurdu.com

تیرہ روز آکر اُفق پر سوختہ کو کب بنے
کیونکہ تعلیم نیاز و ناز ہو کیجا بہم
گر نہ مجنوں آن کر لیلیٰ کا ہم مکتب بنے
غنچہ تصویر بھی کھل کر جو عقدے دانہ ہوں
ہائے قسمت وہ ہمارے عقدہ مطلب بنے
ہے سیہ کاری سے موہ یاں تلک اپنا سیاہ
روز محشر پر پڑے گر سایہ اس کا شب بنے
سُرمہ چشم کو اکب کیوں بنا اے دورِ آہ
ایسا کاجل بن کہ جس سے اس کا خال لب بنے
موذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تالا ویں بلا
عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنے
عشق ہے اے ذوق وہ کافر کہ جس کے ہاتھ سے
شیخ صنعا سا مسلماں رمذِ مشرب بنے

www.allurdu.com

لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے
تم آگ لینے آتے تھے کیا آئے کیا چلے

تم چشم سُرمہ گیں کو جو اپنی دکھا چلے
بیٹھے بٹھائے خاک میں ہم کو ملا چلے

دیوانہ آکے اور بھی دل کو بنا چلے
اک دم تو ٹھہرو اور کہ کیا آئے کیا چلے

ہم لطف سیر باغ جہاں ۔ خاک اُڑا چلے
شوق وصال دل میں لئے یار کا چلے

غیروں کے ساتھ چھوڑ کے تم نقش پا چلے
کیا خوب پھول گور پہ میری چڑھا چلے

دکھلا کے مجھ کو نرگس بیمار کیا چلے
آوارہ مثل آہوئے صحرا بنا چلے

اے غم ! مجھے تمام شب ہجر میں نہ کھا
رہنے دے کچھ کہ صبح کا بھی ناشتا چلے

بل بے غرور حُسن زمیں پہ نہ رکھے پاؤں
مانند آفتاب وہ بے نقش پا چلے

کیا لے چلے گلی سے تری ہم کہ ہوں نسیم
آئے تھے سر پہ خاک اُڑانے اُڑا چلے

افسوس ہے کہ سایہ مرغ ہوا کی طرح

www.allurdu.com

ہم جس کے ساتھ ساتھ چلے وہ جُدا چلے
قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ نہ ہو تو کیوں
رک رک کے میرے حلق پر خنجر ترا چلے
ہے گل کا دل تو سنبل پیچاں کی دام میں
کیا اُڑ کے تجھ سے طائر نگہت بھلا چلے
ہو کر سوار تو سن عمر رواں پہ آہ
ہم اس سرائے دہر میں کیا آئے کیا چلے
لبریز ہو گیا مرا شاید کہ جام عمر
تم وقت نزع مجھ سے جو ہر کر خفا چلے
دُنیا میں جب سے آئے رہا عشق گلرخاں
ہم اس جہاں میں مثل صبا خاک اڑا چلے [
قاتل سے دخل کیا ہے کہ جانبر ہوا پنا ہوش
گر اُڑ کے مژل طائر رنگ حنا چلے
فکر قناعت ان کو میسر ہوئی کہاں
دنیا سے دل مس لے کے جو حرص وہوا چلے
آلود ہ سُرمہ سے نہ ہوئی چشم میں نگاہ
دیکھا جہاں سے صاف ہے ابل صفا چلے
اس روئے آتشیں کے تصور میں یاد زلف
ہے کیا غضب کہ آگ لگے اور ہوا چلے
اے ذوق ہے غضب نگہ یار ا لحفیظ
وہ کیا بچے کہ جسپہ یہ تیر قضا چلے

www.allurdu.com

تجھ کو کچھ یاد بھی ہیں وہ اُلفت کے مزے
بے مزہ ہونے کے لطف اور شکایت کے مزے
بے محبت نہیں اے ذوق شکایت کے مزے
بے شکایت نہیں اے ذوق محبت کے مزے
کھائے کوچہ میں ترے آکے جو شنگ طفلاں
آئے مجنوں کو ترے میوہ جنت کے مزے
لگتی مرچیں سی کبابوں کو ہیں سُن کر کیا کیا
دل بریاں سے مرے سوز محبت کے مزے
صرف ہر زخم جگر تا نہ ہو صد کان نمک
لوٹے کیا عشق میں اس کان ملعت کے مزے
ملت عشق میں ہو کاش تنا شخ ہی سہی
کہ اُڑائیں ترے سر باز شہادت کے مزے
دیکھ کر اس کو گیا عالم حیرت میں تو میں
پر بیاں کیا کروں اس عالم حیرت کے مزے
سجدہ میں پائے خم مے پہ ہیں کس لطف سے مست
یوں عبادت ہو تو زاہد ہیں عبادت کے مزے
پھول گلشن میں ہنسے کر کے زر ا پنا برباد
کہ اُڑانے ہی میں دولت ک ہیں دولت کے مزے
جان شیریں بھی گئی اور نہ لی شیریں بھی

www.allurdu.com

پوچھو فرہاد سے اس تلخیِ حسرت کے مزے
ابرو باروں کے مزے کیونکہ نہ لوٹیں میخوار
کہ اُڑاتے ہیں گنہگار ہی رحمت کے مزے
ہے نمک پاش جو ہنس ہنس کے وہ لعل نمکیں
لے رہا دل مجروح جراحت کے مزے
کچھ جتاؤں جو محبت تو ہے کہتا کہ تجھے
دیکھ تو کیسے چکھاتا ہون محبت کے مزے
ذائقہ چاشنیِ عشق کا کامل ہو تو دیں
شادیِ وصل کی لذت غمِ فرقت کے مزے
نہیں جز بے مزگی کوئی مزا دنیا میں
پر مزیدار بنا دیتے ہیں غفلت کے مزے
خنجرِ ناز نے کای چاٹ لگائی دل کو
چاٹتا ہونٹ ہے لے لے کے جراحت کے مزے

www.allurdu.com

۵۰

ساقیا ہوں جو صبوحی کی نہ عادت والے
صبح محشر کو بھی اُٹھیں نہ ترے متوالے

رہے جوں شیشہ ساعت وہ مکدر دونو
کبھی مل بھی گئے دو دل جو کدورت والے

کس مرض کی ہیں دوا بہ لب جان بخش ترے
جاں بلب ہیں ترے آزارِ محبت والے

حرص کے پھیلتے ہیں پاؤں بقدر وسعت
تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے

ہائے سے حسرت دیدار مری ہائے کو بھی
لکھتے ہیں ہائے دو چشمی سے کتابت والے

نہیں جز شمع مجاد مرے بالین مزار
نہیں جز کثرت پروانہ زیارت والے

نہ ستم کی ہے شکایت نہ کرم کی خواہش
دیکھ تو ہم بھی ہیں کیا صبرو قناعت والے

کیا تماشہ ہے کہ مثل مہ نو دیکھے فروغ
خود نمائی کو ہیں چمکا رہے شہرت والے

دل سے کچھ کہتا ہون میں مجھ سے ہے کچھ دل کہتا
دو نو اک حال مں ہیں درد و مصیبت والے

بے نصیبوں کی نصیبوں میں کہاں یا رکا وصل

www.allurdu.com

انکی قسمت میں ہے جو لوگ ہیں قسمت والے
تو جو آجائے تو اے درد محبت کی دوا
میرے ہمدرد ہوں بیدرد نصیحت والے
چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم آتش باز
لکھ کے میری تپش دل کو کتابت والے
کبھی افسوس ہے آتا کبھی رونا آتا
دل بیمار کے ہیں دو ہی عیادت والے
تو مرے حال سے غافل ہے پر اے غفلت کیش
تیرے انداز تغافل نہیں غفلت والے
ناز ہے گل کو تاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

www.allurdu.com

کیا مدِ نظر تم کو ہے یاروں سے تو کہئے
گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے کہئے

حال دل بیتاب کہا جائے جو ہم سے
گر کہئے نہ لاکھوں سے ہزاروں سے تو کہئے

کیا کہئے گا اب اور سر خاک شہیداں
کچھ فتنے اُٹھانے ہوں مزاروں سے تو کہئے

پھر قم نہ کہیں حضرت عیسے اگر اُن سے
کہئے کہ یہ قم عشق کے ماروں سے تو کہئے

کچھ سوز دل اپنا کسی دلسوز کے آگے
فرصت ہو تپ غم کے حراروں سے تو کہئے

موقوف ہے گر دل کا شکار آن و ادا پر
تو پہلے کچھ اُن میر شکاروں سے تو کہئے

اس گو ہر دنداں پہ اگر سوجھے کوئی بات
موتی تو ہیں کیا حال ستاروں سے تو کہئے

کہئے نہ تنکہ طرف سے اے ذوق کبھی راز
کہکر اُسے سننا ہو ہزاروں سے تو کہئے

www.allurdu.com

۵۲

مزا تھا ہم کو جو بلبل سے دو بد کرتے
کہ گل تمہاری بہاروں میں آرزو کرتے

مزے جو موت کے عاشق کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرے کی آرزو کرے

غرض تھی کیا ترے تیروں کو آب پیکاں سے
مگر زیارت دل کیونکہ بے وضو کرتے

اگر یہ جانتے چن چن کے ہم کو توڑیں گے
تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

یقیں ہے صبح قیامت کو بھی صبوح کش
اُٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

سمجھیو دار ورسن تا رو سوزن اے منصور
کہ چاک پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے

نہ رہتی یوسف کنعاں کی خوبی بازار
مقابلہ میں جو ہم تجھ کو روبرو کرتے

چمن بھی دیکھتے گلزار آرزو کی بہار
تمہاری باد بہاری میں آرزو کرتے

سراغ عمر گذشتہ کا لیجئے گر ذوق
تمام عمر گذر جائے جستجو کرتے

www.allurdu.com

۵۳

ساقیا عید ہے لا بادہ سے مینا بھر کے
کہ پیاسے ہیں مے آشام مہینہ بھر کے

آشناؤں سراگر ایسے ہی بیزار ہو تم
تو ڈبودو انہیں دریا میں سفینہ بھر کے

روز اُس گلشن رخسار سے لیجاتے ہیں
اپنے دامان نظر مردم بینا بھر کے

دل ہی آئینہ صف چاہئے رکھنا اسکو
زنگ سی بھرتا ہی کیوں اس میں تو کینہ بھر کے

خم پُر جوش کی مانند چھلکتا ہے پڑا خون حسرت سی
لبوں تک مرا سینہ بھر کے

جام خالی بھی لگا منہ سی نہ کم ظرف ساتھ ذوق
کیساتھ قدہ ذوق سی پینا بھر کے

www.Nayaab.Net انٹرنیٹ ایڈیشن سال 2006

www.allurdu.com

۵۴

جو تھے ثمر گان پُر خوں سب وخار دنشیں نکلے جنوں یہ
کیسے نشتر تھے کہیں ڈوبے کہیں نکلے
عدوئے نشیں زن کی گھر سی کب وہ مہ جبیں نکلے الٰہی
برج عقرب سے قمر جلدی کہیں نکلے
چھٹے کیا ہم سی شوق حسن گندم گوں کہ گندم پر ہمارے
جدا امجد چھوڑ کر خلد بریں نکلے
تیرے انداز سے سو سو طرح کرتا رہوں پیدا
تیرے ہر ناز پر سو سو دم نازنیں نکلے
پرے جا کر نئی دنیا سے بھی گر دیکھو دنیا میں
تو خاک آدم سے نہ چپا بھر ز میں نکلے
خدا دے دور بینی اور اس چشم تصور کو
کہ لاکھوں کام اس سے دور کی بے دُور میں نکلے
رلائے گر تصور اس لب شیریں کا آنکھو نکو
تو آنسو ہو کے شربت خون ہو کر انگبیں نکلے
قلم کی دیکھو گلکاری دم تحریر حال دل
کہ جائے حرف گلہائے انار آتشیں نکلے
زیادہ جان کی جانے غم ہے تیرے جانے کا
الٰہی جانے ہے پہلے مری جان حزیں نکلے
نہ ہو غربت میں گر قد صفا پاکیزہ گوہر کی

www.allurdu.com

تو کیوں دریا سے یکتا ہو کے پھر درثمیں نکلے

تباہی میں ہے موذی کی حالوت اہل عالم کی
کہ ویراں خانہ زنبور ہو جب انگبیں نکلے

ہوئے تم چین برابر دہو کے میرے قتل کے درپے
چمکنے سے تمہارے جو ہر شمشیر کیں نکلے

سراپا رر سیاہی گر ملے ان نامداروں کو
ہوس دل سے نہ اُنکے نام کی مثل نگیں نکلے

فلک بھی خانہ زنبور ہے کثرت سے انجم کی
مگر کیا دخل جز زہر اب آسمیں انگبیں نکلے

دل زخمی کی حالت پر دہان زخم کیا بولیں
زبان تیغ سے نکلے تو شاید آفریں نکلے

جو حسرت میرے دل میں ہے نکالوں میں کہاں اس کو
نہ وہ زیر فلک نکلے نہ وہ زیر زمیں نکلے

سُنا کرتے تھے شہرہ ذوق جس کی پارسائی کا
وہ سب یار خرابات اپنے نکلے ہم نشیں نکلے

www.allurdu.com

۵۵

غنچے تری غنچہ دہنی کو نہیں پاتے
ہنستے تو ہیں پر تیری ہنستی کو نہیں جاتے

ہم تم سا عدو اپنا کسی کو نہیں کرتے
تم ہم کو جو پاؤ تو چھری کو نہیں پاتے

وہ کونسی شے ہے جسے پاتے نہیں دل میں
لیکن نہیں پاتے تو خوشگی کو نہیں پاتے

لیتے ہیں شب وصل میں اس لب کے یہ بوسے
ہم لب پہ سحر رنگ مسی کو نہیں پاتے

میں ایسا ہوا گم کہ عزیز ان عدم بھی
گم ہو کے بھی مری گم شدگی کو نہیں پاتے

رکھے ہیں دم شعلہ فشاں اژ دوزخ
لیکن مری آتش نفسی کو نہیں پاتے

وہ دن ہیں بہتے تھے جو چشم سے چشمے
اب نام کو بھی ان میں نمی کو نہیں پاتے

معلوم نہیں اسکا دہن ہے کہ نہیں ہے
اے ذوق ہم اس سر خفی کو نہیں پاتے

www.allurdu.com

ثبات کب ہے زمانہ کے عز و شاں کے لئے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسماں کے لئے
مزے تو دل کو ملے تھے ہوئے زباں کیلئے
پہ ہم نے دل میں مزے سوز نہاں کے لیے
تیرا اس نگہ کا گر دل مضطر میں گھر کرے
ناسور عشق زخم کے پھر میں گھر کرے
کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے
انساں وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے
چشم سیہ تمہاری نظر بھر کے دیکھے جب
لالہ میں داغ دے گل عہر میں گھر کرے
یوں میرے دل میں چبھتی ہے دندا نکی اسکے تاب
ہیرے کی جوں کنی دل گوہر میں گھر کرے
دکھلائے جوش گر یہ اگر میری چشم تر
مردم کے غرق سینکڑوں پل بھر میں گھر کرے
یوں رنگ رُخ پہ اسکے جما ہے مرا خیال
جس طرح رنگ برگ گل تر میں گھر کرے
خون شہید ناز کو دھونا تھا کیا بھلا
یہ زنگ وہ نہیں ہے کہ خنجر میں گھر کرے

www.allurdu.com

دزدنگہ تو آنکھوں میں گھر کر رہے ہیں ذوق
دل جس کا گم ہوا کہو کس گھر کرے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

بہتر تو ہے یہ کہ نہ دیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

کم ہونگے اس بساط پہ ہم جیسے بد قمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے

لیلیٰ کا ناقہ دشت میں دکھلاتا ذوق و شوق
سُن کر فغان قیس بجائے حدی چلے

نازاں نہ ہو وجود پہ جو ہونا ہو وہ ہی ہو
دانش تری نہ چکھ مری دانشوری چلے

دنیا نے کس کا راہ فنا میں دیا ہے ساتھ
تم بھی چلے چلو یوں ہی جبتک چلی چلے

جاتے ہوئے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق
اپنی بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

www.allurdu.com

قفل صد خانہ دل آیا جو تو ٹوٹ گئے
جو طلسمات نہ ٹوٹے تھے کبھو ٹوٹ گئے

خار غم دل سے کسی طرح نہ نکلا اے عشق
ہو کے ناخن کئی سینہ میں فرو ٹوٹ گئے

چارہ گر سوزن تقدیر میں کچھ اور ہیں تار
جیب کے تار جو ہو ہو کے رفو ٹوٹ گئے

تو جو کہتا ہے کہ دے غیر کو بھی ساغر مے
ہاتھ کیا اسکے ہیں اے عربدہ جو ٹوٹ گئے

کیونکہ بن کشتی مے کیجئے سیر دریا
میکشوں زیر بغل اب تو کدو ٹوٹ گئے

تیرے ہاتھوں میں برنگ گل بازی آخر
بند بند اپنے ہیں اے عربدہ جو ٹوٹ گئے

کیا یہاں تم سے کروں زور شکست دل کا
کہ مری خاک سے بن بن کے سبو ٹوٹ گئے

جذب عشق اپنا ہے کب چھوڑتا تیر ونکو ترے
کھینچے بھی دل سے جو سو فار کبھو ٹوٹ گئے

کہہ بہ تبدیل قوافی غزال اک اور بھی ذوق
دیکھیں کس طرح سے بٹھلایا ہے تو ٹوٹ گئے

www.allurdu.com

۷۵

مار کر تیر جو وہ دلبر جانی مانگے
کہہ دو ہم سے نہ کوئی دے کے نشانی مانگے

اے صنم دیکھ کے ہر دم کی تری کم سخنی
موت گھبرا کے نہ کیوں وہ خفقانی مانے

خاک سے تشنہ دیدار کے سبزہ جو اُٹھے
تو زباں اپنی نکالے ہوئے پانی مانگے

مارِ پیچاں تو بلا ہیگا مگر تو اے زلف
ہے وہ کافر کہ نہ کاٹا ترا پانی مانگے

دہن یار ہو اور مانگے کسی سے دل کو؟
وہ جو مانگے تو بانداز نہانی مانگے

دل مرا بوسہ بہ پیغام نہیں ہے ہمدم
یار لیتا ہے تو لے۔ اپنی زبانی مانگے

جلوہ اس عالم معنی کا جو دیکھے اے ذوق
لطف الفاظ نہ لے حُسن معانی مانگے

www.allurdu.com

ہوئے وہ کب قائل قیامت جو تیرا قامت نہ دیکھ لینگے
رہیں گے رویت کے بلکہ منکر جو تیری صورت نہ دیکھ لینگے
ہمیں غرض کیا کہ جائیں گے ہم ۔حرم کو اے شیخ بتکدہ سے
یہیں بُتوں میں خدا کا اپنے ظہورِ قدرت نہ دیکھ لینگے
نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہان میں ہم نے تمہارے باعث
اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت نہ دیکھ لینگے
دکھانہ احوال اُن کو اپنا یہ انکی اُلفت کا امتحان ہے
کہ ہو گی الفت تو دیکھ لیں گے نہ ہو گی الفت نہ دیکھ لینگے
کہوں یہ کیوں کہ حضرت دل ۔شکر لبوں پر نہ زہر کھاؤ
کہ آپ ہی تلفی محبت کی وہ حلاوت نہ دیکھ لینگے
بلاسے گرد انیال کا سا ۔نہیں ہے پاس اپنے فالنامہ
ہم اپنے نقطوں سے داغ دل ہی کے فال دولت نہ دیکھ لینگے
اگر چہ درد محبت اپنا ۔کہا نہ میں نے زباں سے اپنی
وہ میری صورت نہ دیکھ لینگے وہ میری حالت نہ دیکھ لینگے
ہلال کو دیکھیں کیوں فلک پر اگر ہے منظور عید ہم کو
تو اس کے تیغ ستم کا دل میں لب جراحت نہ دیکھ لیں گے
بہار باران کو کون دیکھے بغیر یا راں ہے تیر باراں
ہم اس کے بدلے سر شک مژگاں کی اپنے شدت نہ دیکھ لینگے
گزر بھی جاؤں گر اپنے جی سے کہیں گے جیتا ہے جی چرایا

www.allurdu.com

وہ جب تلک اپنے آستانے پہ میری تربت نہ دیکھ لینگے
مجھے یقیں ہے نہی دکھائیں گے اپنے رخسار لالہ گوں کو
رواں مری چشم تر سے جب تک وہ خون حسرت نہ دیکھ لینگے
تپ محبت کا میرے دل کی یقیں نہ آئے گا ہرگز اُن کو
طپاں وہ رگ رگ میں میرے جب تک کہ برق سرعت نہ دیکھ لینگے
خط ان کو دے بھی دیا جو قاصد نے ذوق دیکر کسی کا دھوکا
وہ خط نہ پہچان لینگے میرا ۔ مری عبارت نہ دیکھ لینگے؟

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۷۷

خط بڑھا کاکل بڑھے زلفیں بڑھیں گیس بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

تیرے جلوہ سے چمن رونق اے گلرو بڑھے
شاخ گلبن میں بڑھے گل گل میں رنگ و بو بڑھے

بعد رنجش کے گلے ملتے ہوئے رُکتا ہے جی
اب مناسب ہے یہی کچھ میں بڑھوں کچھ تو بڑھے

ہاتھ ملنے کو جو مجنوں سے بڑھائے دشت میں
ضعف سے مدت میں جوں شاخ سر آہو بڑھے

بڑھتے بڑھتے بڑھ گئی وحشت وگرنہ پہلے آہ
ہاتھ کے ناخن بڑھے سر کی ہمارے مو بڑھے

تجھ کو دشمن واں شرارت سے جو ٹھرکاتے ہیں روز
چاہتے ہیں اور شرا اے شوخ آتش رو برو بڑھے

واہ ساقی کیا ہی دی ہے داروئے فرحت فزا
جس کی اک قطرہ سے سیروں میں لوہو بڑھے

یوں دم گر یہ ہوا دل سے مرے نالہ بلند
جس روش پانی کے باعث سرد آب جو بڑھے

حُسن کیفیت سے ہو معمور اگر مینائے دل
پھر تو جام جم سے قدر کا سہ زانو بڑھے

یاں بڑھے دلکی تپش اور قہر ہے غیروں کے ساتھ

www.allurdu.com

گرمی صحبت تری اے شوخ آتش خو بڑھے
چرخ پر نور قمر راتوں بڑھے راتوں گھٹے

حُسن تیرا روز بروز اے ہلال ابرو بڑھے
کچھ تپ غم کو گھٹا کیا فائدہ اس سے طبیب
روز نسخہ میں اگر خرفہ کھٹے کا ہو بڑھے

چاہتا ہے دل بڑھے اُلفت کی اُن سے رسم و راہ
پر وہاں قابو نہیں کس طرح بے قابو بڑھے

پیشوائی کو غم جاناں کی چشم و دل سے ذوق
جب بڑھے نالے تو اُنسے پیشتر آنسو بڑھے

All rights reserved ©2002-2006

www.allurdu.com

۷۸

پر یرو کیا ستمگر بیشتر ایسے نہ ہوتے تھے
ولیکن جیسے تم ہو فتنہ گر ایسے نہ ہوتے تھے

وہ جب واں بے تکلف رات بھر ایسے نہ ہوتے تھے
صبا کے جھوکے یہاں وقت سحر ایسے نہ ہوتے تھے

کسی کی فندقیں یاد آ گئیں ہیں ورنہ مژگاں پر
جو دیں ہیں گالیاں اس بدزکو ان کو آج کیا کہئے
کبھی نادم ہم اس کو چھیڑ کر ایسے نہ ہوتے تھے

خدنگ عشق کھا کر زخم دل فرہاد کے باہم
لگے کہنے کہ شریں نیشکر ایسے نہ ہوتے تھے

سفر ہی اب کی جاں کاحضرت دل بیٹھے حیراں ہیں
پریشاں ورنہ جوں گرد سفر ایسے نہ ہوتے تھے

کتاب دل شرار عشق سی ہے جل اٹھی شاید
کہ مضمون سوز دل کی پیشتر ایسے نہ ہوتے تھے

ہمارے آبلوں میں آب ہی یا آبداری ہے
کہ پہلے خار صحرا تیز تر ایسے نہ ہوتے تھے

ستم دنیا کی جو تھے ستمگر دل پہ تھے گذرے
مگر صدمے ہماری جان پر ایسے نہ ہوتے تھے

زمانہ میں ہیں سنتے شور مدت سی قیامت کا
پر اس قامت سے جو ہیں شور و شر ایسے نہ ہوتے تھے

www.allurdu.com

ہمارے شعر سن کر ذوق جیسے بزم عالم میں
ہوئے قائل ہیں اب اہل نظر ایسے نہ ہوتے تھے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۷۹

اے صنم ہجر میں ہم جیتے بھلا پتھر تھے
سینہ تھا ہاتھ تھا سر اپنا تھا یا پتھر تھے

وہ بھی دن یاد ہیں جب کوئے صنم میں ایدل
بستر خال تھا اور تکیہ کی جا پتھر تھے

دل مجروح نے جو کھائے جنوں میں پتھر
اور وہ سنگ جراحت سے سوا پتھر تھے

پوچھا اس بت نے تو نکلی نہ زباں سے اک بات
حضرت دل وہاں کیا بار خدا پتھر تھے

جن دلوں نے ہی کیا چور مرا شیشہ دل
اے بتو دل تو نہ تھے وہ بخدا پتھر تھے

کون ہمدم شب غربت میں تھا بیکس کا ترے
یا تو سناٹا تھا یا دیتے صدا پتھر تھے

تھے دل سنگ میں جن تک تو رہے قطرہ خون
تاج شاہی میں لگے لعل تو کیا پتھر تھے

خاک اس زیست پہ جب سنگ درا سگے نہ ہوئے
مر کے ہم خاک میں جیتے تھے تو کیا پتھر تھے

مرے نالوں نے تو پتھر سے بہائے چشمے
اے بتو تم ہی پسیجے نہ ذرا پتھر تھے

کعبہ عشق کا اے ذوق کیا ہم نے طواف

www.allurdu.com

آئنہ خاک تھی اور سنگ صفا پتھر تھے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

www.allurdu.com

۸۰

دل کے مفلس جو تو نگر تھے تو کیا پتھر تھے
اب تو کنگر ہیں جو گوہر تھے تو کیا پتھر تھے

مر کے گر خاک میں تو چھاتی یہ پتھر ہی دھرا
کھاتے گلیوں میں جو پتھر تھے تو کیا پتھر تھے

تاج شاہی میں جگہ پائی تو کیا ہاتھ آیا
اور دھرے گر ترے در پر تھے تو کیا پتھر تھے

کہہ نہ بت خانہ میں اے شیخ بتوں کو دل سنگ
واں ترے کعبہ کے اندر تھے تو کیا پتھر تھے

کتنا رویا ہوں نہ لیکن نہ پسیجے وہ سنگ
سنگدل گر نہ سمنگر تھے تو کیا پتھر تھے

ساقیا خاک ہی گر شیشہ دل میرا تو کیا؟
اور بلوریں تیرے ساغر تھے تو کیا پتھر تھے

سنگدل وہ رہے اے ذوق صداحق مرے
غیر کے گھر میں جو گوہر تھے تو کیا پتھر تھے

www.allurdu.com

۸۱

دکھلانہ خال ناف تو اے گل بدن مجھے
ہر لالہ یاں ہے نافہ مشک ختن مجھے

ہمدم وبالدوشن ہ کر پیرہن مجھے
کانٹا سا ہے کھٹکتا مراتن بدن مجھے

پھر تا لئے چمن میں ہے دیوانہ پن مجھے
زنجیریا ہے موج نسیم چمن مجھے

تسبیح دور بزم میں دیکھو امام کو
بخشی ہے حق نے زیب سر انجمن مجھے

اے میرے یاسمن ترے دندان آبدار
گلشن میں ہیں رلاتے گل یاسمن مجھے

محراب کعبہ جب سے ہے تیرا خم کماں
صید حرم سمجھتے ہیں ناوک فگن مجھے

ہے تن میں ریشہ ہائے نئے خشک استخواں
کیوں کھینچتا ہے کانٹوں میں اے صنف تن مجھے

اے لب مسی کو پھینک۔ کہ نیلم ہے کم بہا
یاقوت دے و یا کوئی لعل یمن مجھے

ہوں شمع ۔ یا کہ شعلہ خبر کچھ نہیں مگر
فانوس ہو رہا ہے مرا پیراہن مجھے

اک سرزمین لالہ بہارو خزاں میں ہوں

www.allurdu.com

یکساں ہی داغ تازہ و داغ کہن مجھے
خسرو سے تیشہ بولا جو چارٹوں نہ تیرا خوں
شیریں نہ ہووے خون سر کوہمن مجھے
رخ پر تمہارے دام جو ڈالا ہی سبزہ نے
آتا نظر ہے دیدہ عنقا دہن مجھے
یہ دل وہ ہی کہ کر دے زمیں آسماں کو خاک
اک دم کوبرقدے جوپنھاپیرہن مجھے
کوچہ میں تیرے کون تھا لیتا بھلاخبر
شب چاندنی نے آکے پھنایا کفن مجھے
دکھلاتا آسمان سے ہے روئے زمیں کی سیر
اے رشک ماہ تیری جبیں کاشکن مجھے
رکھتا ہے چشم لطف۔پہ کس کس ادا کے ساتھ
دیتا ہے جام ساقی پیاں شکن مجھے
ہے جذب دل درست تو چاہ فراق سے
کھینچے گی تیری زلف شکن در شکن مجھے
دکھلاتا ایک ادا میں ہے سو سو طرح بناو
اس سادہ پن کے ساتھ ترا بانکپن مجھے
جیسے کوئیں میں ہو کوئی تارا چمک رہا
دل سوجھتا ہے یوں چہ چاہ ذقن مجھے
آکر اسے بھی دو کبھی آنکھیں ذرا دکھا
آنکھیں دکھا رہا ہے غزل جتن مجھے

www.allurdu.com

آ اے مرے چمن کہ ہوا میں تری ہوا
صحرائے دل ہوائے چمن درچمن مجھے

یارب یہ چل ہے یا کہ ہے آئینہ نظر
دکھلا رہا ہے سیر و سفر در وطن مجھے

آیا ہوں نور لے کے بزم سخن میں ذوق
آنکھوں پہ سب بٹھائے گے اہل سخن مجھے

THE END.....ختم شد

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006